



شکیر

کنگ لیسٹ

کنگ لیسٹ

شیکر

مترجم

لئے ایس مجنوں گورکھپوری



ساہتیہ اکادمی

SPECIAL IMPORTS DISTRIBUTED BY
Vanguard Books Ltd, 45 The Mall, Lahore

- | | |
|---|--------|
| 01. Karnal Aur Zawal by Thucydides (Urdu) | Rs 400 |
| 02. Baba Farid by B S Anand (Urdu) | Rs 40 |
| 03. Abul Kalam Azad by A Q Dasnawi (Urdu) | Rs 75 |
| 04. Inshallah Insha by M Habib Khan (Urdu) | Rs 30 |
| 05. Kalmuhi by R. Tagore (Urdu) | Rs 125 |
| 06. Musafi by Noonul Hassan Qawi (Urdu) | Rs 40 |
| 07. Sanjoj by R. Tagore (Urdu) | Rs 175 |
| 08. Tazkira by Abul Kalam Azad (Urdu) | Rs 250 |
| 09. Khutbat e Azad by Abul Kalam Azad (Urdu) | Rs 250 |
| 10. Sher o Hikmat by S. and M Tabassum (Urdu) | Rs 395 |
| 11. Gora by R. Tagore (Urdu) | Rs 200 |
| 12. Khwaja Haider Ali Atish by M Zakir (Urdu) | Rs 40 |
| 13. Nairikh by Shabiul Hasan (Urdu) | Rs 100 |
| 14. Julius Caesar by Shakespeare (Urdu) | Rs 100 |
| 15. King Lear by Shakespeare (Urdu) | Rs 100 |
| 16. Hamlet by Shakespeare (Urdu) | Rs 100 |
| 17. Othello by Shakespeare (Urdu) | Rs 100 |
| 18. Riyasat by Plato (Urdu) | Rs200 |
| 19. Ek sau ek nazamun by R. Tagore (Urdu) | Rs 150 |
| 20. Rajinder Singh Bedi by Warris Alvi (Urdu) | Rs 40 |
| 21. Ghrubhar e Khatib by Abul Kalam Azad (Urdu) | Rs 200 |
| 22. Medea by Euripedes (Urdu) | Rs 40 |
| 23. Qasaid Suba Musalliqat by A H Noorani (Urdu) | Rs100 |
| 24. Candide by Voltaire (Urdu) | Rs 60 |
| 25. Do Saer Dhan by Thakashi Siyasankra Pillai (Urdu) | Rs 50 |
| 26. Ganji ki Kahani by Lady Murasaki (Urdu) | Rs 60 |
| 27. Aunat by S Gupte (Urdu) | Rs 60 |
| 28. Mir Anis by A J Zaidi (English) | Rs 40 |
| 29. Kabir by P Machwe (English) | Rs 40 |
| 30. Sb Nooruddin Wali by G N Gauthar (English) | Rs 40 |
| 31. Shah Latif by K B Advani (English) | Rs 40 |
| 32. Ghaliib by M Mujeeb (English) | Rs 40 |
| 33. Haba Khatoon by S N Sadhu (English) | Rs 40 |
| 34. Bahi Vir Singh by S Singh (English) | Rs 40 |
| 35. Warris Shah by G Charan Singh (English) | Rs 40 |
| 36. Kalhana's Rajatarangini (English) | Rs 400 |
| 37. Nazir Akbarabadi by M Hassan (English) | Rs 40 |
| 38. Hali by M Ram (English) | Rs 40 |

شیکسپیر

(ایک عمومی مقدمہ)

آرٹھو ورس

شیکسپیر کی وفات کو کچھ تقریباً ساڑھے تین سو سال ہو چکے ہیں اور اگرچہ ہم اس کی عمر ہی اور ماضی زندگی کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں، اس کی شخصیت اور نئی زندگی کے متعلق بہت کم معلومات ہم تک پہنچی ہیں۔ لیکن اس کے کئی خاصہ ہیں اس کو "مشرقی" یعنی نیک نھلت بتاتے ہیں جس کے ساتھ تعلقات ناپسندہ آسمان تھا اور اس کی نصیبوں کے بڑھنے سے بھی ہم پر یہی اثر ہوتا ہے اور ہم ہی دانتے قائم کرتے ہیں۔ ہینک ہینک ترقی شاہوں میں اس کا ترجمہ ملتا ہے، لیکن اس کی اتنی شہرت کا راز یہ ہے کہ ہر قوم کے مہمل لوگ اپنی سسٹوں، اپنے عقول، اپنی ذہنی کیفیتوں اور اپنے جذبات کے لکس میں جھپٹتے، انہوں میں پاتے ہیں جو وہ یادگار چھوڑ گیا ہے اس کا ذوق سادہ اور اس کی خیر، ایشین مولیٰ تھیں وہ سبھی لکھا ہیجا ہوا۔ اس کا باب اسٹریٹور ڈان آرن میں ایک دو ماہ کا صفحہ شیکسپیر میں چھوڑ کر لکھ دیا، اور میں سال کی عمر تک بیٹھے بیٹھتے وہ انگلستان کا سر جے لیا اور قبول ڈراما سوس ہو گیا، لیکن اس چھوٹے سے شعبہ سے جہاں اس کا راجہ تھی اس نے ہناختن کھی قطع نہیں کیا اور میں سال تک ڈراما سوس کے ہمدہ کا کاش ہو گیا اور اپنے گھر چلا آیا شاید وہ تنگ گیا تھا۔ ہیرول اس کا ذوق نشینی اور عاقبت کے صورت ہا اور سال نصیب ہو سکے اس لئے کہ صرف ۱۹ میں جبکہ اس کی عمر پانچ سال کی تھی اس کا استقبال ہو گیا۔ زندگی کی جوت شیکسپیر نے لندن میں گوروی اس کے پہلے صفت میں اس نے جتنے ڈرامے لکھے وہ زیادہ تر بچے بچکے دل فرخ کن عریات تھے یا تاریخ، انگلستان میں عقلی نظم سے تھے جو حسب ذیل سلطنت انگلستان کی خدائی ریاست اور نجاشی جیسے موضوعات پر تھے۔ یہ موضوعات اس ہمدی لوگوں کے ذہنی کردار اور سے مشغول رکھتے تھے۔ اس صفت کے آخری میں یہاں سال میں اس نے جڑ ڈالے لکھے، وہاں یہ خیال کے قسم کے پرستار تھے جن کا فخر لاپٹا لو اور سادگی پر جو تاقت اور انہوں کے دھیان شیکسپیر نے اپنے عظیم المیہ ڈرامے لکھے۔ سسٹا کے ترقی میں اسے جگہ بنا کر جن کا ہم صورت قیاس کر سکتے ہیں موسم ہوتا ہے کہ شیکسپیر نے اپنا فیصلہ کر لیا کہ وہ زندگی اس کی بنیاد اور ہیرا بنی اس کے

جہاں ہوا میں بکرا چڑھتا دکھانے اور آفتوں اور مہلک چیزوں کے درمیان باغوانا کی کتابوں کے زیر اثرانہ اتنی
 کر کے وہ عمل کا مطالعہ کرے۔ اس طرح اس نے سرعت کے ساتھ کچے بوزہ گیسے ہم کو دنیا کے ہمارے عظیم ترین شہرے
 دستے میں پہنچا، آتشیں، لیسٹر اور لیسٹر۔

شہنشاہ لیسٹر

رواہین اور اولاد یا اسات کی ناقابل فریغ نکتہ

شہنشاہ لیسٹر میں جو صورت حال پیش کی گئی ہے وہ چاروی

مصلحت اور مذہبہ زندگی میں اکثر پیش آتی رہتی ہے، یعنی سن رسیدہ والدین اور ان کی اولاد کے درمیان تضاد۔ اس کا
 زور اور اثر نہانے کے لئے چھکیر نے ڈھائے ہیں وہ بلاٹ مہیا کتے ہیں۔ ہر بلاٹ کا مرکز کی کو ایک پڑھا
 شخص ہے جو اپنی حرکات سے اپنے اس طرح کی باتوں کے کہتا ہے جہاں سے عمل محبت رکھتا ہے اس کا نام
 وہ لوگ اس کے ساتھ ہونے کی کاربناؤ کرتے ہیں ان کو درحقیقت ان سے کوئی محبت نہیں ہے۔

ان باتوں میں ایک شہنشاہ لیسٹر ہے اور اس کا ٹولہ گلوٹر جو اس کے ساتھ لگا لگا لیسٹر ہے چھکیر نے ڈھائے
 کے لئے اپنے زمانے کے لئے حدوں پہلے کے مطابق کی نیم سماطری نتیجے سے اس کا نتیجہ کیا ہے جو بے شمار ذہنات اور خزانہ
 انہماک سے مرکب ہے اور پھر جسے مرکز کی سماطری میں اس نے مضناک اور بے رحم طوفان کو ایک لازمی عنصر کی طرح داخل
 کر دیا ہے جس سے اس میں ہوتا ہے کہ ساری کائنات متزلزل ہوئی ہے اور ان کا خداوند میں پڑتا ہے اور اسے نہیں۔
 گلوٹر کے ساتھ جو لوگ کہا جاتا ہے وہ انہماک ہے کہ اس کا نتیجہ بیان کیا جاسکتا ہے اس کی آنکھیں کھال چلتی
 ہیں اور ان کی شکل وہی ہوتی ہے۔ اور شہنشاہ لیسٹر کو یہ کہا تاہم اور وہ ہے جن کی حالت میں اللہ کے راستے پر
 مدد ملے تو ان میں سے کوئی نہیں ہے۔

ان باتوں کے ہتھوں میں انسان کی وہی حالت ہے جو شریر ملکوں کے ہتھوں میں

تعمیر کی جاتی ہے۔ یہ وہی ناہی فرقہ کے لئے ہم کو مٹا دینے ہیں۔

بعض بڑے بڑے لوگوں کو ڈراما کا معلق سن گئے ہیں لیکن ان کا خیال غلط ہے اس لئے کہ وہ گلوٹر کا مرکز اور پھر

ہر پانچ ٹھہرے اب کر رہے ہیں جہاں سے اس کے لئے اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہے اور ثابت کرنا ہے کہ گلوٹر
 نے اس حالت واقعات کا سلسلہ پھر انہماکوں کے اس بھانگنہ جنم پر ہم کو مٹا دینے کی کئی سال پہلے اس کی وہ نفسانی حرکت

میں کے بعد باہر نظر پر اس کا لڑکا ایڈمنڈ پیدا ہوا اس نے اس کے ساتھ وہاں اسی طرح بہتر پر برا صحبت چینی ہے وہ بہت بڑی مددگار ہے اس کے معامل کا نتیجہ ہے۔ لڑاے کے آغاز میں وہ صحت بھی مستحکم ہوتا ہے اور ہمارے بھی وہ ملے کرتا ہے کہ اب عملی زندگی سے کنارہ کش ہو جانے کا اور اپنے بڑھاپے کے ایام اپنی سبک چھوڑنے والی کے ساتھ گزرائے جو اس کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اس خیال سے وہ بارہا میں ایک عظیم الشان جلسہ کی تیاری کرتا ہے جس میں اس کی سلطنت کے سب سے زیادہ کے سامنے میں حصہ لیں جس میں ایک ہلکے سے تیز چرخ جس میں لڑکی کو بلائے جاتا ہے کہ اس کے کہ وہ اس کو سب سے زیادہ چاہتی ہے۔ بہتر کو زمین تھا کہ۔ اس کی سب سے چھوٹی لڑکی ہوگی جس کا نام کارڈیلیا ہے، لیکن اس کا سارا منصوبہ تیز تا ستر تا نام ثابت ہوتا ہے۔ اس کی وہ لڑکی ہوگی کہ بہتر میں حصہ کو حاصل کرنے کی امید میں اس کی انتہائی خوشامد کہ کے اس کو مرضی کہتی ہیں لیکن سب سے چھوٹی لڑکی بہتر میں کرنے سے انکار کرتی ہے کہ وہ اپنے فرض سے زیادہ چاہتی ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے بچے کو سب سے بھی طرح چاہتی تھی اس لئے کیا وہ اس کو اس کی مرضی کے مطابق خوش کرنے کی کوشش نہیں کر سکتی تھی اور اس سے انہیں منطقتی محبت کا اظہار نہیں کر سکتی تھی جن کی وہ توقع کرتا تھا اور جو وہ اپنی اپنی کے برعکس ہونے سے غم میں اور صداقت کے ساتھ استعمال کر سکتی تھی۔ لیکن خود اس کے بڑھے ہونے میں اس کو ناممکن بنا دیا اس لئے کہ اس نے صحت پر سوال نہیں کیا تھا کہ وہ اس کو سب سے زیادہ چاہتی ہے یا نہیں بلکہ اس سوال میں پوشیدہ طور پر یہ اضافہ تھا کہ اس کو خود اپنے مفاد کے لئے یعنی بہتر میں انہیں اضم پانے کے لئے یہ دعویٰ کرنا تھا کہ وہ اس کو سب سے زیادہ چاہتی ہے۔ چاہتا تھا کہ کارڈیلیا اپنی محبت کو سلطنت برطانیہ کے لئے میں بیچ لے اور کوئی ایسا انداز محبت اپنی محبت میں نہیں بیچ سکتی بلکہ سب سے زیادہ محبت میں ایک اور سی محبت بھی ہے یعنی *Amor meus* (میرے کو تیرا) میں *Amor mea* (میرا ہے تیرا) کہان کا جانے کے لئے اپنی صحت کا اداروں گھانے سے انکار کرتی ہے۔ کارڈیلیا کا انکار وہ کے اعتبار سے مختلف ہے لیکن نوعیت کے اعتبار سے مختلف نہیں ہے۔ اپنی اس ترقی پر غصہ کے جذبہ سے غلوب ہو کر جیسا کہ وہ سمجھتا ہے بہتر میں سب سے زیادہ لڑکی کارڈیلیا کو مان کر دیتا ہے۔ اس کے نتیجے میں خیر خواہی سے کینٹ (Kant) کو شہرہ بدگوار بنا ہے اور ایک ایسے ہائل بڑھے کی طرح بتا دے کہ اسے جو زندگی چھوڑنا کو اپنی مرضی پر عمل کرنا ہے۔ آخری آقا یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے تہذیب میں

اچے سرے کے ساتھ رہانا ہے جو گیت اور شعر میں اپنے ایک کو اس کی خطیوں سمجھانے کی راہ پر کوشش کرتا ہے اس نکتہ میں بھی بات تو یہ ہے کہ پیچھے نہ چکے زیادہ اٹھنے سے۔ واقعی زندگی میں جب چیز چڑھے تبھیوں سے غفلت ہوتی ہے، ہمیں ہر ایک کھڑے ہوتے ہیں لیکن ایسے کے کردار میں کوئی پہلو شعر انگیز نہیں ہے جب ہم اس کی طرف تاک رہے ہوتے ہیں تو ہم اس خیال سے کانپ اٹھتے ہیں کہ ایسے سرکش ایسے بے قابو ایسے باعزت انسان ایسے مطلق شخص کا انجام تھیر کے ہاتھوں کیا ہوگا۔

ان تمام باتوں کے باوجود جب اس پر کیے بعد دیگرے مصیبتیں نازل ہوتی ہیں تو میں خود آگے گرتے اور بجلی کا وہ طرفان بھی مثال ہے جس میں اس کی بذات لڑکیوں اس کو دھکیل دیتی ہیں تو وہ بجز کامیابی کے کر اور اپنی دلچسپی کی آواز میں سے گزر کر یہ ہر اس چیز کو کھڑو کر دیتا ہے اس کو بڑی سی ہے اپنی سطح سے بلند ہو جاتا ہے، اس کی ایسی روحانی عظمت کی منزل پر پہنچ جاتا ہے جس کی ہماری مثال شیکسپیر کے یہاں نہیں ملتی۔ آخر میں اس کو سرت کا ایک شعر لکھنا ہوتا ہے جبکہ وہ کارٹا لیا سے ملتا ہے۔ بہر حال اس کے نزدیک شیکسپیر کی یہ دلچسپی منطقی ہدایت آتی ہے نیز کا ٹیٹیا کی لاش کو اپنی گورن سے جو تے مثال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا انجانا شعر نہیں آسکتا تھا کیونکہ ایسی ہر جہاں تفریح کے لئے نہیں بلکہ کم کو زندگی کے مقابل میں لانے کے لئے لکھا جاتا ہے اور اس کا مقصد انسان کی عظمت دکھانا ہوتا ہے۔ شیکسپیر اپنے میز کو وہائی کرب کے ساتھ بلند ترین مناسبت تک لے جاتا ہے تاکہ وہ آئی کی ناقابل شکست روح اور تمام عقائد مادی ترقوں پر اس کی فتح کو ایک طویل جزیرہ کے

دوسرے جان ڈورڈسن سی ایچ شیکسپیر کے بہترین تحقیق میں اور جی جی کے ممتاز عربی ایڈیٹروں میں شکر کیا ہوا ہے "The new cambridge Shakespeare" کا ایڈیٹر اور "The Manuscript of the Essential Shakespeare" اور "Shakespeare's Hamlet" اور بہت سی دوسری کتابوں کا مصنف ہے۔ ۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۶ء تک انڈیا اور برطانیہ میں انگریزی ادب کا ریکشن پروفیسر رہ چکا ہے

(ترجمہ از مجنوں گورکھپوری)

افراد

شہزادہ	_____	قبر
	_____	شاہ قزاق
	_____	نورنگ برکنڈی
گھنٹی خانانہ	_____	نورنگ کارخانہ
گورنل خانانہ	_____	نورنگ، ماہائی
		آرٹل کنٹ
		آرٹل فورسٹر
گلوسٹر کا بیٹا	_____	ایڈگر
گلوسٹر کا نانا چارلس بیٹا	_____	ایڈمز
ایک درباری	_____	کیورن
گلوسٹر کا آسامی	_____	ایک بیٹھا
		طیب
		سخرہ
گورنل کامبرسارمان	_____	آسولڈ
		ایک کپتان ایڈمز کی خدمت میں
کارڈلیلیا کا پیش خدمت	_____	ایک مشریت دارہ

اپنے سفر کے ساتھ وہ ہمارا ہے جو گیت اور سفر ہی میں اپنے الگ کو اس کی غلطیاں بھانسنے کو راہ کے کشش کرنا ہے اس ناک میں بھی بات تو ہے کہ یہ سفر وسیع زیادہ اشنہ ہے۔ واقعی زندگی میں جب چڑچڑے پتھروں سے غلات جیتی چند مہمان پر اکثر بستے ہیں، لیکن ایسے کے کردار میں کوئی پہلو سفر انگیز نہیں ہے جب ہم اس کی خوراک بددعاؤں کو سنتے ہیں تو ہم اس خیال سے کانپ اٹھتے ہیں کہ ایسے سرکش ایسے بے قابو ایسے نادانیت اندیش ایسے ملامی شخص کا انجام تھوڑے کے ہاتھوں کیا ہوگا۔

ان تمام باتوں کے باوجود جب اس پر کیے جو دیگر نئے مصیبتیں نازل ہوتی ہیں جن میں ہوا، گرجا، بجلی کا وہ طوفانی بھی شامل ہے جس میں اس کی بددعاؤں کو اس کو بھٹکنا دیتی ہیں تو وہ مجھ کا سبق سکھ کر اور اپنی دیوانگی کی آزمائش سے گزر کر اور ہر اس چیز کو کھڑکھڑو نہیاں اس کو عزیز داری ہے اپنی سطح سے بلند مہمان ہے، اس کا ایک ہی روحانی عظمت کی منزل پر پہنچنا ہوتا ہے جس کی دوسری مثال شکسپیر کے یہاں کہیں نہیں ملتی۔ سفر میں اس کو سرت کا ایک شعر لہرا لہرا ہے جبکہ وہ کارڈیلیا سے ملتا ہے۔ بہر حال اس کے نزدیک شکسپیر کی یہ دل شکن منتری ہابیت آتی ہے نیز کارڈیلیا کی لاش کو اپنی گڑوں سے ہوتے مائل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی دوسرا نیا تصور ہی نہیں آسکتا تھا، کیونکہ المیہ جاری تفریح کے لئے نہیں بلکہ کم کو زندگی کے مقابلوں لانے کے لئے لکھا جاتا ہے اس کا مقصد انسان کی عظمت دکھانا ہوتا ہے۔ شکسپیر اپنے ایسے کردار مافی کرپ کے ساتھ بلند ترین مناصب تک لے جاتا ہے تاکہ وہ آدمی کی ناقابل شکست روح اور تمام مخالفت دہی توڑوں پر اس کی فتح کو ایک طویل جزیرا کے

یہ ڈیویس جان اور ڈیوین، سی ایچ شکسپیر کے بہترین مفسرین میں ایک اور دوسری کے متاثر ذریعہ ڈیویس اور
 شاکر کہا ہوا ہے "The New Cambridge Shakespeare" کا ایڈیٹر اور
 The Manuscript of the Essential Shakespeare
 Shakespeare's Hamlet اور بہت سی دوسری کتابوں کا مصنف ہے۔ 1956ء
 سے 1966ء تک ڈیویس نے انگریزی ادب کا گیارہواں ڈیویس (پہلا ہے)
 (ترجمہ از محترم گورکھپوری)

افراد

شاہ برطانیہ	_____	بجر
	_____	شاہ قرآن
	_____	ڈیوک برکنڈی
بجین کاخانہ	_____	ڈیوک ہارفال
گورنل کاخانہ	_____	ڈیوک اہائی
		آرل کنٹ
		آرل گوسٹر
گوسٹر کا بیٹا	_____	ایڈگر
گوسٹر کا نامہ اتوریٹا	_____	ایڈمنڈ
ایک درباری	_____	کیورن
گوسٹر کا آسامی	_____	ایک بیٹھا
		طبیب
		سفرہ
گورنل کا سیر سامان	_____	آسولڈ
		ایک کہتان ایڈمنڈ کی خدمت میں
کارو بیٹا کا پیش خدمت	_____	ایک شریف زادہ

ایک شاہی خلیفہ
ڈیوگ کارڈیل کے ملازمین

شاہ لیٹرک بیٹیاں

}	گزن
	رگین
	کارڈیلیا

شاہ لیٹرک کے جلودار سوار، فوجی عہدہ دار، قاصد، سپاہی اور خدام

منظر ————— برطانیہ

پہلی تمثیل

پہلا منظر

شاہ لیکچر کا محل

(کنٹ، گلو مشر اور ایڈمنسٹریٹو آفیسر)

کنٹ - میں سمجھتا تھا کہ بادشاہ ڈیڑھ گھنٹے کا وقت دے گا، لیکن اب تو اس سے زیادہ ملتا ہے۔

گلو مشر - جی ہاں، اب یہ سب کچھ خیال تھا، لیکن اب سلطنت کی اس تقسیم سے کچھ صحیح اصلاح نہیں ہونا کہ وہ کس ڈیڑھ گھنٹے کا وقت دے گا، لیکن اب تو اس سے زیادہ ملتا ہے۔

کنٹ - حضور! یہ آپ کا بیٹا ہے نا؟

گلو مشر - جی ہاں، اس کا کچھ کوشش ہے، میری زندگی میں ہے۔ مجھے اس کو پناہ دینا چاہیے، کئی دفعہ اسے کئی دفعہ مشورہ دیا ہے۔

کنٹ - ہرگز نہیں، اس نے شہر کی حالت دیکھی ہے۔ کیا آپ کو اس میں کچھ فرق نظر آتا ہے؟

گلو مشر - جی ہاں، اس کو اس فرق کا تجربہ ہے، اس کو اس فرق کا تجربہ نہیں ہوا۔

کنٹ - لیکن یہ ایک صحیح فیصلہ ہے، جی ہاں، اس کو اس فرق کا تجربہ نہیں ہوا۔

گلو مشر - جی ہاں، اس کو اس فرق کا تجربہ نہیں ہوا۔

کنٹ - جی ہاں، اس کو اس فرق کا تجربہ نہیں ہوا۔

ایڈمنسٹریٹو - نہیں حضور۔

گلو مشر - ڈیڑھ گھنٹے ہیں، اس سے تم ان کو میرے عزیز دوست کی حیثیت سے یاد رکھنا۔

ایڈمنسٹریٹو - میں حضور کی خدمت کے لئے حاضر ہوں۔

کنٹ - میرا تم کو عزیز رکھوں گا اور تم سے میری واقفیت اور قربت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

ایڈمنسٹریشن میں صلیب کی عمارتوں کا سخن بننے کی پوری کوشش کروں گا۔

گلو سٹر - ہاؤس تک باہر پانچویں بلاک کے گارڈ سے نظری کی آواز سنائی دیتی ہے (بادشاہ سلامت آپ ہے میں۔

{ ایک شخص باغ شاہی لئے میرے شاہ کیتھ کاہن کاہن }
{ اہل حق گوزل رگین کاہن لیلیا اور خدام آتے ہیں۔ }

لیسٹر - گوزل شاہ فرانس اور ڈوک برگنڈی کی خدمت میں رہو۔

گلو سٹر - بیت اچھا جہاں پناہ۔

(گلو سٹر اور ایڈمنسٹریشن چلے جاتے ہیں)

لیسٹر - اہل شاہ میں ہم اپنے ان عیسویوں کو مفصل پیش کریں گے جو اب تک دانا رہا ہے۔ یہ نقشہ کچھ اٹھاؤ۔

بھلو لو ہم نے اپنی سلطنت کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہے اور یہ ہر کام ادا ہے کہ لیا میں ہمیں اہل حق

کی دلچسپی بھلا جو انوں کو روک دیا گئے تاکہ اپنی زندگی کے باقی دن ہم انہیں سے گزار سکیں اور

فرانت اور سکاٹش کے ساتھ موت کا انتظار کریں۔ اسے میرے ذریعہ لاکھ ادا ہے میرے عزیز بیٹے

اہل حق اب ہم اپنی بیٹیوں کے حقوق کی تحصیل فیروزہ ناخیر کے ٹیپ کرنا چاہتے ہیں تاکہ آئندہ اس سلسلے

میں ہمیں کبھی جھگڑے کا امکان نہ رہے شاہ فرانس اور ڈوک برگنڈی ہماری سب سے چھوٹی بیٹی کی محبت میں

ہم اہل قریب ہیں اور اس اسٹیٹ میں بہت دنوں سے چاہتے ہیں قیام کئے ہوئے ہیں۔ آج ہمیں یہاں اہل حق

جو اب رہتا ہے اب جب کہ ہم حکومت اہل سلطنت کے ہم فریڈاٹ سے دست بردار ہو جائیں گے میری

بیوی اور بیٹیوں کو جو کہ ہم میں سے کوئی ہم کو سب سے زیادہ چاہتی ہے تاکہ اسی بیٹے سے ہم بھی اس کے ساتھ

اپنی انتہائی محبت اور فیاضی کا اظہار کریں جو اپنی نظری صلاحیت کے مطابق اس کی سب سے زیادہ حقدار

ہو۔ ہماری سب سے بڑی بیٹی گوزل پہلے تم بتاؤ۔

گوزل - اب جہاں مجھے آپ سے جتنی محبت ہے اس کا اظہار لفظ میں نہیں ہو سکتا آپ مجھے دنیا کی بادشاہت اور

آنکھوں کی روشنی سے زیادہ کائنات سے زیادہ آراہی سے زیادہ ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں جو

کیا اب اس وقت میں آپ میری اس زندگی سے بھی زیادہ بڑے عشق و محبت میں شہرت اور شہرت کی خوبیوں

سے نکال دیں۔ آپ سے عینی محبت کرنی ہوں، انکا کسی بچے نے کبھی اپنے والدین سے نہ کی ہو گی۔
 خدا تعالیٰ نے ایسی محبت بھی دینی ہوگی۔ مجھے آپ سے ایسی محبت ہے جس کے سامنے میری اپنی جان چمکے ہے
 اللہ کی عبادت کرنے سے زیادہ دوسرے جہتوں میں کبھی نہیں ہوں، اس سے بھی زیادہ میں آپ کو پاتا ہوں۔
 کارٹولیا۔ (انگ) اب کارٹولیا کیا کرے؟ محبت کرے اور شہب رہے۔

لیسٹر۔ اس خط سے اس خط تک تمام زمین میں گھنٹے اور ماہرہ لڑائی نیرنگستان میں آگے بڑھی ہوتی ہے۔
 سے سہرا ہوتے ہیں، اور پچھلے ہوتے سبز زبان سب کو ہم کو اور بنگال تمام ہونوں کی اور کوشی میں
 اب ہماری پہلا کی تحصیل میں اور کونڈال کی بھری کیا کہتی ہے؟ بڑے۔

رنگین۔ میرا میری ہی نہی ہے جو میری ہی نہیں ہے۔ آپ کے لئے میری محبت بھی اتنی ہے جتنی میں کہے۔ اپنے دل کا
 اندازہ کر کے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اپنی زبان میں میری محبت کا بیان کیا ہے صرف، انکی ماگتی ہے
 کہ میں ساری خوشیوں سے بے نیاز ہوں، اور آپ کی محبت کو میری اصل خوشی ہے۔

کارٹولیا۔ (انگ) اب غریب کارٹولیا کے پاس کہاں ہے؟ مگر مجھے بتیو ہے کہ میری محبت میری زبان سے
 کہیں زیادہ جتنی ہے۔

لیسٹر۔ اچھا ہمارے عظیم سلطنت کا اور سولہ ہائی جتہ جو قیمت اور دست کی طرح سے بھی گورنل کے جتنے
 سے کم نہیں تھے، اور بخاری اولاد کے لئے ہے۔ اچھا اب ہماری اور راحت جان، مٹی بولے جو اگرچہ
 عمر میں سب سے چھوٹی ہے، مگر جس پر ہماری شفقت کسی سے کم نہیں جس کی محبت کے لئے فرانس
 کے تانستان اور برنڈوی کے سرخ زار تھیں، وہ ہلکی تھری، باری ہیں، وقف ہونے کے لئے نکات ہیں۔ تم
 باغیر اس کی تہائی کو جو بخاری بہنوں کے جتنوں سے زیادہ زرخیز اور بیش قیمت ہے، حال
 کرنے کے لئے کیا کہتی ہو؟ بلو۔

کارٹولیا۔ کچھ نہیں آجا۔

لیسٹر۔ کچھ نہیں؟

کارٹولیا۔ کچھ نہیں حضور۔

لیتے۔ کچھ نہیں کا حاصل کچھ نہیں ہوگا۔ پھر سوچ کر بتاؤ۔

کارٹولیا۔ میں کجنت پہنوں اپنے ساتھ تک نہیں لاسکتی میں جہاں پناہ کو لانا چاہتا ہوں جتنا میرا فرض ہے۔ داس سے زیادہ نہ اس سے کم۔

لیتے۔ یہ کسی بات ہے، کارٹولیا؟ اپنے الفاظ کی اصلاح کرو۔ کہیں ایسا وجود نہ تھاری قسمت بگاڑیں۔

کارٹولیا۔ بہت اچھا آیا جان۔ آپ نے مجھے پیدا کیا۔ میری ہمدوش اور حریت کی۔

میرے ساتھ محبت اور شفقت برتنے رہے۔ میں جہاں تک مناسب ہے آپ کی ابن بنا جوں کا حق ادا کرتی ہوں۔ میں آپ کے فرمان بجا لاتی ہوں۔ آپ کو بھرتی چاہتی ہوں اور آپ کی دل سے تعظیم کرتی ہوں۔ اگر میری بہنیں آپ سے محبت رکھتی ہیں جیسا کہ وہ دعویٰ کرتی ہیں تو انہوں نے شوہر کیوں چھوڑنے اور شادی کیوں کی؟ وہ سب صحت آپ کو چاہتی ہیں؟ اگر کبھی اتفاق سے میں نے شادی کی تو میرا خاوند جس کے ہاتھ میں ہاتھ لے کر رفاقت کا عہد کروں گی میری آدمی محبت، میری آدمی توجہ اور خدمت کا حقدار ہوگا۔ میں اپنی بہنوں کی طرح شادی نہیں کروں گی کہ ساری محبت اپنے باپ کے لئے وقف کر دوں۔

لیتے۔ کیا تم یہ دل سے کہہ رہی ہو؟

کارٹولیا۔ ہاں حضور، دل سے کہتی ہوں۔

لیتے۔ اتنی کہیں اور اتنی بے ہودہ؟

کارٹولیا۔ جہاں پناہ، اتنی کہیں اور اتنی سچی۔

لیتے۔ پھر ہے۔ پھر سچائی ہی کو اپنا جہیز رہنے دو، کیونکہ سوچ کی مقدس نشانی کی قسم،

دردش کی دیوی اور رات کے ہمارا اندھیرے کی قسم، ابن حمام اجرام کے

حرکات و اعمال کی قسم جن سے ہم کو زندگی اور موت ملتی ہے، آج سے ہم اپنے
 فرائض پندی اور سدا سے ہندی تعلق اور خون کی قرابت سے دست بردار
 ہوتے ہیں۔ اس گمراہی سے ہمیشہ کے لئے تم کو اپنے دل سے ہمیں اور اپنے سے
 کمتر سمجھیں گے۔ سیتھیا کا وحشی یا وہ جو اپنی بھوک رنج کرنے کے لئے اپنی اولاد
 کو کھانا بنا ہے، ہمارے دل سے اتنا ہی قریب اور ہمارے غلوں اور ہمدردی کا
 اتنا ہی سختی ہو گا جتنا کہ تم جو کبھی ہماری بیٹی رہی ہو۔

کنٹ - میرے اچھے آکا —

لیٹرس -

خاموش کنٹ! اڑو ہے اللہ اس کے غضب کے بیچ میں نہ آؤ۔ ہم نے اس کو سب
 سے زیادہ چاہا ہے، اور بچپن میں اس کی پرورش اور حفاظت کے لئے اپنا سب کچھ
 قربان کر دیا ہے۔ یہاں سے اللہ ہو اور ہمارے سامنے نہ آؤ۔ اب قبر ہی میں
 نیچے جین بیٹر ہو گا، کیونکہ میں اس سے اس کے باپ کی محبت چھین رہا ہوں۔
 شاہ فرانس کو بلاؤ۔ کون جاسے گا؟ فروک برگندی، فروک کار فرال، فروک
 ابائی کو بلاؤ۔ میری باقی دو بیٹیوں کے چیزیں یہ جیسر جیسر بھی ملا دو۔ میں کانٹنڈ
 جس کو وہ کھاتی کہتی ہے اس کا خاوند ہوں گا۔ میں تم کو اپنے شاہی اختیار اور اقتدار
 اور ان تمام عیال القدر اٹھوا اور اختیارات میں جو شاہانہ عظمت کی پہچان ہیں
 اپنا شریک بنانا ہوں۔ ہم خود ایک سو سو سپاہیوں کی فوج کا حق اپنے لئے محفوظ
 رکھ کر جس کا خرچ تم کو برداشت کرنا ہو گا باری باری ایک ایک مہینہ تمھارے
 ساتھ رہا کریں گے۔ صرف بادشاہ کا نام اور اس کے اقباب ہم اپنے ساتھ محفوظ
 اور قائم رکھیں گے۔ حکومت، خزانہ اور باقی سب اور سلطنت کا انتظام میرے
 پیارے بیٹے تمھارے ہاتھ میں ہو گا۔ اس کی توفیق کے لئے یہ تاج لڑاؤ
 آپس میں بانٹ لو۔ (تاج وینا ہے)

کنٹ - بادشاہ ساست جس کی میں نے اپنے بادشاہ کی حیثیت سے تعظیم کی ہے، میں کا اپنے باپ کی طرح محبت کی ہے، جس کی میں نے اپنے آقا کی طرح بیرونی کی ہے اور جس کو میں نے اپنی دعاؤں میں اپنا مرنی مانا ہے۔

لیتسر - کمان ٹھک اور کچھ چکی ہے، تیر کی تڑ سے ہٹ جاؤ۔

کنٹ - بہتر ہے کہ وہ اپنے نشان پر پہنچے، ہاں ہے یہ وہ پیکار تیر میرے دل کی قلعو

کھاختہ تاراج ہی کیوں ذکر ہے۔ کنٹ اگر گستاخ ہے تو گستاخ ہی سہی

جبکہ بادشاہ لیتسر دو اذہمہ ہا ہے۔ اسے پیر سال غرورہ آپ کیا کرنا چاہتے

ہیں؟ کیا سمجھتے ہیں کہ جب دولت خورشاد کے سامنے سر جھکا دیتی ہے تو

صدانت اور فرض شناسی اپنے دل کی بات کہنے سے باز رہ سکتی ہے۔

جب شہنشاہ ناداتی کے سامنے سر خم کر دیتا ہے تو ایمان داری، سادگی اور

سچائی پر مجبور ہو جاتی ہے۔ اپنا حکم دہیں سمجھتے۔ اور اپنی سمجھ قوت فیصلہ سے

کام لے کر اس خوفناک بھلت اور ناماقتبہ اندیشی کو روکنے میں اپنی

دائے ہدایتی جان کی بازی لگانا ہوں کہ آپ کی چھوٹی بیٹی کسی سے

کم آپ سے محبت نہیں کرتی۔ جن لوگوں کی مدغم آوازیں کھوکھلے ڈھول کی

طرح گونج نہیں سکتیں ان کے دل ہذبات سے خالی نہیں ہوتے۔

لیتسر - کنٹ، اگر جان کی ضرورت چاہتے ہو تو اب آگے کھو دکھتا۔

کنٹ - میں نے اپنی جان کو تو ہمیشہ ایک بازی سمجھا جس کو آپ کے دشمنوں کے مقابلے

میں لٹا دیتا ہے۔ مجھ کو جان پار جانے کا حلق ڈھیں ہے، کیونکہ آپ کی سلاحتی

میری زندگی کا مقصد ہے۔

لیتسر - ہرے سامنے سے ڈور ہو جاؤ۔

کنٹ - شاہنشاہ لیتسر آنکھوں سے ہنس بٹا کر ڈرنک دیکھتے اور مجھ کو ہمیشہ نشانہ کی طرح

دینی ناکہ کے سامنے رکھتے۔

لیٹسر۔ اب اپا لوی کی قسم.....

کنٹ۔ اب اپا لوی کی قسم، بادشاہ سلامت، آپ دین تاروں کی قسمیں مضائقہ کر رہے ہیں۔

لیٹسر۔ اے آدنی غلام! کافر!

[راہی تلواری پر ہاتھ ڈالتا ہے]

الیاتی اور علی حضرت دگلد کہتے۔

کنٹ۔ ہاں دگلد کہتے۔ اپنے طبیب کو نکل کر دیکھتے اور اپنے نامہ میں کو فروغ دیکھتے۔

اپنا فیصلہ واپس لیجئے، ہمیں تو جب تک میرے گلے میں احتجاج کی تاب ہے میں آپ سے کتنا ہرجوں گا کہ آپ بٹا کر رہے ہیں۔

لیٹسر۔

سن اے نافرمان تجھے اپنے عہد و نفاذ دی کی قسم، میری بات سن۔ چونکہ تو نے ہمیں ہمارے عہد سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی ہے جس کو توڑنے کی ہم بھی جرأت نہیں کر سکتے، اور انتہائی غزوہ کے ساتھ ہمارے نسیطے اور ہمارے اقتدار کے درمیان مداخلت کی ہمت کی ہے، جس کو نہ تو ہمارا مزاج برداشت کر سکتا ہے نہ ہمارا مرتبہ، اس لئے ہمارے اقتدار و اختیار کے ثبوت میں، اپنا انعام لے، ہم تجھ کو پانچ دن کی ہلات دیتے ہیں۔ دنیا کی مصیبتوں اور دشواریوں سے اپنے کو بچانے کے سامان تویا کر لے اور ٹیڑھیں دن ہماری سلطنت سے اپنی مخوس پیٹھ موڑ لے۔ اگر سو برس دن تیرا بس سے نکالا ہوا بدن ہماری فلمو میں، بیگیا گیا تو وہ گھڑی تیری موت کی گھڑی ہوگی۔ نڈھو! جو بیٹر کی قسم، یہ فیصلہ واپس نہیں لیا جا سکتا۔ خدا حافظ، شاہنشاہ۔ چونکہ آپ کا آخری حکم بھی ہے، اس لئے آزادی اور عاقبت یہاں سے نڈھ ہی رہے ہیں۔

کنٹ

[کارڈ لیا سے) مسدوم راجکاری! دیونا تجھ کو اپنی گراں قدر بناؤں میں رکھیں تو نے

جو کچھ سوچا ہے وہ سچائی پر مبنی ہے اور جو کچھ کہا ہے وہ برحق ہے۔ (درگنڈی اور کوئٹل سے) اور دیرونا تھا جسے عمل تھا اسے محبت کے بلند آہنگ دھڑوں کی تائید کریں۔ اب اے شاہزادو! کنٹ تم کو الوداع کہتا ہے۔ اب وہ اپنے نئے ملک میں جا کر اپنے قدیم دستور پر زندگی بسر کرے گا۔

(چلا جاتا ہے)

{ رامپوں کی آواز: گلو شہر۔ شاہ فرانس اور برگنڈی }
{ اور خدمت گاروں کے ساتھ دوبارہ آتا ہے }

گلو شہر۔ بادشاہ سلامت! شاہ فرانس اور ڈیوک برگنڈی حاکم تشریف لے گئے۔

لیئس۔ اے برگنڈی کے سردار میں پہلے تم کو مخاطب کرتا ہوں جس نے اس بادشاہ

کے ساتھ ہماری لڑائی کے لئے مقابلہ کیا ہے۔ تم جہیز میں کم سے کم کیا چاہتے ہو جس کو فرما ادا کرنا چاہتے ہو اس کے بغیر تم اس کی محنت سے دست بردار ہو جاؤ گے؟

برگنڈی۔ اے شہنشاہِ عظیم! آپ نے جو کچھ عطا فرمایا ہے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں مانگتا اور نہ آپ اس سے کم عطا فرمائیں گے۔

لیئس۔ ٹھیک ہے شریف برگنڈی۔ جب تک وہ ہم کو عینہ تھی ہم اس کی اسی ہی

قدر کرتے تھے، اور اس کی بھی قیمت سمجھتے تھے۔ لیکن اب اس کی قیمت

گر گئی ہے۔ حضرت، وہ سامنے کھڑی ہے۔ اگر اس کم منافات میں کچھ یا

سب ہمارے محتاج کے اٹھانے کے ساتھ اور بغیر کسی اٹھانے کے تم کو تیرل ہر

تو وہ حاضر ہے اور بخاری ہے۔

برگنڈی۔ میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔

لیئس۔ ان تمام خرابیوں کے ساتھ میں کی وہ سائل بنے یعنی ہاگ بے بارود دنگار میں کو

ہاری نفرت نے ابھی اپنا مرکز اور ہماری بدعادتوں نے اپنا وارث بنا لیا ہے

جس کو ہاری ختموں نے ہم سے اپنی کر دیا ہے، اب تم اس کو قبول کرو گے یا بھڑو گے؟

برگنڈی۔ شاہنشاہ، گستاخی سوان۔ ان شرائط پر میری قربت، انتخاب اس کے حق میں بصلہ نہیں کرتی۔

لیسٹر۔ زہرا اس کو بھڑو دو۔ میں نے اس کے سائے سال و دولت سے تم کو اگلا کر دیا۔ (شاہ فرانس سے مخاطب ہو کر) اے مائی محبت! ادشاہ! مجھے تم سے بیعت ہے اس سے بھٹک کر میں اتنی دُور نہیں جا سکتا کہ جو میری لغزت اور عتاب کا نشاء ہے اس کو تمہاری رفیقہ حیات تجو بڑ کروں اس لئے میں مدعا مست کرتا ہوں کہ تم محبت کر جاتے اس پد بیعت پر صرف کرنے کے جس کو قدرت بھی اپنی مخلوق تسلیم کرتے ہوئے شرماتی ہے کسی بہتر اور زیادہ سزاوار سمت میں لگاؤ۔

شاہ فرانس۔ بڑی حیرت کی بات ہے کہ یہ شہزادی جو ابھی آپ کی سب سے زیادہ عزیز مرادو آپ کی حسین و آفرین کا موضوع، آپ کے بڑھاپے کی خشک کن تھی، سب سے زیادہ شریفیت سب سے زیادہ محبوب شہزادی چشم زدن میں ایسے سبیا تکس ہو سکی مُرتکب ہو کہ آپ کے انصاف کی تمام خلعتیں اس سے چھین لی جائیں۔ یقیناً اس کا لہجہ ایسا دشیدانہ نظر فطری ہو گا کہ آپ کی وہ محبت جس کا پہلے آپ کو دھوئی تھا یکایک اس طرح بخروج اور داغدار ہو کر رہ گئی، اور یہ ایک ایسا خیال ہے جو اس شریفیتِ آستی کے بائیسے میں بطور کسی ہمز سے کے میرے دل میں بیٹھ نہیں سکتا۔

کارٹولیا۔ جہاں پناہ! اگر آپ کا سارا اعصاب مجھ پر اس لئے ہے کہ جو بات میرے دل میں نہیں ہے اس کو زبان سے کہنے کا طرز اور پُر کھلت فن مجھے نہیں معلوم ہے، اور جو کچھ میرے دل میں ہوتا ہے اس کو زبان سے کہنے سے پہلے اس پر عمل کرتی ہوں تو میری مدعا مست ہے کہ آپ سب کے سامنے اعلان کروں کہ کسی غنیلینظ

کلنگ کے ٹکے پتل کے جرم بانجاست۔ کسی ناپاک حرکت یا شرناک اقدام کی وجہ سے میں آپ کے الطاف و عنایات سے محروم نہیں ہوں بلکہ اس لئے کہ مجھے خوشامد کی زبان اور لہجائی ہوتی آنکھیں نہیں ملی ہیں، میں آپ کی نگاہ میں ناقابل انتفاع اور مستوجب قرار دی گئی ہوں۔

لیسٹر۔ مجھے رہی درکھنے سے کہیں بہتر تھا کہ تو پیدا ہی نہ ہوتی ہوتی۔

شاہ فرانس۔ بس اتنی سی بات ہے بعض بلیمتوں میں پیدا تھی، چکا ہٹا ہوتی ہے جو سچا سچ کے باوجود دل کی اصلی رُند ناد بیان کرنے سے قاصر رکھتی ہے۔ لارڈ برگنڈی آپ کا شہزادی کے بارے میں کیا فیصلہ ہے؟ وہ محبت و محبت نہیں ہے جو اصل مقصد سے دُور اور غیر متعلق امور کے ساتھ مخلوط ہو۔ آپ اس کے ساتھ شادی کریں گے؟ وہ خود اپنی ذات سے ایک جہیز ہے۔

برگنڈی۔ شاہنشاہ لیسٹر امرت اتنی جاگیر دیدہ بچتے جو خود آپ نے اس کا جہیز بخوریز کیا تھا، اور میں ابھی کارڈیلیا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اپنی بیگم بنا لیستا ہوں۔

لیسٹر۔ کچھ نہیں، میں تم کو چکا ہوں اور اپنے فیصلے میں اٹل ہوں۔

برگنڈی۔ پھر مجھے انوس ہے۔ تم باپ کو کھو چکی ہو، اس لئے شوہر کو بھی کھونا ہوگا۔

کارڈیلیا۔ خدا برگنڈی کو سلامت رکھے۔ چونکہ دولت اور جاگیر کی حرص اس کی محبت کی بنیاد ہے، اس لئے میں اس کی بیوی ہونا گوارا نہیں کروں گی۔

شاہ فرانس۔ دنیا بھر سے بین کارڈیلیا، جس اس لئے کہ سفلیس ہے سب سے زیادہ دولت مند

ہے۔ اس لئے کہ دوسروں نے رو کر دیا ہے سب سے زیادہ پسندیدہ

اور قابل انتخاب ہے، اور اس لئے کہ سب کی نظروں میں حیرت ہے سب سے

زیادہ منرا اور محبت ہے۔ میں تجھ کو اور تیری فیصلتوں کو اپنانا تاہوں جس چیز کو

پہنچ دیا گیا ہے اس کو اٹھا کر اپنانا لینا میرے لئے سلال اور مبارک ہو۔

لے دیا تاؤ، کیسی عجیب بات ہے کہ دوسروں کی انتہائی سزا دہری اور بے رحمی سے میری محبت ایسے شدید جذبہٴ احترام کی صورت میں بھڑک اٹھے۔ اسے شاہنشاہ، آپ کی محرم وراثت طوکی جو میرے جہد میں بڑی ہے ہماری اور ہمارے خوش سواد فرانس کی ملکہ ہے۔ سیلابی برگنڈی کے سامنے اُتراہاں کر بھی اس بے پناہ شیزہ کو جس کی کوئی قیمت نہیں لگائی گئی ہے مجھ سے کسی قیمت پر نہیں خرید سکتے۔ کارڈیلیا! اب ابن لوگوں سے خدا حافظ کہو اگرچہ انہوں نے تمہارے ساتھ بڑی بے روی کا برتاؤ کیا ہے۔ تم اس جگہ کو کھو رہی ہو اس سے بہتر جگہ پانے کے لئے۔

لیتسر۔ شاہ فرانس تم کو وہ مل گئی۔ اب وہ تمہاری ہے۔ اس نام کی ہماری کوئی ہمینی نہیں ہے اور نہ تم اب پھر کبھی اس کا ٹھکانہ دیکھیں گے۔ لہذا بغیر ہماری دعاؤں کے اب یہاں سے جاؤ۔ شریف برگنڈی چلو۔

{ باجو کی آواز۔ لیتسر برگنڈی، کارڈال، ابائی }
{ گلوٹسر اور خدمت گزار جاتے ہیں }

شاہ فرانس۔ اپنی بہنوں سے رخصت ہو لو۔
کارڈیلیا۔ آباجان کی آنکھوں کی چٹلیوں کا ڈبلیا آسنو بھری آنکھوں کے ساتھ تم سے رخصت ہوتی ہے۔ میں جانتی ہوں تم کیا ہو اور جیسا کہ ایک بہن کو چاہئے تمہارے عیوب کو ان کے اصلی ناموں سے یاد کرتے ہوئے کراہیت محسوس کرتی ہوں۔ باپ کے ساتھ پوری محبت کرنا اور اس کو غرور نہ دیکھنا۔ میں تم کو تمہارے محبت کے دو بیچاروں کو سونپ رہی ہوں، مگر انہوں نے اگر میں تم کی محبت اور نوازش کے دائرے کے اندر رہتی تو میں تم کو اس سے بہتر نوازا پر دیکھتی۔ اچھا، بیٹوں کو میرا آخری سلام۔

ریگن -

ہم کو ہاے سے فراق نہ بناؤ۔

گوزل -

بس اپنے خاوند کو آسودہ رکھنے کی کوشش کرو جس نے تم کو تقدیر کی بھیک کے

ظہر پر قبول کیا ہے۔ تم اطاعت اور فرما بجز داری میں ہڈی نہیں اُتری ہو، اور

اپنی بے وفائی کے صلے میں اس کی سخت ہو کر تمہارے ساتھ گئی بے وفائی کی جانتے۔

کارڈیلیا -

عیاری اپنی اندہنی تہوں میں جڑ کچھ چھپاتے ہو تے ہے نہ انہیں کو کھلی کر ظاہر

کر دے گا۔ جو لوگ اپنے عیوب کو چھپاتے رہتے ہیں آخر کار رُسموائی اُن کا

مضحکہ اڑاتی ہے۔ خدا تم کو کامیاب رکھے۔

شاہ فرانس -

پیدی کارڈیلیا، اب چلو۔

[شاہ فرانس اور کارڈیلیا جاتے ہیں]

گوزل -

ہیں مجھ کو تم سے بہت سی اہم باتیں کہنا ہیں جن کا تعلق ہم دونوں سے ہے۔ میرا

خیال ہے کہ آبا جان آج یہاں سے رخصت ہوں گے۔

ریگن -

یقیناً اور تمہارے ساتھ جا کر ہیں گے۔ اگلے تینے وہ ہمارے ساتھ رہیں گے۔

گوزل -

بڑھاپے کی وجہ سے مزاج میں کیسا تلون آ گیا ہے۔ ابھی ہماری آنکھوں نے جو کچھ

اس کا مشاہدہ کیا ہے وہ کم نہیں ہے۔ وہ ہماری بہن کو سب سے زیادہ چاہتے

تھے، اور کہا بجز سوچے سمجھے ہوتے بات کی بات میں اس کو مان کر دیا۔ یہ ہم صاف

دیکھ چکے ہیں۔

ریگن -

بڑھاپے کی کڑوی ہے، لیکن ہمیشہ سے ان کا بھی حال تھا۔ انہوں نے کبھی بھی خود

اپنے کو اچھی طرح نہیں سمجھا۔

گوزل -

وہ اپنی زندگی کے بچرین دور میں بھی ایسے ہی تیز مزاج اور ناما جت اندیش تھے

اس لئے ہم کو ذمہ داری اُن کے مزاج کی خرابیوں بلکہ اُن کے ساتھ ساتھ خدا کے

بھی نتائج کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا ہوتا ہے جو بڑھاپے کی ہر ٹھٹھک کے

ساتھ آجاتی ہے۔

ریگن - کنٹ کی جلاوطنی کی طرح ایسی ہی بہت سی خلافتِ توحیحِ نوری حرکتیں غیر مستقل مزاجی کی اُن سے سزا بہتی رہیں گی۔

گوزل - اہی شاہ فراخس کو اُن سے بلنا بطرخصت ہونا باقی ہے۔ خدا کے لئے ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ متفق رہیں۔ اگر آبا جان ایسے ہی مزاج کے ساتھ اپنے اختیار و اقتدار کی متانت پیش کرتے رہیں گے تو اُن کی یہ دست بردازی ہم کو نقصان پہنچانے والی ہے۔

ریگن - ہم اس پر ابھی غور کریں گے۔

گوزل - ہم کو کوئی تدبیر کرنا چاہئے وہ فوراً۔

[جاتی ہیں]

دوسرا منظر

گلوستر کے محل میں ایک ایوان

[ایڈمنڈ ایک ہاتھ میں ایک خط لئے آتا ہے۔]

ایڈمنڈ -

لے نظرت، تو میری دلوی ہے۔ میری خدمتیں تیرے آئین کے تابع ہیں۔ میں رواج کے تعلقات کو کیوں تسلیم کروں اور اہل دنیا کی جھوٹی نفاستوں کا لحاظ کر کے خود کو اپنے حقوق سے محروم کیوں ہونے دوں؟ کیا صرت اس لئے کہ میں اپنے بھائی سے بارہ یا چودہ چھینے چھوٹا ہوں؟ میں عوامی کیوں ہوں؟ میں رنڈیل کیوں ہوں، جبکہ میرے جسمانی اعضاء کی ساخت اتنی ہی اچھی ہے؟ میری طبیعت اتنی ہی اصلی ہے جتنی کہ پاکہ از بگیم کے جنے ہوئے بیٹے کی۔ لوگ ہم پر عوامی پن اور زوال کا دھبہ کیوں لگاتے ہیں!

اتھا تو ملانی ایڈگر مجھے تنہا ہی جاگیر حاصل کرنا ہے۔ حوامی ایڈمنسٹری کو ہمارا باپ اتنا
 ہی عزیز رکھتا ہے جتنا کہ حلالی اولاد کو۔ حلالی "کستنائی" کا لفظ ہے؟ اتھا
 میرے حلالی، اگر یہ خط جلد اپنے مقصد پر پہنچ گیا اور میری تدبیر کامیاب
 ہوئی، تو حوامی ایڈمنسٹری حلالی پر غالب آئے گا۔ میں فروغ پاتوں گا اور پیسے
 ہوں گا۔ آؤ درپور حواسیوں کی حمایت کرو۔

[آؤ گلو سٹر آتا ہے]

گلو سٹر - کونٹ اس طرح جلا وطن کیا گیا! اور شاہ فرانتس ٹیش میں رخصت ہوا ہے اور
 بادشاہ آج رات یہاں سے چلا گیا۔ اپنی ساری سلطنت اور حکومت ہاتھ کر
 ادا اپنے لئے بخش ایک وظیفہ مقرر کر کے! اور یہ سب کچھ آنا لانا ہو گیا! کہو ایڈمنسٹری
 کیا ہے؟

ایڈمنسٹری - کچھ نہیں حضور۔

(خط کو چھاتے ہوئے)

گلو سٹر - تم اس خط کو ایسی سستی کے ساتھ چھبانے کی کوشش کیوں کر رہے ہو؟

ایڈمنسٹری - حضور مجھے کسی خاص خبر کا علم نہیں ہے۔

گلو سٹر - تم ابھی کو سنا کا ہڈ چڑھ رہے تھے؟

ایڈمنسٹری - کچھ نہیں، حضور۔

گلو سٹر - کچھ نہیں؟ تو پھر اس طرح گھبرا کر اس کو جیب میں رکھ لینے کی کیا ضرورت
 تھی؟ کچھ نہیں؟ کو یوں چھانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (چسپاؤ)

مجھے دکھاؤ۔ اگر اس میں کچھ نہیں ہے تو مجھے عینک لگانے کی ضرورت
 نہیں پڑے گی۔

ایڈمنسٹری - حضور میں درخواست کرتا ہوں کہ مجھے سناتے رکھا جائے۔ یہ میرے بھائی کا ایک

خط ہے میں کوئی نے ابھی پڑھا بڑھا بھی نہیں ہے اور جتنا میں نے پڑھا ہے وہ آپ کے پڑھنے کے قابل نہیں ہے۔

گلو سٹر - جناب خط مجھے دیجئے۔

ایڈیٹمنٹ - خطا کرنے والوں کو آپ خطابوں کے لئے دوں تو خطابوں کے۔ جہاں تک تمہارا بہت کچھ مسکاموں اس کے ضمن میں پڑا تھا ہے۔

گلو سٹر - لاؤ، لاؤ، دیجئیں۔

ایڈیٹمنٹ - اچھے بھائی کی حمایت کی خاطر سے میں سمجھتا ہوں کہ اس نے محض میری مسامتہ کو آزمانے یا اس کو جاننے کے لئے یہ خط لکھا ہے۔

گلو سٹر - (دعا پڑھتا ہے) بزرگوں کی تعظیم کی رسم ہماری زندگی کے سچے ترین ایام میں دنیا کو

ہمارے لئے تلخ بنا دیتی ہے اور ہماری میراث کو ہم سے اتنی طویل مدت تک جدا رکھتی ہے کہ ہمارا بڑھا پا آ جانا ہے اور ہم اس سے لذت حاصل

کرنے کی صلاحیت کھو چکے ہیں۔ اب میں بڑوں کی اس زبردستی میں غلامی اور بے چارگی کی اذیت محسوس کرنے لگا ہوں۔ یہ بڑے ہم پر ایسا نئے حکمیت

نہیں کرنے کہ وہ واقعی طاقت اور قدرت رکھتے ہیں، بلکہ اس نئے کو ہم خود ان کو برداشت کرتے چلے جا رہے ہیں۔ آج تم اگر مجھ سے طو، تاکہ میں تم سے

رہائی منتقل بائیں کروں۔ اگر میرا باپ اس وقت تک سوتارہ جاتے جب تک کہ میں خود اس کو نہ جگاؤں، تو تم اس کی جائیداد کا آدھا حصہ ہمیشہ کے لئے

مائل کر لو گے اور اپنے بھائی کے پیارے بن کر ہو گے۔ ایچ کر۔

ہوں۔ یہ سزاؤں! اگر اس وقت تک سوتارہ جاتے جب تک میں خود اس کو نہ جگاؤں تو اس کی جائیداد کا آدھا حصہ ہمیشہ کے لئے مائل کر لو گے۔ میرا بیٹا ایچ کر! اس لئے اپنے ہاتھ سے یہ لکھا ہے؟ اس کے

دل اور دماغ نے یہ باتیں پیدا کی ہیں؟ یہ خط انتھامے پاس کب آیا؟ اس کو کون لایا؟

ایڈمنسٹر۔ عالی جاہ! اس کو کوئی لایا نہیں۔ اصل حال تو یہی ہے۔ میں نے اس کو اپنے کمرے کی کھڑکی پر پڑا پایا۔

گلو سٹر۔ تم اپنے بھائی کا سراخنا بھانسنے ہو؟

ایڈمنسٹر۔ اگر اس کا مضمون شکوک ہو تا، تو میں قسم کھا کر کہہ سکتا تھا کہ یہ اس کی تحریر ہے، مگر موجودہ صورت میں، میں یہی سمجھنا چاہوں گا کہ یہ اس کی تحسیر ہے نہیں ہے۔

گلو سٹر۔ یقیناً اس کی تحریر ہے۔

ایڈمنسٹر۔ عالی جاہ، تحریر تو اس کی ہے، مگر میرا خیال ہے کہ اس کے مضمون میں اس کا ہل شریک نہیں ہے۔

گلو سٹر۔ اس سے پہلے اس معاملے میں کیا کہی اُس نے تمہارا عند یہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی؟

ایڈمنسٹر۔ کبھی نہیں، عالی جاہ، لیکن میں نے اکثر اس کو اس خیال کا اظہار کرتے ہوئے

سُننا ہے کہ جب بیٹے اچھی طرح بالغ ہو جائیں اور باپ کے اخطا ط کا اندہ آجاتے تو ہاتھ اور کا انتظام بیٹے کو کرنا چاہتے، اور باپ کو بیٹے کی گھڑائی اور سرپرستی میں آجانا چاہتے۔

گلو سٹر۔ بدعاش! بدعاش! بالکل وہی خیال جو اس نے خط میں ظاہر کیا ہے!

وزیل بدعاش! بے درد، نفرت انگیز، بہانہ مصلحت بدعاش! بہانہ سے بھی بھر! — بیجا بات جہاں ہو اس کو تلاش کرو، میں اس کو حراست میں لوں گا

وزیل بدعاش! کہاں ہے؟

ایڈمنسٹر۔ مجھے ٹھیک معلوم نہیں، عالی جاہ۔ اگر آپ کی مرضی ہو تو میرے بھائی کے خطرات اس وقت تک اپنا اختیار روکے دیتے ہیں جب تک اس کی طرف سے اس کی نیت اور منصوبے کی بہتر اور قطعی شہادت نہ مل جائے۔ پھر کوئی ایسی صورت اختیار کیجئے جو آپ کے لئے فطروں سے خالی ہو۔ اگر آپ اس کی نیت کو غلط سمجھ کر طیش میں اس کے خطرات کوئی کارروائی کریں گئے، تو اس سے آپ کی عزت اور وقار میں فرق آئے گا، اور اس کے جذبہ اطاعت کی بنیادیں متزلزل ہو جائیں گی۔ میں اس کے لئے اپنی جان کی ضمانت دیتا ہوں۔ اس نے یہ خط صرف یہ آزمانے کے لئے لکھا ہے کہ مجھ کو آپ کے ساتھ کتنی محبت ہے۔ کسی دفا کی نیت سے نہیں۔

گلو سٹر۔ کیا واقعی تمہارا یہ خیال ہے؟

ایڈمنسٹر۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں ایسی جگہ کا انتظام کروں کہ آپ مجھ کو کریم کہیں گئے ہوئے سن سکیں، اور اپنے کانوں سے سن کر اپنا اطمینان کر لیں، اور یہ غیر زیادہ تاخیر کے آج ہی شام کو ہو سکتا ہے۔

گلو سٹر۔ وہ ایسا ضیعت نہیں ہو سکتا۔

ایڈمنسٹر۔ ذرا ایسا ہے۔ یقین مانتے۔

گلو سٹر۔ اپنے باپ کے ساتھ یہ سلوک جو اس کو اس غلوں اور شفقت کے ساتھ چاہتا ہے اسے نہیں دیکھنا کے دیوتاؤں، ایمان! ایڈمنسٹر اس کو تلاش کرو اور اس کے راز دار بنو۔ اپنی حکمت عملی سے میں طرح مناسب سمجھوں اس معاملے کو سزا کا۔ وہ اہلیت سے قطعاً غور پر آگاہ ہونے کے لئے میں اپنی ساری اہلیت و حکمت فرمایا کروں گا۔

ایڈمنسٹر۔ عالی جاہ، میں بہت جلد اس کو تلاش کروں گا، اور اس معاملے میں جو کارروائی ممکن ہو

مناسب ہوگی خستیاں کروں گا۔ پھر آپ کو اطلاع دیں گا۔

گلو سٹر۔

بے وقت کے سورج گرہن اور چند گرہن ہمارے حق میں سداکے سنگون نہیں ہیں۔
 نعام کائنات کا علم ان مظاہر کی چٹین اور چٹان کی ترجمہ کیا کرے، منگیم
 اُن کے نتائج کو اپنے لئے عذاب پاتے ہیں۔ محبت سرور پر مہاتی ہے دوستیاں
 ختم ہو جاتی ہیں، بھائیوں میں کھوٹ پڑ جاتی ہے، شہروں میں بناوٹیں شروع
 ہو جاتی ہیں، گلوں میں فساد برپا ہوتے ہیں، شاہی محلوں میں سازشیں ہونے لگتی
 ہیں اور باپ بیٹے کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ میرا یہ بدسماش بیٹا انھیں خوشیوں
 کے اثر میں آ گیا ہے۔ بیٹا باپ سے دغا کر رہا ہے۔ پھر بادشاہ قطری میلان
 سے انحراف کر رہا ہے۔ باپ اولاد کا دشمن ہو رہا ہے۔ ہم بہترین زمانہ دیکھ
 چکے۔ اب سازشیں ریاکاریاں، قداریاں اور ہر طرح کے فحاشت کرنے والے
 ہنگامے ہماری زندگی میں انتشار اور ابتری پیدا کر کے قریب ہمارا بھیجا کر رہے
 ہیں۔ ایڈمنسٹراٹو اس بدسماش کا پتہ لگاؤ۔ اس سے تمھارا نقصان نہیں
 ہوگا۔ مگر احتیاط سے کام لینا۔ ہاں، اور نیک دل اور راست باز کنٹ جلاہٹین
 کر دیا گیا۔ اور اس کا قصور؟ اس کی ایمان داری۔ کیسی عجیب بات ہے۔؟

(جسنا ہے)

ایڈمنسٹراٹو یہ دنیا کی کتنی بڑی خود فریبی ہے کہ جب ہماری قسمت میں کوئی نیکار پہنچتا
 ہے جو اکثر ہمارے اعمال کی بے اعتدالیوں کا نتیجہ ہوتا ہے، تو ہم اپنی شائستوں
 کا الزام شروع چاند اور ستاروں کے سرخو پتے ہیں۔ گویا ہم بدسماش تقویٰ
 مجبوری سے، اعمق آسانی، مستہاد سے، 'پامی' جوڑ اور فدا رساوی غلبے سے
 شرابی، جھوٹے اور زنا کار، نجری اثر سے برتے ہیں۔ غرض کہ ہم میں جتنی خواہیاں
 ہیں وہ سب تضاد و قدر کی زبردستی کی وجہ سے ہیں۔ انسان کی جیل سازی دیکھو۔

جن امور کا خالص اپنے ارادے سے تعلق ہے ان کے لئے وہ ثوابتے
سہارا کو ذمہ دار قرار دیتا ہے۔ فضول بات ! اگر میری پیدائش کے وقت
مصوم سے مصوم ستارہ جگمگاتا ہوتا تو کبھی میں وہی ہوتا جو اس وقت
ہوں۔ — ایڈگر —

(ایڈگر آتا ہے)

اور یہ دیکھو کیسے موقع سے پہنچ گیا۔ جیسے بڑے سراگت میں کشتی کے
مقابلے میں کسی فریق کا مامی وقت پر پہنچ جاتا ہے۔ اب میرا کام یہ ہے
کہ پائل خانہ سے نکلے ہونے کو چکر بھکاری کی طرح آرد وہ درونگیر بن جاؤں۔
یہ گین ان تفرات کی خبر دیتے ہیں ! دعا 'پا' ما 'جگا' لے۔

ایڈگر - ایڈمنسٹریٹو بھائی کیا حال ہے؟ کس سوچ میں ہو؟

ایڈمنسٹریٹو - بھائی، میں ایک مشین گوئی پر غور کر رہا ہوں جو میں نے ابھی کل پڑھی ہے
ان گروہوں کا اثر کیا ہوگا؟

ایڈگر - تم کو اس میں دخل ہے؟

ایڈمنسٹریٹو - جن آثار کا مضمین نے ذکر کیا ہے یقین مانو بدقسمتی سے وہ ظاہر ہو رہے ہیں
جسے اولاد اور باپ کے درمیان 'شمسی موتی'، قحط، پرانی دوستیوں میں رخنے،
ریاستوں میں فرقہ آرائیاں، بادشاہ اور امیروں کو کوسنے اور ہمکناساں
بے سبب بدگمانیاں، دوستوں کو جلا وطنی، نڈیاہوں میں انتشار، خاندانوں
کے تعلقات میں خلل، اور نہ جانے کیا کیا۔

ایڈگر - تم نجوم کے جھگت کب سے ہو گئے؟

ایڈمنسٹریٹو - آؤ، تم آباہان سے آخری بار کب ملے تھے؟

ایڈگر - گذشتہ رات کو۔

ایڈمنٹ - ان سے باتیں بھی کی تھیں؟

ایڈگر - ہاں مسلسل دو گھنٹے۔

ایڈمنٹ - جب تم ایک دوسرے سے دھمت ہوئے تو تعلقات ہموار اور خوشگوار بنے؟

ان کی کسی بات سے یا پھرے سے کسی قسم کی آزدگی یا خشکی تو نہیں ظاہر ہوتی تھی؟

ایڈگر - ہاں نہیں۔

ایڈمنٹ - ابھی طرح یاد کرو۔ ممکن ہے کسی بات سے تم نے ان کو ناراض کر دیا ہو۔ اور

میرا کہنا ماز۔ ان کے سامنے آنے سے اس وقت تک اعتیاداً کر دیا تک

کہ وقت ان کے غصے کی گری کو کم نہ کر دے۔ اس وقت تو ان کے پیش کا

پانا ایسا چرلھا ہوا ہے کہ تم کو جسمانی ضرر پہنچانے کے بعد بھی اس کی تشکین

شکل ہے۔

ایڈگر - کسی مُسدے نے میری ہڑائی کی ہے۔

ایڈمنٹ - مجھے بھی یہی اندیشہ ہے۔ میں تم سے مدد مانگتا ہوں کچھ عرصہ تک احتیاطاً

تخلی ادا پر ہیز سے کام لاؤ اور اتنا متوقع ہو کہ ان کے غصے کی تشددی کم

ہو جائے اور میری مانتے اور تو میری قیام گاہ میں چل کر چھپ رہو وہاں

میں ایسا منتظم کر دوں گا کہ تم آگے سے ان کی باتیں سن سکو گے بس خدا

کے لئے اب چلے چلو۔ لو یہ میرے کمرے کی کھٹی ہے۔ اگر باہر جاننے کی

ضرورت ہو تو سٹلج جانا۔

ایڈگر - مسلح بھائی؟

ایڈمنٹ - بھائی، میں نے تم کو وہ مسلح دی ہے جو تمہارے حق میں بہترین ہے تمہارے

ساتھ اگر آبا جابان کی جنت نیک ہو تو مجھے بے ایمان سمجھنا۔ میں نے جو کچھ دیکھا

اور سنا ہے اس کا صرف بہم بیان تم سے کیا ہے۔ واقعی صورت حال جس قدر خوفناک ہے اس کا اس طرح اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔

تم ہم کو بھر جلد خبر دو گے؟

میں اس معاملہ میں تمھاری یہی خدمت پر مامور ہوں۔ (ایڈیٹر گرتا ہے)

ایڈیٹر گرتا
ایڈیٹر مشنڈ

خوش قسمت اور باپ! اور شریف بھائی جس کی فطرت وہ سروں کو نقصان پہنچانے سے اس قدر ڈرتا ہے کہ وہ کسی پر شبہ نہیں کر سکتا۔ اس کی یہ عقائد مخصوصیت میری سازشوں کے واسطے میں سہو نہیں پہنچا کرے گی۔ اب معاملہ صاف اور آسان نظر آتا ہے۔ اگر جانتا میرا پیدائشی حق نہیں تو میں اپنی تدبیر سے اس کا سختی ہوں گا۔ میرے لئے ہر وہ تدبیر مناسب ہے جو کارگر اور مفید ہو۔

[رجاتا ہے]

تیسرا منظر

ڈاکٹر اور البانی کی محل سرا

[ڈاکٹر اور البانی آتے ہیں]

ڈاکٹر۔ کیا میرے باپ نے میرے خاص خدمت گزار کو صرف اس لئے مارا کہ اس نے

اس کے سوزے کو ڈانٹا؟

آسولڈ۔ ہاں، بلکہ —

ڈاکٹر۔ دن رات وہ میرے ساتھ زیادتی کرتا ہے۔ ہر گھنٹی وہ اشتعال میں

کوئی ذکوہ ناکش لٹلی کر بیٹھتا ہے جو ہم کو پریشانی میں ڈال دیتی ہے۔

میں اس کو زراشت نہیں کر سکتی۔ اس کے فوجی مذاہب سے ہستی میں

دیکھا فساد بچانے رہتے ہیں اور وہ خود چھوٹی چھوٹی بات پر ہم کو تھرا کرنا
رہتا ہے۔ آج جب وہ شکار سے واپس آئے گا تو میں اس سے
بات نہیں کروں گی۔ اس سے کہہ دینا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں
ہے۔ اور تم خود آکر اس کی خدمت میں ڈھیل لے دو تو بہتر ہو گا۔ میں
اس کا جواب دے لوں گی۔

(اندر سے نرسنگھے کی آواز)

آسولڈ - بگم، وہ آگئے۔ مجھے اُن کے آنے کی آہٹ مل رہی ہے۔
گوئزل - تم اپنے کو تھکا ہوا ظاہر کر کے اس کی خدمت میں کوتاہی کرو۔ تم اور تمہارے
سب ساتھی۔ میں جاہتی ہوں کہ یہ سوال اُٹھے۔ اگر اس کو پتہ نہ ہو
تو وہ میری بہن کے گھر جاتے۔ میں جاہتی ہوں کہ میری اور اس کی راتے
اس بارے میں ایک ہے کہ ہم اس کی حکومت برداشت نہیں کر سکتے۔ جو کچھ
پتہ چاہتا ہے کہ جن اختیارات کو وہ دوسروں کو دے چکا ہے اُن کو اب
بھی اپنے ہاتھ میں رکھے۔ میری جان کی قسم، بے وقت بڑھے پھر سے
بچے ہو جاتے ہیں۔ اُن کو قابو میں رکھنے کے لئے روک روک اتنی ہی
ضروری ہے جتنا کہ پیار چمکار، اگر وہ پیار چمکار سے خراب ہو رہے ہوں
جو کچھ میں نے ہدایت کی ہے اس کا خیال رکھنا۔

آسولڈ - بہت اچھا، بگم۔

گوئزل - اور اس کے مصاحبوں کے ساتھ سردہری کا برتاؤ کرو۔ کیا نتیجہ ہو گا، اس کی
پرہوا نہ کرو۔ اپنے ساتھیوں سے بھی یہی کہہ دو۔ میں جاہتی ہوں کہ اب
ایسی صورتیں پیدا ہوں اور میں ایسی صورتیں پیدا کروں گی کہ مجھے
بوسنے اور مداخلت کرنے کا موقع ملے۔ میں فوراً اپنی بہن کو لکھتی ہوں

کہ وہ بھی اپنی سوشل اختیار کرے۔ کھانے کی تیاری کو
(جاتے ہیں)

چوتھا منظر

عمل سنرا کا دیوان خانہ

(کنٹ بھیس پہ لے جتے آتا ہے)

کنٹ - کاش میں کسی دوسرے کا بوجھ پاسکتا جس سے میری آواز بدل جاتے تو میری
نیت اپنے اس مقصد میں پوری طرح کامیاب ہو جاتے جس کے لئے میں نے
اپنی صورت بدلی ہے! اب لے جلاؤ کنٹ، اگر تو جہاں سے مغلوب
مردود ہوا ہے وہاں موقع پر کام آسکے، تو ہو سکتا ہے کہ تیرا آقا جس کو تو
دل سے چاہتا ہے، تیری خدمتوں کو محسوس کر کے ان کا اعتراف کرے۔

{ اعد سے دستگروں کی آواز۔ لیٹر صاحبوں
اور خدمت گاروں کے ساتھ آتا ہے }

لیٹر - کھانے میں اب ذرا بھی دیر نہ ہو، جاؤ۔ دسترخوان لگواؤ۔ (خند مچا کر جاتے
ہیں) — اور یہ تم کون ہو؟

کنٹ - عالی جاہ، ایک آدمی ہوں۔

لیٹر - تمہارا پیشہ کیا ہے؟ تم کو ہم سے کیا کام ہے؟

کنٹ - میں جو کچھ بنا ہر مسئلہ ہوتا ہوں اس سے زیادہ کسی بات کا مجھے دعویٰ
نہیں۔ جو مجھ کو اپنا مستند کرے اس کی خدمت کرتا ہوں جو کھرا اور مخلص ہونا
ہے اس کے ساتھ محبت کرتا ہوں، جو دانشمند اور کم سخن ہوتا ہے اس کی
رفاعت کرتا ہوں، اور عدالت کے فیصلے سے ڈونتا ہوں، اور حیب کوئی

دوسری صورت میں برائی توڑنے مرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہوں۔ اور مچھلی
توڑیں کھاتا۔

لیٹیر - تم ہو کیا؟

کنٹ - ایک مخلص اور ناست باز بندہ خدا جو اتنا ہی مخلص ہے جتنا کہ بادشاہ۔

لیٹیر - اگر تم رعایا کی حیثیت سے اچھے ہی مخلص ہو جتنا کہ وہ بادشاہ کی حیثیت سے تو
تم واقعی بڑے مخلص ہو۔ تم کیا پاتے ہو؟

کنٹ - خدمت۔

لیٹیر - کس کی خدمت کرو گے؟

کنٹ - آپ کی۔

لیٹیر - مرد خدا، کیا تم مجھ کو جانتے ہو؟

کنٹ - نہیں حضور، لیکن آپ کے بشر میں آنا مجھ کی تمام غلامت مجھے نظر آ رہی ہے۔

لیٹیر - وہ کیا ہے؟

کنٹ - حکومت۔

لیٹیر - تم کیا خدمتیں انجام دے سکتے ہو؟

کنٹ - میں دیانت داری کے ساتھ ناز کی بات کو اپنے منک و کھاسکتا ہوں میں کسی نازک

روزہ واکو بیان کے دوران میں ہل کر بگاڑ سکتا ہوں، اور کسی سادہ پیغام کو

بے دریغ اور صحیح طور سے سنا سکتا ہوں۔ ایک صورتی انسان جو کچھ کرنے

کے قابل ہو سکتا ہے اس کو انجام دینے کی دیانت میں ہی رکھتا ہوں، اور

میری سب سے بڑی خصوصیت محنت اور حق دہی ہے۔

لیٹیر - تمہاری عمر کیا ہے؟

کنٹ - دایاں جوان ہوں، کسی صورت پر مجھ میں اس کی آواز سے فریفتہ ہو جاؤں اور نہ

ایسا بڑھا ہوں کہ کسی تماش کی عزت کے بچھے کٹو ہو جاؤں۔ میرے بچھے
اڑنا بیس سال کی مدت ہے۔

لیئسر۔ اچھا میرے ساتھ آؤ۔ تم میری خدمت کرو گے۔ اگر کھانے کے بعد بھی میں نے
تم کو پسند کیا تو میں تم کو اپنے سے ابھی جدا نہیں کروں گا۔ کھانا لگاؤ، ارے
کھانا لگاؤ! میرا صاحب، میرا سفر کہاں ہے؟ تم جاؤ اور میرے سفرے
کو بلاؤ۔ (ایک خدمت کار جاتا ہے)

(آسولڈ آتا ہے)

ابھی سنو میری بیٹی کہاں ہے؟

آسولڈ۔ معاف کیجئے گا۔ (جلا جاتا ہے)

لیئسر۔ کیا بک رہا ہے؟ اس گاڑی کو بلاؤ۔ (ایک سپاہی جاتا ہے) میرا سفر کہاں
ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ ساری دنیا سو گئی ہے۔

(سپاہی واپس آتا ہے)

کیوں؟ وہ حرام آنا کہاں ہے۔

سپاہی۔ سرکار، وہ کہتا ہے کہ حضور کی صاحبزادی کی طبیعت ہمارے۔

لیئسر۔ جب میں نے اُس کو بلایا تو وہ غلام کا بچہ آیا کیوں نہیں؟

سپاہی۔ حضور اس نے صاف صاف الفاظ میں مجھ سے کہا کہ وہ نہیں آئے گا۔

لیئسر۔ نہیں آئے گا!

سپاہی۔ سرکار، نہ جانے کیا بات ہے۔ مگر مجھے ایسا مسلم ہوتا ہے کہ اس محبت اللہ تعظیم

کے ساتھ یہاں آپ کی خاطر ممانعت نہیں کی جاسکتی ہے جس سے آپ غمگین

رہے ہیں۔ کیا معمولی خدمت گزاروں میں، کیا ٹرولر میں، اللہ کیا آپ کے صاحبزادے

نہاں مجھے سب میں غلصہ اور محبت کی بڑی کمی محسوس ہوتی ہے۔

لیٹر۔

ہائیں! تم یہ کیا کہہ رہے ہو؟

سپاہی۔ اگر میں لٹل ہی رہوں تو میں التجا کرتا ہوں کہ سرکار مجھے معاف کر دیں، لیکن جب

میں ایسا محسوس کرتا ہوں کہ حضور کے ساتھ بے انصافی کی جا رہی ہے تو میرا
فرض مجھے حضور کرتا ہے کہ میں خاموش نہ رہوں۔

لیٹر۔ تم نے مجھے خود اپنا خبیث ال یا زد لایا۔ کچھ دنوں سے میں بھی غفلت اور

بے انصافی کا ایک بڑا کام ساتھ محسوس کرتا رہا ہوں جس کو کئی ہی بالقد

بے عزتوں سے نہیں، بلکہ اپنی بڑھی ہوئی نازک مزاجی اور بیدگانی سے

منسوب کرتا رہا ہوں۔ میں اس معافطے کی مزید تفتیش کروں گا۔ لیکن

میرا نسخہ کہاں ہے؟ میں نے دو دن سے اس کی عنایت نہیں کی تھی۔

سپاہی۔ حضور! سب سے چھوٹی شہزادی فراتش چلی گئی ہیں۔ سرکار کا سفر ختم نہیں

گھلا جا رہا ہے۔

لیٹر۔ یہ بزرگ چھوڑ دو۔ میں خود اس کو اچھی طرح محسوس کرتا رہا ہوں۔ جاؤ اور میری

بیٹی سے کہو کہ میں اس سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ (ایک خدمت گھر

جاتا ہے) اور تم جاؤ میرے نسخے کو بلا لاؤ۔ (دوسرا خدمت گار جاتا ہے)

(آسولڈ پھر آتا ہے)

شہزادی ابرار! میں کون ہوں؟

آسولڈ۔ ہماری بیگم کے والد۔

لیٹر۔ تمہاری بیگم کے والد! ہاں، ہاں، ہاں! ہاں، ہاں، ہاں! ہاں، ہاں، ہاں!

آسولڈ۔ حضور! میں ان میں سے کچھ نہیں ہوں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں

کہ مجھے معاف کیا جائے۔

لیٹر۔ تیری یہ بہت کہ مجھے برابر سے آنکھیں دکھاتا ہے۔ بدعاش! (اُس کو

مارتا ہے)

آسولڈ - میں مار بڑا مشت نہیں کروں گا۔
کنٹ - اور نہ ٹھو کر نہ مشت کر سکتا ہے؟ کیوں فٹ بال کے کھلاڑی!
(اس کی اڑیوں کو ٹھو کر مارتا ہے)

لیٹس - بندہ خدا، میں تمہارا منکر یہ ادا کرتا ہوں۔ تم نے دائمی میری بڑی خدمت کی ہے۔ میں تم کو ہمیشہ عزیز رکھوں گا۔

کنٹ - چل، اٹھ، بھاگ جا۔ میں تجھ کو سکھا دوں گا کہ مراتب کا لحاظ کیسے رکھا جاتا ہے۔ ہٹ یہاں سے، اور اگر پھر زمین پر لیسے لیسنا ہو تو ٹھہر۔ اگر کچھ مگی عقل ہے تو چپ چاپ چلا جا۔ دودھ جو۔ (اس کو دھکائے کر باہر نکال دیتا ہے)

لیٹس - میرے وفادار خادم، شکر ہے! یہ لو اپنی خدمت کا انعام (کنٹ کو پیلے دیتا ہے)
(سُخڑہ آتا ہے)

سُخڑہ - میں بھی اس کی خدمات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ یہ لومیری کیس۔ (کنٹ کو اپنی ٹوپی دیتا ہے)

لیٹس - کیوں میرے اچھے سُخڑے کی امان ہے؟

سُخڑہ - بہتر ہے۔ تم میری یہ ٹوپی لے لو۔

کنٹ - کیوں سُخڑے؟

سُخڑہ - کیوں؟ اس لئے کہ تم ایک ایسے کار ساتھ سے ہے جو جس کا ساتھ نہمت نے

جھوڑ دیا ہے۔ اگر تم جوا کے زوال کے وقت اپنا چہرہ بشارش نہیں رکھ سکتے تو بہت جلد گھر سے باہر نکال دئے جاؤ گے، اور تم کو ٹھنڈے لگ جائے گی۔

یہ میری ٹوپی لو۔ دیکھو اس شخص نے اپنی دو بیٹیوں کو شہر بدر کر کے اجنبی

بنایا ہے اور میری کو اپنی مرضی کے خلاف اپنی بخششوں سے سرفراز کیا ہے
 اگر تم اس کا ساتھ دو گے، تو ضروری ہے کہ تم میری بے لڑی دوسرے سر کئے رہو کیوں
 ہو چکا! کاش میرے پاس دو لڑیاں اور دو لڑکیاں ہوتیں!

لیٹیر۔ کس لئے بچتے؟

مسخرہ۔ اگر میں بیٹیوں کو ساری جاگیر دے دیتا، تو میری لڑیاں میرے پاس
 رہ جاتیں۔ یہ مجھ سے ایک لڑی لو۔ دوسری لڑی اپنی بیٹیوں سے مانگو۔

لیٹیر۔ صاحبزادے کوڑا نہ بھرو۔

مسخرہ۔ سچ ہے کٹا اپنے سکن میں جا بیٹھتا ہے، تو اس کو وہاں سے باہر لانے کے
 لئے کوڑے کی ضرورت ہوتی ہے، اور اس کی کٹیا آتش دان کے پاس کھڑی
 بدبو پھیلاتی رہتی ہے۔

لیٹیر۔ میرے لئے کیسی کڑوی بات ہے!

مسخرہ۔ حضور میں آپ کو ایک بات سکھاؤں گا۔

لیٹیر۔ ضرور سکھا۔

مسخرہ۔ چچا، دھیان سے سنتے۔ جتنی دولت دوسروں پر ظاہر کرو اس سے زیادہ اپنے
 پاس محفوظ رکھو۔

جتنا جاننے ہو اس سے بہت کم دوسروں کو بتاؤ۔

میں توہ تمھارے پاس ہو اس سے بہت کم دوسروں کو قرض دو۔

جتنا پیدل چلو اس سے زیادہ گھوڑے پر چلو۔

جتنا سُن کر چین کرتے ہو اس سے زیادہ جاننے کی کوشش کرو۔

جتنا آؤں پر لگاتے ہو اس سے زیادہ اپنے پاس رکھو۔

جب ہر بیس کے مقابلے میں تمھارے پاس دو دہائیوں سے زیادہ ہو گا۔

کنٹ - یہ تو کچھ ذہرا، مسخرے۔

مسخرہ - یہ تو اس کیل کے مشورے کی طرح ہے جس کو کوئی بُھرت نہ ملی ہو۔ اس بات کے لئے

تم نے مجھے کوئی مزودری تو دی نہیں تھی۔ چچا جان، کیا آپ اس کو کچھ نہیں؟ کا
کوئی مطلب نکال سکتے ہیں۔؟

لیئسر - نہیں، چھو کرے، کچھ نہیں، "کامال کچھ نہیں ہوتا۔"

مسخرہ - (کنٹ سے) برائے مہربانی آپ ہی ان کو جان ہیجئے کہ اب ان کی ماگیہ کی آمدنی

کتنی ہے۔ وہ ایک مسخرے کی بات کو کب ذرا لیں گے۔

لیئسر - کتنا تلخ مسخرہ ہے!

مسخرہ - تو کیا سیرے اچھے بچے، تم جانتے ہو کہ کڑوے اور میٹھے مسخرے میں کیا

فرق ہے؟

لیئسر - نہیں، لونڈے، مجھے بتا۔

مسخرہ - جس عالی جاہ نے تم کو یہ مشورہ دیا کہ اپنی ساری سلطنت دوسروں کے حوالے

کردو۔ اس کو بلا کر سیری جگہ کھڑا کرو اور خود اس کی جگہ لو۔ کڑوے اور میٹھے کا

فرق بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔ ایک تو وہ مست رنگی لباس پہننے ہوتے ہوگا

جو سیری جگہ لٹے ہوگا، اور دوسرا وہ ہوگا جو وہاں ہوگا جوہی تم ہو۔

لیئسر - کیوں، لونڈے، تو مجھے مسخرہ کہتا ہے؟

مسخرہ - تم نے اپنے نام خطا بات دوسروں کو دے ڈالے ہیں۔ یہ خطاب وہ ہے جو تم

لے کر پیدا ہوتے تھے:

کنٹ - عالی جاہ، یہ شخص مسخرہ نہیں ہے۔

مسخرہ - نہیں، ہرچ ہے۔ اُترا۔ اور بڑے لوگ مجھے مسخرہ کہتے ہیں؟ اگر مجھے

مسخرے پن کا اہارہ ل جائے تو وہ اس میں بھی حصہ پاتے ہیں۔ اور میں بھی۔

مجھ ہی کو سارے سفر سے ہن کا مالک نہیں رہنے دیتیں۔ اس میں سے گی خریدنے لئے کچھ جھینے بغیر نہیں رہتیں۔ اچھا، چچا جان، مجھے تم ایک انڈا دو۔ اور میں تم کو دو تاج دوں گا۔

لیتیر۔ وہ دو تاج کیسے ہوں گے؟

مسخرہ۔ کیوں، جب میں انڈے کو بیج سے کاٹ کر دوں گا تو اس کا سارا گونا خرد کھا لوں گا۔ پھر اس کے دونوں چھلکے دو تاج ہوں گے۔ جب آپ نے اپنے تاج کے دو ٹکڑے کر کے دونوں دوسروں کو دے ڈالے تو گویا آپ اپنے گدھے کو اپنی بیٹھ پر لاد کر کچھڑ میں سے لے جا رہے ہیں۔ آپ کی اس کھڑی کھڑی میں سمجھ اتنی کم تھی کہ آپ نے اپنا سونے کا تاج دوسروں کی نذر کر دیا۔ اگر یہ باتیں میرے اپنے انداز کی ہیں تو پھر پہلے سے مسلم کرے اس کو کوڑے لگواتے۔

(گاتا ہے)

احقوں کی سالانہ مانگ کبھی اتنی کم نہ تھی جتنی اب ہے عقل مند لوگ اب اجرانے لگے ہیں اور اپنی عقل کا صحیح استعمال نہیں جانتے۔ ان کے حرکات سکنا ت باہل بندوں کے سے ہیں۔

لیتیر۔ ارے صاحب، تم کو اتنے گانے کیسے یاد ہو گئے؟

مسخرہ۔ چچا جان، میں تو اس وقت سے یہ گانے گا رہا ہوں جب سے آپ نے اپنی بیٹیوں کو اپنی ماں بنا لیا۔ کیوں؟ جب آپ نے سارا باس مانگ کر اپنا منہ ان کو دے دیا۔

(گاتا ہے)

تو پھر جانک خوشی کے بارے روئے گئیں اور میں اس غم میں گانے گا کہ کیا

خرب بادشاہ ہے جو آنگھہ بھرنی کھیلتا ہے۔ اور سخروں میں آکر ڈال
ہو جاتا ہے۔

اچھا! چچا جان، میری درخواست ہے کہ میرے لئے ایک اُستاد رکھ دیجئے جو
مجھے جھوٹ بولنا سکھادے میں واقعی جھوٹ بولنا سیکھنا چاہتا ہوں۔
لیتسر۔ اگر تو جھوٹ بولنا تو کوڑے کھائے گا۔

سخرہ۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ اور آپ کی بیٹیوں کے درمیان کیا رشتہ ہے۔ وہ مجھے
اس لئے کوڑے مارنا چاہتی ہیں کہ میں سچ بولتا ہوں، اور آپ مجھے جھوٹ
بولنے پر کوڑے لگاتیں گے، اور بعض اوقات چُپ سا رہے رہنے پر بھی کوڑا
کھاتا ہوں۔ میں تو اب چاہتا ہوں کہ سب کچھ رہوں سخرہ نہ رہوں۔ لیکن
چچا جان، تب بھی میں وہ نہ ہونا چاہوں گا جو آپ ہیں۔ خود آپ نے اپنی نقل
کے دو ٹکڑے کر دئے ہیں، اور درمیان میں اپنے لئے کچھ نہیں رکھا ہے، اپنی
میں سے ایک ٹکڑا یہ آ رہا ہے۔

(گورڈل آتی ہے)

لیتسر۔ کیوں بیٹی، ماتھے پر شکن کیوں ہے؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ اب کچھ دنوں سے
ماتھے پر شکن زیادہ رہنے لگی ہے۔

سخرہ۔ آپ اس وقت بہت اچھے تھے جب آپ کو ان کے ماتھے کی شکن کی کوئی بڑا
نہیں تھی۔ اب تو آپ بغیر کسی عدد کے خالی صفر رہ گئے ہیں۔ آپ سے تو میں
نہی اچھا ہوں کہ کم سے کم ایک سخرہ تو ہوں۔ آپ تو کچھ بھی نہ رہے۔ (گورڈل
سے) اب میں چُپ رہوں گا۔ آپ کے خود ہی حکم دے رہے ہیں، اگرچہ
آپ زبان سے کچھ نہیں کہ رہی ہیں۔ چُپ چُپ۔
جس کے پاس پھلکارا ہاؤ گورڈا، وہ بھوک

سے عاجز نہ آکر کچھ تو کھائے گا ہی۔

لیئٹر کی طرف اشارہ کر کے، آپ تو نظر کی ایسی پہلی ہیں جس میں سے ملنے
کل گئے ہوں۔

گوئزل - صرف آپ کا، بے گناہ سفر نہیں، بلکہ آپ کے سب بدتمیز ملازم ہر گھڑی روتے
جھگڑتے اور نکتہ چینیاں کرتے ہیں، اہل بات بات پر گند سے اور ناسات اہل
برداشت ہنگامے پر پا کرتے رہتے ہیں۔ حضورؐ میں سمجھتی تھی کہ محض آپ کو
'ان باتوں کی اطلاع دے دینے سے کام چل جائے گا' اور ساری خرابیاں
دُور ہو جائیں گی، لیکن ادھر آپ خود اپنی زبان سے جو کچھ کہتے رہے ہیں اور
آپ کا جو طرز عمل رہا ہے اس سے خیال ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ آپ کی مرضی سے
ہو رہا ہے، اور آپ اس صورت حال کی حمایت کرتے ہیں۔ اگر خود آپ کی
طرف سے یہ حرکتیں نہ آ رہی گئیں تو ان کی مخالفت ہو گی ہی، اور ان کا تدارک
کرنا ہی پڑے گا۔ میں اہل انتظاف اقامت رکھنے کے لئے آپ کی مرضی کے خلاف
سمیریں اختیار کرنا پڑیں گی جو، اگر کسی اور حالت میں کی جاتیں تو ہمارے لئے
باعث شرم ہوتیں۔ مگر اس وقت تو مصلحت اور خیریت اس میں ہے کہ ان
فتنوں کو ہوشمند دی کے ساتھ روکا جائے۔

مسخرہ - کیوں نہیں، چچا جان؟ آپ کو وہ کہانی یاد ہو گی۔ جھاڑی کی ایک پتی نے کوئل
کا انڈا لے کر بچھ نکالا اور اس کو گھول کر بڑا کیا۔ جب کوئل کا بچہ جڑا تو
اس نے پتی کا سر توڑ کر کھا لیا۔ پڑا بچہ غصے سے گھومتی ہے، اور ہم اندھے میں
چھوڑ دیتے گئے ہیں۔

لیئٹر - کیا تم ہماری وہی بیٹی ہو؟

گوئزل - میں طلب کی طرف آتی۔ اپنی اس جگہ سے کام لیجئے جو میں جانتی ہوں آپ کے

غیر میں ہے، اور ان ہنزا جیوں کو چھوڑتے جن کی بدلت حال میں آپ کی
فطرت بدل کر کچھ سے کچھ ہو گئی ہے۔

مسخرہ - ایک گدھا بھی جانتا ہے کہ گاڑی گھڑے کو کب گھسیٹے لگتی ہے۔ ہاں پیاری
مینا بولے جا۔ مجھے تو بڑی اچھی لگتی ہے۔

لیتیر - ارے کوئی یہاں ہے جو مجھے بچا نانا ہو؟ یہ تو لیتیر نہیں ہے۔ کیا لیتیروں
بھی جلتا تھا؟ کیا وہ یوں ہی باتیں کرتا تھا۔؟ اس کی وہ آنکھیں کیا ہنسی؟
اس کی عقل کمزور ہو گئی ہے۔ اس کے حواس خشک کر پکار ہو گئے ہیں۔ ہا ہا
کیا وہ جاگ رہا ہے؟ نہیں۔ کوئی ہے جو مجھے بتائے کہ میں کون ہوں؟
لیتیر کی پر حوائجیں۔

لیتیر - ٹھیک سمجھا۔ اس لئے کہ اپنے شاہی اقتدار، اپنے علم اپنی عقل میں ملا سوں
سے مجھے مشکل ہی سے یقین ہوتا ہے کہ کبھی میں شیوں کا باپ تھا
مسخرہ - اب وہ آپ کو اپنا فرزند وار باپ بنا نہیں گی۔

لیتیر - اے حسین شریف زادی، تمہارا نام؟

گورنل - جناب آپ کی یہ حیرت بھی آپ کی دوسری تمام نظریوں کے رنگ کی بات ہے۔

میری درخواست ہے کہ میری باتوں کو اچھی طرح سمجھئے۔ چونکہ آپ بڑھاپے
اور ذہنی کی بنا پر لائق تعظیم ہیں، آپ کو سمجھو اور دُور اندیشی سے کام لینا
چاہئے۔ آپ یہاں سوسوار اور دوسرے متعلقین اپنی خدمت میں آکٹے ہیں۔
یہ لوگ اس قدر بد تربیت، ایسے بگڑے ہوئے اور اتنے گستاخ ہیں کہ ہمارا
یہ نڈھاران کی بیہودگیوں کے اثر سے ایک پُرشور سرائے معلوم ہونے لگا
ہے۔ گو یا شاہی محل ڈھیرا عیاشیوں اور ہوس رانیوں کے لئے نجی ارضانہ
باہیکہ ہو گیا۔ شرم اور غیرت کا تعلق منہ ہے کہ اس کی زر آروک تھا کہ جاتے۔

لہذا میرا کہنا مان لیجئے، اور اپنے سواروں اور پیادوں اور دوسرے فوجیوں کی تعداد کم کر دیجئے، ورنہ ہم مجبور ہوں گے کہ اس وقت جو درخواست کر رہے ہیں اس کو غرضاً عملی ہمارا پہنا تیں۔ اور جو خدام باقی رہیں وہ ایسے ہوں جو آپ کی عمر کے لئے مناسب ہوں، اور آپ کے مرتبے اور اپنے مقام کو ہمیشہ نظر میں رکھیں۔

لیٹسر۔ لے تاریکی اور اسے تاریکی کے شیطانو! میرے گھوڑے کسوں۔ میرے تمام ملازموں کو بلاؤ۔ ذلیل حرام کی بچی! میں اب تجھے زیادہ تکلیف نہیں دوں گا۔ میرے ابھی ایک اور بیٹی ہے۔

گوئزل۔ آپ میرے ملازمین کو مارنے ہیں اور آپ کے خدام کا یہ شور مچانے والا نول اپنے سے بلند مرتبہ لوگوں کو اپنا ماتحت سمجھتا ہے۔

(الباتی آتا ہے)

لیٹسر۔ افسوس ہے اس پر جو بے وقت بگھپاتا ہے (الباتی سے) جناب آپ بھی آگئے؟ کیا آپ کی بھی یہی مرضی ہے؟ بولئے، جناب۔ میرے گھوڑے کسوں۔ احسان فرموش! لے سنگھم کا دل رکھنے والی ڈانٹن! جب تو اولاد کے رُوپ میں اپنے کو ظاہر کرتی ہے تو سمنند کے کشیش سے بھی زیادہ ڈراؤنی ہو جاتی ہے۔

الباتی۔ حضور، ذرا حق سے کام لیں۔

لیٹسر۔ (گوئزل سے) مکروہ چینی! تو جھوٹی ہے۔ میرے جلوس میں جتنے خدام ہیں سب بہت سرن خوبیوں اور قابلیتوں کے لوگ ہیں۔ وہ اپنے فرائض اور مناصب کو خوب جانتے ہیں، اور اپنے نام اور ناموس کا لحاظ رکھتے عبادت سمجھتے ہیں۔ افسوس! ایک ذرا سا حضور مجھے کارڈیلیا کا کتا کر یہ معلوم ہوا تھا

جس نے میرے بدن کے جڑ جڑ کو اپنی جگہ سے اٹھ کر الگ کر دیا تھا، میرے
 مجھے کوئی شکلیجے میں کسں رہا ہو، جس نے میرے دل کو اس کی محبت سے
 غالی کر کے زہر سے لہر نہ کر دیا تھا۔ لیٹر، لیٹر، لیٹر! اس دردِ اذ سے کہ
 پیٹ جس سے حیات داخل ہوئی۔ (اپنا سر پیٹتا ہے) اہہ سنجیدہ
 قوت فیصلہ ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئی۔ چلو، چلو، میرے ساتھیو۔
 حضور! میں بے تصرف ہوں۔ مجھے ہائل علم نہیں کہ آپ کس بات پر اس قدر
 تہم ہیں۔

البانی -

لیٹر - ہو سکتا ہے۔ سن، سن، سن! روحِ حلفت! نے حسین دیوی! سن!
 اگر تو اس جگہ از عودت کو بارور کرنے کی نیت رکھتی ہے، تو اس نیت کو
 ترک کر دے۔ اس کے پیٹ کو ہاتھ کر دے! اس کے اندہ تو لیسہ اور
 افزائشِ نسل کی قوتوں کو بچان اور خشک کر دے! اس کے ذیل بدن سے
 کبھی کوئی بچہ نہ پیدا ہو جو اس کا نام روشن کر سکے، اہہ اگر بچہ ہونا اس کی
 قسمت میں لکھ گیا ہے، تو اس بچہ کو ایسا بے خواہہ کر دے کہ وہ اس
 عودت کے لئے خلافتِ نظرتِ مستقل آزار اور کوفت بنا رہے! اس کی
 جراتی میں بڑھاپے کی جھریاں ڈال دے، اہہ مسلسل آسروں سے اس کے
 چہرے پر گہری زخاں پڑ جائیں! اس کی تمام شفقتیں اور اس میں رسوا
 اور خوار ہو جائیں، تاکہ اس کو بھی معلوم ہو کہ، حسانِ فرادوش اولاد کا ہونا
 سانپ کے زہر پیلے دانتوں سے بھی کتنا تیز ہے! آؤ چلو! (چلا جاتا ہے)

البانی -

گورنل - اے ہمارے صہبوا! یہ کیا ماجرا ہے؟
 اس کا سبب جاننے کے لئے اپنے کو پریشان نہ کیجئے۔ بڑھاپے کی بے عزتی
 اور حماقت اس کو جہاں تک لے جائیں لے جانے دیجئے۔

(لیٹر پھرتا ہے)

لیٹر - ایک ہی جگہی میں میرے پاس ساتھیوں کو رطرت کروا گیا اور چند روز کے اندر!
البانی - معاملہ کیا ہے، حضور؟

لیٹر - بتانا ہوں۔ (گوزل سے) زندگی اور موت کی قسم! مجھے اس بات پر شرم آ رہی

ہے کہ عزت ہو کر تو اتنا اختیار پا گئی ہے کہ مجھ جیسے مرد کو اس طرح بے بس کر دے مجھے افسوس ہے کہ تو اس قابل ہو گئی کہ میں تیرے سامنے اپنے یہ

گرم آٹھو ہاؤں جن کو میں اس وقت مجبور ہو کر بہا رہا ہوں۔ تجھ پر بھلی گرسے! تجھ پر آسمان ٹوٹ پڑیں! باپ کی بددعا سے تیرے ہر عضو میں ایسے زخم

ہو جائیں جو کبھی بھرہ سکیں! لے میری بوڑھی اور بے وقوف آنکھو! اگر اب تم نے پھر میری اس شامت پر آٹھو بہائے تو میں تم کو کھال کر پھینک دوں گا

اور تمھارے آٹھوؤں کو سنی گوندھنے کے لئے جھوڑوں گا۔! غلب! اب یہ فریٹ آگئی ہے، اچھا یوں ہی سہی۔ میری ابھی ایک اور بیٹی موجود ہے جو مجھ

سے سچی محبت رکھتی ہے، اور میرے لئے تسکین اور راحت کا ذریعہ ہے جب اس کو تیری بدسلوکی کا حال معلوم ہو گا تو وہ اپنے باخوں سے تیسرا

بیٹے کا ساتھ تو چ لے گی۔ تو بہت حلد دیکھے گی کہ میں اپنی وہی حیثیت اور اقتدار وہیں لے لوں گا میں کو تو سمجھتی ہے کہ میں نے ہمیشہ کے لئے

کھو: یا۔ یاد ہے۔

[لیٹر، کنٹ اور خدام چلے جاتے ہیں]

گوزل - میرے سرخاج، آپ نے سنا۔

البانی - گوزل، ہمارا جو اس کے کہیں تم کو بہت جا بجا ہوں، تمھاری اتنی بچا نہیں کر سکتا۔

گوزل - میں آپ صبر کے ساتھ خاموش رہتی۔ کیوں، آسولڈ، تو کہاں ہے؟ (سرخے سے) اور تو بوجھ سے زیادہ باجی ہے، تو بھی اپنے مالک کے پیچھے پیچھے چلنا ہو۔

سرخہ - جھاپان، لیڈر، جھاپان، ٹھہرتے اور اپنے سر سے کوساتھ لپٹے چلتے۔
 لومڑی کو جب وہ پکڑی جائے،
 اور اسی تہی کو
 فردا مار ڈالنا پائے۔

کاش میں اپنی اس ٹوپی کو بے کر بچاؤ کے لئے ایک تہی کا پھندا خرید سکتا۔
 پھر سرخہ اہلینان سے اپنے مالک کے پیچھے پیچھے چلا جاتا
 (چلا جاتا ہے)

گوزل - اس بڑھے کے ہاں شیروں کا اچھا گرو تھا، سو سوار۔ یہ اس کی مصلحت اور حفاظت کے لئے ضروری تھا کہ بڑے سے توجہ سے سوار ہر وقت اس کی خدمت میں حاضر رہیں، تاکہ نوا سے خیال، نوا کی انوا، اونی، وہیم یا شکایت، مسمولی سے مسمولی غلامان، غشی بات ہرائی کی طاقت اور غم سے وہ اپنی بڑھاپے کی برکھوری کی حفاظت کر سکے، اور ہماری زندگی اس کے رحم و کرم پر جم آسولڈ سُننا نہیں!

البانی - تم حد سے زیادہ ڈر رہی ہو۔

گوزل - حد سے زیادہ بھروسہ کرنے سے حد سے زیادہ ڈرنا بہتر ہے۔ میں خطروں کا اندیشہ ہواؤں کو ہمیشہ پہلے سے نوکرنے کی تدبیر کرنا چھتا ہے۔ چیرا کہ ہر وقت اپنے خطروں سے دل بھر لکنا رہے۔ اس کی نیت میں مانتی ہوں، جو کہ اس کی زبان سے سناؤ کل گیا ہے میں نے حوت بہ حوت اپنی بہن رنگین کو گلہ بھیجا ہے۔ اگر اس پر بھی

اس نے اس چڑھے اور اس کے تئیں سواروں کو اپنی حفاظت میں لیا، جبکہ میں نے اچھی طرح سمجھا دیا کہ ایسا کرنا مصلحت کے خلاف ہوگا، تو پھر.....

(آسولڈ آتا ہے)

کیوں؟ تم نے میری بہن کو وہ خط لکھا؟

آسولڈ - جی ہاں، حضور۔

گوئزل - تو پھر کچھ آدمیوں کو ساتھ لے کر گھومتے کس کس کو فائدہ پہنچاؤ اور مجھے فرماؤ اندیشے

ہیں ان سے میری بہن کو زہا بی بی کی طرح خبردار کرو اور اپنی طرف سے ایسے حالات

اور واقعات کو مبالغہ کے ساتھ شامل کر دینا جن سے میری بات مضبوط اور پختہ ہو جائے

اچھا۔ اب جاؤ اور جلد واپس آؤ۔ (آسولڈ جاتا ہے) نہیں، نہیں، میرے مالک میں

کہوں یا کہوں آپ کی یہ شیریں فری اور پریشانیانہ طرز عمل صحت کرنا ٹھیک نہیں۔

اس سے آپ پر کم عقلی کا الزام زیادہ آئے گا۔ آپ کی نقصان دہ شرارت کی تفریق

کم ہوگی۔

البانی - تمہاری آنکھیں پردہ چیر کر کتنی ٹھنک دیکھ سکتی ہیں؟ میں نہیں کہہ سکتا۔ اتنا جانتا

ہوں کہ انسان اچھی غامبی حالت کو بہتر بنانے کی نگرانی اکثر اس کو پہلے سے بدتر

بنادیتا ہے۔

گوئزل - نہیں، پھر تو.....

البانی - خیر اب دیکھنا ہے کہ انجام کیا ہوتا ہے۔

(چلے جاتے ہیں)

پانچواں منظر

اسی شاہی محل کا صحن

(لیٹر، کٹے اور مسخرہ آتے ہیں)

لیٹر۔ تم پہلے سیری برتھری میں لے کر گوسٹر کے پاس ہمارے یہ خطاؤں کو دو۔ جو کچھ وہ اس خط سے معلوم کر سکے اس سے زیادہ تم خود اس سے کچھ نہ کہنا۔ اگر خطا پڑھ کر وہ کچھ برے تو اس کا جواب دینا۔ اگر تم نے وہاں پہنچنے میں دیر کی تو اس خط سے پہلے وہاں پہنچ جاتوں گا۔

کٹ۔ حضور! جب تک اس خط کو پہنچا نہ دوں میں دم نہیں لے سکتا۔

(جاتا ہے)

مسخرہ۔ اگر آئی کلمہ اس کی ٹیڑھیوں میں ہوتا، تو کیا اس کو باتوں کے باروں کا لہر نہ ہوتا؟

لیٹر۔ ٹھیک ہے، لڑے۔

مسخرہ۔ تو پھر ملینان رکھتے آپ کی عقل کی حفاظت کے لئے کبھی جڑ لے لینے کی ضرورت نہ ہوگی۔

لیٹر۔ ہا ہا ہا!

مسخرہ۔ دیکھئے گا آپ کی دوسری بیٹی آپ کے ساتھ کس محبت اور مہربانی سے پیش

آتی ہے، کیونکہ اگرچہ وہ اپنی اس بہن سے اس طرح ملتی جلتی ہے جس طرح

ایک کرٹوا سبب کسی دوسرے سے ملتے جلتا ہے، لیکن میں تو یہی کہوں گا

جو میں کہہ سکتا ہوں۔

لیٹر۔ کیا کہہ سکتے ہو، چھو کرے؟

مسخرہ۔ وہ بھی اس کی طرح اجنبی ہی کرٹوی ہوگی جتنا کہ ایک کرٹوا سبب دوسرے کرٹوی

سبب کی طرح کرٹوا ہوتا ہے۔ آپ جاننے ہیں آدمی کی ناک چہرے کے نیچے

میں کیوں ہوتی ہے؟

لیٹر۔ نہیں۔

سخرہ - اس لئے کہ ناک کے دونوں طرف آنکھیں جوں، ہا کہ جو چیز سونگہ کر دے سلام کی جلتی
اس کو بچھ کر جان لیا جاتے۔

لیٹسر - میں نے اس کی بڑی حق تلفی کی۔

سخرہ - کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ سبب اپنے گرد غول کیسے بناتا ہے؟

لیٹسر - نہیں۔

سخرہ - اور میں بتا سکتا ہوں۔ مگر میں یہ بتا سکتا ہوں کہ گھوٹکا اپنے لئے
گھر کیوں بناتا ہے۔

لیٹسر - کیوں؟

سخرہ - اس لئے کہ اپنا سر دوست کے وقت آندھ کھینچ کر محفوظ رکھے۔ اس لئے نہیں کہ
اپنا گھر اپنی پیشیوں کو دیکھ سے، اور اپنے سینگوں کو بے غول اور غیر محفوظ رہنے لے۔

لیٹسر - میں اپنی فطرت بدل دوں گا۔ میں کیسا شیفین باپ تھا! — دیکھو میرے گھوٹے
کیسے گئے؟

سخرہ - آپ کے گدھے ان کا اتلا م کرنے گئے ہیں۔ ہفت ہیکڑ میں سات ستائے
کیوں ہوتے ہیں؟ اس کا خاص سبب ہے۔

لیٹسر - یہی نہ کہ وہ اسٹھ ستائے نہیں ہیں؟

سخرہ - ہاں، بیشک۔ آپ بہت عمدہ سخرہ بن سکتے تھے۔

لیٹسر - کاش میں اس کو نہ سکتی رہا میں نے سکتا! اے اسان فراموشی کی بڑی!

سخرہ - بچا جان، اگر میرے دوبار کے سخرے جوتے تو آپ کو اس خطا پر پشورانا کہ
آپ رقت سے پہلے پڑھے ہو گئے۔

لیٹسر - کیا مطلب؟

سخرہ - جب تک آپ میں عقل نہ آجائی آپ کو پڑھا نہیں ہونا چاہئے تھا۔

لیتے۔۔۔ اے میری قسمت کے ستارو! مجھے پاگل ہونے سے کھاؤ۔ میرے خراس
 دوست رہنے دو۔ میں انکی پاگل ہونا نہیں چاہتا۔
 (ایک شریف زادہ آگیا ہوتا ہے)

شرفیت زادہ۔ تیار ہیں، حضور۔

لیتے۔۔۔ چلو، پختے

(سب چلے جاتے ہیں)

دوسری تمثیل

پہلا منظر

ادل کلاسٹر کے محل کا ایک صحن

(ایڈمنسٹریٹو کیوراج آن آئے ہیں)

ایڈمنسٹریٹو - سلام، کیوراج۔

کیوراج - میرا بھی سلام قبول ہو۔ حضور، میں ابھی آپ کے والد کے پاس سے آ رہا ہوں۔ ان کو یہ اطلاع دینے گیا تھا کہ ڈیروک کارڈز ال ایوان کی سیکورٹین آج رات کو یہاں مہمان رہیں گی۔

ایڈمنسٹریٹو - یہ کیا معاملہ ہے؟

کیوراج - مجھے نہیں معلوم۔ آج کل جمانا سبلی ہوتی ہے وہ تو آپ نے بھی سنی ہوگی۔ بڑی کانا پھوسکی ہو رہی ہے۔ بے خبری کچھ اڑتی ہوتی سی چہ میگوئی ہیں۔

ایڈمنسٹریٹو - نہیں، میں نے نہیں سنا ہے۔ مجھے بھی بتاؤ۔ وہ کیا باتیں ہیں؟

کیوراج - اڑے، کیا آپ نے کوئی خبر یا نہیں سنا کہ ڈیروک کارڈز ال ایوان اور ڈیروک ال ایوان کے درمیان لڑائی پھڑپھڑانے کا امکان ہے۔

ایڈمنسٹریٹو - میں نے ایک حیرت نہیں سنا۔

کیوراج - تو بھر وقت آ رہا ہے کہ آپ غور سُن لیں گے۔ خُدا آپ کو اپنی حفاظت

میں رکھے حضور۔

(جساتا ہے)

ایڈمنسٹریٹر - ڈیوک آج رات یہاں رہیں گے؟ یہ اچھا ہے! بہت اچھا ہے! میں اپنے مقصد کے لئے جو جاں نثن رہا ہوں اس میں یہ لگی ایک حلقہ ہے جو خود بخود بن گیا ہے۔ تاہم ان نے میرے بھائی کی گرفتاری کے لئے ہر طرف پیرے بٹھا دئے ہیں۔ ایک نازک اور عجیب پیدہ مرحلہ اس وقت درپیش ہے۔ جس کو مجھے بڑی اندیشہ اور احتیاط سے طے کرنا ہے۔ سب کچھ مختصر نمبر اور قیمت پر مختصر ہے۔ بھائی، ایک بات سنیے۔ نیچے آ کر آئیے۔ بھائی، سنیے۔

(ایڈمنسٹریٹر آتا ہے)

آپاجان خبردار ہو گئے ہیں اور نگرانی کر رہے ہیں۔ اب آپ اس جگہ سے بھاگ جاتے۔ خبر دے دی گئی ہے کہ آپ کہاں چھپے ہوئے ہیں۔ رات کا وقت ہے۔ مرقع قیمت ہے۔ آپ نے ڈیوک کا انتقال کے خلاف تو کچھ سٹھ سے نہیں نکالا ہے؟ وہ آج رات کو یہاں آ رہا ہے۔ ابھی۔ رات کے وقت۔ اپنا ٹک اور ریگن اس کے ساتھ ہے۔ یا آپ نے اس کی طرف داری میں ڈیوک ابائی کے خلاف تو کچھ نہیں کہا ہے؟ اچھی طرح یاد رکھیے۔

ایڈمنسٹریٹر - یقیناً تو میں نے ایک حرکت ہی نہیں کہا ہے۔

ایڈمنسٹریٹر - آپاجان کے آنے کی آپٹ سٹوم ہورہی ہے۔ مجھے صاف کرنا۔ مصلحت یہ ہے کہ میں دکھانے کے لئے تلوار کھینچ کر آپ پر چلاؤں۔ آپ بھی اپنے کو بچانے کے لئے تلوار نکال لیجئے۔ ہڈیاں دکھائیے گا۔ بس اب خیریت آئی ہے ہے کہ اپنے کو حوالے کر دو۔ اور آپاجان کے سامنے ملو۔ روشنی! ایسے ابھر! بھائی جان سہاگتے بھاگتے! مشطیں! مشطیں! اچھا امانت!

(ایڈگر جانا ہے) اب میں اپنے کوزھی کر لوں۔ بھوڑا سا طرف (اپنا بانو زخمی کرتا ہے) بیٹن دلا دے گا کہ میں نے جان پر کھیل کر اس کا مقابلہ کیا ہے۔ میں نے شرابیں کو کھیل میں اس سے زیادہ کرتے دیکھا ہے۔ آبا جان! آبا جان! بس، بس! آسے کیا کوئی مدد کرنے والا نہیں؟

(گلو سٹر اور ند متنگار شعلیں لٹے آتے ہیں)

گلو سٹر - ایڈمنڈ، وہ بد سائل کہاں ہے؟
 ایڈمنڈ - حضور! اجی اندھیرے میں اپنی تیز تلوار سونختے ہوئے یہاں کھڑا تھا۔ دھیرے دھیرے کچھ ستر بڑھتا جاتا تھا، اور پچانگ کی دیوی سے دوما مانگ رہا تھا کہ وہ اس کو اس کے مقصد میں مدد اور برکت دے۔

گلو سٹر - گمروہ ہے کہاں؟

ایڈمنڈ - یہ دیکھتے میرا خون بہ رہا ہے۔

گلو سٹر - وہ شیطان کہاں ہے، ایڈمنڈ؟

ایڈمنڈ - اس طرف کو بھاگا ہے حضور۔ جب اس نے دیکھا کہ وہ کسی طرح

گلو سٹر - روڑو، بھیا کرو (کچھ ند متنگار جاتے ہیں) کسی طرح کیا؟

ایڈمنڈ - مجھے آپ کو اٹھ کرنے پر آمادہ نہیں کر سکتا۔ میں اس کو بھی سمجھاتا رہا کہ اتفاقاً لینے

والے زبنا ہاپ کے قاتل ہر اپنے تہ کی بھلیاں گراتے ہیں، میں برابر ہی کہتا رہا

کہ اداد ہاپ کے ساتھ بڑے ضبوطارشتوں سے وابستہ ہوتی ہے۔ غرض کہ حضور جب

اس نے دیکھا کہ میں کسی شدید نفرت کے ساتھ اس سے اس غیر نظری منصوبے کا

مخالف ہوں تو اس نے بیدردی کے ساتھ جھپٹ کر اپنی تلوار جو سونختے ہوئے

کھڑا تھا میری طرف، اور میرے باند کوزھی کر دیا، جب اس نے دیکھا کہ میں بھی ملیش

میں آ گیا اور پوری سزا لگی اور خوات کے ساتھ اس کے مقابلے میں لڑنے کے

لئے تیار ہوں یا شاید میرے نقل جانے سے وہ ٹھہ گیا۔ بہر حال وہ فوراً بھاگ گیا۔
گلو سٹر۔ بھاگ کر کہاں جاتے گا؟ اس ملک میں نہ گرفتار ہوتے بغیر نہیں رہ سکتا اور

جہاں گرفتار ہوا فوراً اپنے انجام کو پہنچ جائے گا میرے آقا شریف ٹیڑک
 میرے 'فاقن سزاد اور سرپرست آج رات کو یہاں آ رہے ہیں۔ اُن سے حکم
 لے کر امتنان کرادوں گا کہ جو کوئی اس کو گرفتار کرے گا ہماری طرف سے شکرہ
 کا سحق ہوگا' اور اس بد بخت کو فوراً سولی پہ چڑھا دیا جائے گا اور جس کو
 اپنے گھر میں پوشیدہ رکھے گا وہ موت کی سزا کا سحق ٹھہرے گا۔

ایڈمنسٹرا۔ جب میں نے اس کو اس کے خاندان ارانے سے بدر کھنا ہوا اور دیکھا کہ وہ اپنے

منصوبے پر اڑا ہوا ہے تو میں نے برا فروختہ ہو کر دھمکی دی کہ میں اس کا راز
 فاش کروں گا تو اس نے جواب دیا کہ 'اے حرامی تیرے کو باب کی جاگیں کوئی
 حق نہیں پہنچتا' کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ اگر میں تیرے خلاف ہو گیا تو تم پر یا تیرے
 کردار پر کسی کو اتنا اعتبار ہوگا کہ وہ تیری باتوں کا یقین کر لے؟ ہرگز نہیں۔
 میں مات، انکار کروں گا' اور کہوں گا کہ سب تمہاری اور ساری شخصوں ساڑش تیرے
 اپنے نقتہ انگیزہ و داع کی پیداوار ہیں۔ دنیا بھر توت نہیں ہے۔ وہ یہ فوراً سمجھ
 لے گی کہ میری موت سے تیرے لئے نفع کے وسیع اور قوی امکانات تھے،
 اس لئے خود باپ کو بدلنے کی ساڑش کی اور اس کو میرے سر تقویٰ دیا۔ اگر تو
 میری خبر پر ہنس کر سے تو مٹی دنیا مجھے مستحکم اور تجھ کو خندا رکھے گی۔

گلو سٹر۔ خبیث شیطان! کیا وہ اپنے خط سے بھی انکار کر دے گا۔ وہ کس طرح میری۔

داعیہ سے باجوں کی آواز سنائی دیتی ہے اور ہنسٹو۔ ڈیڑک کی آدیں نیچری
 بچ رہی ہے۔ کچھ نہیں معلوم کہ وہ کیوں آ رہے ہیں۔ میں تمام چند گاہوں کے ناکے
 بند کرادوں گا۔ پر ساڑش بھاگ نہیں سکتا۔ ڈیڑک سے مجھے اس کا پرہیز لینا ہے۔

اس کے علاوہ میں اس کج خلق کی تصویر ڈونڈو نزدیک ہر مقام پر بھیج دوں گا۔ تاکہ ساری ظلمتوں میں وہ پہچان لیا جاسکے، اور اے میرے وقاردار اہل سچے سچے اگرچہ تو صحیح النسب نہیں ہے میں اسی تمہیں کروں گا کہ میرے بعد تو میری جاگیر کا حقدار قرار دیا جائے۔

(کارخانہ رنگین اور خدام آتے ہیں)

کارخانہ - میرے سچے دست سب خیریت ہے؟ مجھے یہاں پہنچنے آگئی دیر نہیں ہوتی ہے مگر پہنچنے ہی عجیب خبر سننے میں آئی۔

رنگین - اگر خیر صحیح ہے تو لازم سے جتنا جلد بدل لیا جائے بہتر ہو گا۔ آپ کا مزاج کیسا ہے؟

گلوسٹر -

رنگین -

بگیم میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے! تو کیا یہ صحیح ہے؟ کیا آپ کے اس بیٹے نے جس کو میرے والد نے پیدا کر کے دیا تھا وہاں فرزند بنایا تھا آپ کو ہلاک کرنے کے لئے سازش کی تھی؟ اُس نے جس کا نام میرے والد نے خود رکھا تھا؟ آپ کے آپ بچے؟

گلوسٹر -

رنگین -

بگیم مشرم کے سامنے میری زبان بند ہے۔ کوئی ایسا تو نہیں ہے کہ وہ میرے والد کے فسادہ پا کرنے والے سواروں کی صحبت میں پڑ گیا ہو اور اُن کے اثر میں آ گیا ہو؟

گلوسٹر -

ایڈمنڈ -

رنگین -

مجھے کچھ نہیں معلوم، بگیم بگڑی شامت کی بات ہوتی ہے۔

ہاں، حضور، ان سواروں میں اس کا بیٹھنا رہتا تھا۔

پھر تو کوئی خیریت کی بات نہیں اگر وہ اس صحبت میں بگڑ گیا۔ یقیناً ان ہی لوگوں نے اس کو اپنے پڑھے باپ کے قتل کے لئے تیار کیا ہے، تاکہ اس کی جاگیر اور

دولت کو اپنے تصرف میں لائیں اور اس کو خوب اڑائیں۔ آج ہی شام کو مجھے میری بہن نے ان لوگوں کے بارے میں لکھا ہے، اور مجھے تاکید کے ساتھ فریب

کی ہے کہ اگر یہ لوگ میرے والد کے ساتھ میرے وہاں ٹھہرنے آئیں تو میں ان کا بچے محل میں دلوں۔

کارنوال - اور نہ میں ملوں گا میں تم کو اگینان واناہوں، ریگن۔ اور ایڈمنسٹریٹو میں نے سنا ہے کہ تم ایک سعاد مند بیٹے کی طرح جان لڑا کر باپ کے کام آئے۔

ایڈمنسٹ - حضور، وہ تو میرا فرض تھا۔

گلو سٹر - اس نے اس کی ساراٹھ کا راز کھول دیا اور یہ فرم جو آپ دیکھ رہے ہیں اس پر مائش کو پکڑنے کی کوشش میں اس نے کھلیا ہے۔

کارنوال - اس کا بچپا کیا بار پا ہے کہ نہیں؟

گلو سٹر - ہاں میرے آنا، کیا ہمارا ہے۔

کارنوال - اگر وہ پکڑ لیا گیا تو پھر اس کے کسی شتم کے نقصان کا خطرہ اب نہ رہے گا میرے تمام اختیارات سے کام لے کر تم نے جتنا پیر سوچی ہے اس پر عمل کرو۔ اور

ایڈمنسٹریٹو - تمہاری سعاد مند کی اور فرماں برداری سستا کش اور افام کی متفق ہے۔ آج سے تم ہماری خدمت میں مامور کئے جاتے ہو۔ ہم کو ایسے آدمیوں

کی خدمت ہے جو اس پختگی کے ساتھ نظامدار ہوں اور جن پر پورا بھروسہ کیا جاسکے۔ ہم تم کو سب سے پہلے منتخب اور مامور کرتے ہیں۔

ایڈمنسٹریٹو - حضور میں ہر حال میں جی جان سے آپ کی خدمت کروں گا۔

گلو سٹر - حضور کی عنایتوں کا میں اس کی طرف سے شکر ہے ادا کرتا ہوں۔

کارنوال - تم کو کچھ علم نہیں کہ ہم کیوں آج تمہارے یہاں ہیں۔

ریگن - اس طرح بے وقت اندھیری رات میں غلط توقع یہاں تکل آیا، مصلحت سے

خالی نہیں۔ کچھ ایسی ہم صورت حال نہ پیش ہو گئی کہ شریف گلو سٹر آپ کے نیک مشورے کی ہم کو ضرورت ہے۔ ہمارے والد نے لکھا ہے اور ہماری بہن نے

یہی ابتلا عادی ہے کہ ابن دونوں کے درمیان کچھ بدعزگی ہو گئی ہے۔ ہم نے مناسب پرکھا کہ اپنے گھر سے دُور رہ کر مختلف نامہدوں کے نو ایسے روزوں کو حجاب روانہ کئے جائیں۔ اس وقت آپ اپنا حکم بقول پہلے، اور ہلکے سناٹے پر غصہ کر کے اپنی بیٹی قیمت راتے ہم کو دیکھئے، کیونکہ نوری کا رسدائی کی ضرورت ہے۔

گلوٹر - بیگم! آپ کا نام ہوں۔ آپ روزوں نے یہاں تشریف لاکر میری عزت اور میری حیثیت بڑھائی ہے۔

(سب جاتے ہیں)

دوسرا منظر

گلوٹر کے محل کے سامنے

[کنٹ اور آسولڈ الگ الگ آتے ہیں]

آسولڈ - سلام سیرے دست کیا تم اس گھر سے تعلقہ کہتے ہو؟

کنٹ - ہاں۔

آسولڈ - تو ذرا بناؤ کہ ہم اپنے گھوڑے کہاں بھرڑیں؟

کنٹ - دلدل میں

آسولڈ - خدا کے لئے اللہ آپ کو میری کچھ بھی خاطر منظور ہے تو نیک جواب دیجئے۔

کنٹ - مجھے بالکل بخدای خاطر منظور نہیں ہے۔

آسولڈ - تو ہمیں بخدای بردہاں ہمیں کرتا۔

کنٹ - اگر تم نہیں بری کے بند اگلاڑے میں مجھے ملے ہوئے توہ بھٹنا کہ تم کو میری بڑھا

کیسے نہ ہوتی۔

آسولڈ - تم مجھ سے ایسی باتیں کیوں کر لے ہو؟ میں تو تم کو جانتا بھی نہیں۔

کنٹ - میاں، میں تو تم کو جانتا ہوں۔

آسولڈ - تم مجھ کو کیا سمجھتے ہو؟

کنٹ - بدعاش مسند، دوسرے کے چھوٹے ہوتے کلڑے کھانے والا ایک کیفیت؛

گمنامی، بھیک پریش کرنے والا بدعاش جس کی گذراہات میں جھڑے کپڑے

سو پونڈ اور سو فی، بھدی اونی خجراؤں پر ہو، ایک بزدل چھوٹے ٹھنڈے کھڑا

کرنے والا، آگینے میں اپنے کو دیکھ دیکھ کر اجانے والا، ناکارہ، چھجھورا

اور ہش، بدعاش، ایک چھوٹے سے صند وچھے میں اپنا سارا سامان رکھنے والا

فٹا، بدعاش، بھک منگے، بزدل اور ایک دو ٹھنڈے کھٹے کی لولا۔ تم اب سب کا

مجموعہ ہو۔ اس کے سوا تم کچھ نہیں۔ میں نے تم کو جو جو خطابات دئے ہیں، اگر

ان کے ایک شوشے سے تم نے انکار کیا تو اتنا بیٹوں گا کہ روتے روتے مر جاؤ گے۔

آسولڈ - کیسے جنگلی جانور ہو؟ جو تم کو جانتا ہو نہ جس کو تم جانتے ہو اس کو بادجہ گالیوں

دے رہے ہو۔

کنٹ - کیسا بے جھانج کھڑا ہے! کہتا ہے کہ مجھ کو نہیں جانتا! لیجئے دو دن ہی تو تم تھے

ہیں، میں نے تیری ایڑیوں پر ٹھوکریں لگائی تھیں اور بادشاہ سلامت کے

سامنے تجھے خراب پٹیا تھا۔ تلوار نکال لیں۔ رات ہو چکی ہے، لیکن پانڈی

بھٹکی جوتی ہے۔ اتنا ماروں گا کہ بھرتا ہو جائے گا۔ تلوار نکال۔ نائی کی

دوکان کا پھیرا لگانے والے، تلوار نکال۔

(اپنی تلوار نکال لیستا ہے)

آسولڈ - خدا کے لئے ڈر ہو۔ مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں۔

کنٹ - تلوار نکال! پاجی۔ بادشاہ کے غلام سازمں چٹیاں لے کر آیا ہے اور ایک سفر بردہ بخود غلط صورت کی حمایت اس کے باپ کے شاہانہ ناموس کے غلام کرنے چلا ہے؛ تلوار کھینچ، بد تو ات، نہیں تو میں تیری پٹٹیوں کو قبیسہ کر دوں گا۔ تلوار نکال! بد معاش، مقابلے پر آ۔

آسولڈ - دہائی ہے، دہائی! اورے مار ڈالا! اورے ددو! ددو!

کنٹ - تار کر، غلام کے بچے۔ کھڑا رہ، بد معاش، کھڑا رہ۔ تلوار چلا، ددو کنگے کے غلام۔ (آسولڈ کو بیٹھتا ہے)

آسولڈ - ددو، ددو، لوگو ددو! اسے مار ڈالا! مار ڈالا!

(ایڈمنڈ اپنا بیچہ نکالے آتا ہے)

ایڈمنڈ - ہائیں ہائیں! یہ کیا ہو رہا ہے؟ بات کیا ہے؟

(دونوں کو چھڑاتا ہے)

کنٹ - تم بھی آؤ، میاں صاحبزادے، اگر تم کو شوق ہو۔ آؤ، تخری کا مزہ چکھو۔ آؤ، میاں لڑکے۔

(کارنوال، دگین، گلوستر اور خدمتگار آتے ہیں)

گلوستر - ارے یہ تلواریں! یہ ہتھیار! یہ کیسا معاملہ ہے؟

کارنوال - اگر جان کی خبر چاہتے ہو، تو اپنی جگہ سے آگے نہ بڑھنا۔ اب اگر کسی نے

تار کیا تو وہ جان سے جاتے گا۔ بات کیا ہے؟

دگین - یہ تو ہماری بہن اور بادشاہ کے بھیجے ہوئے قاصد ہیں۔

کارنوال - تمہارا جھگڑا کیا ہے؟ بولو۔

آسولڈ - مجھ سے سائن نہیں لی جاتی، سرکار۔

کنٹ - کیوں نہ ہو، بڑی مزدا لگی کے خیر دکھائے ہیں نا؟ بڑول، کیجئے، نظرت کو بھی

یہ مانتے ہوئے شرم آتی ہے کہ اس نے تجھ کو پیدا کیا ہے۔ تجھ کو تو کسی
ہنڈی نے بنایا ہے۔

کارنوال - تو کیسا آدمی ہے؟ کہیں ہنڈی بھی آدمی بناتے ہیں؟

کنٹ - ہاں، سرکار ہنڈی ہی نے بنایا ہے۔ اناڑی سنگ حواش یا نقاش جس نے ابھی
فن سیکھا ہوا، ایسی کر یہ صورت نہیں بنا سکتا۔

کارنوال - خیر تا تو، جھگڑا شروع کیسے ہوا؟

آسولڈ - حضور، یہ پڑھا غیبیت جس کی سفید واڑھی پر ترس کھا کر میں نے
اُن کی جان چھوڑی —

کنٹ - اے خیر مندری حوت کی طرح نکلتے! سرکار! اگر آپ اجازت دیں تو اس کچے چٹا
گو کھل کر گھرا بنا دوں، اور ساری دیوار کو اس سے پیپ دوں۔ دم اٹھا کر
بٹھ کئے والے چرٹے! "سیری سفید واڑھی پر ترس کھا گیا۔؟"

کارنوال - میں خاموش! وحشی بد معاش! تجھ کو نہ ابھی اوب لھا کا نہیں۔

کنٹ - ہے کیوں نہیں، حضور! لیکن غصہ کا بھی کچھ حق ہے۔

کارنوال - تجھ کو غصہ کس بات پر ہے؟

کنٹ - اس بات پر کہ ایسا فلام جس میں نہ ابھی سچائی اور عزت نفس کا پاس نہیں ہے

تلوار باندھے بھرتا ہے۔ ایسے سس نکھ پدماش چرموں کی طرح اپنی مقدس

رشتوں کو کتر کر دو ٹکڑے کر دیتے ہیں جو اتنے مضبوط بنے جوتے ہیں کہ اُن کو

کوئی طاقت توڑ نہیں سکتی۔ جب اُن کے آوازوں کے دلوں میں ناسد جذبات

پیدا ہوتے ہیں تو یہ اُن کو اور تیز کرتے ہیں۔ آگ پر تیل ٹپالتے ہیں۔ اگر اُن

کے دل سرد ہوں تو یہ اور موت بنا دیتے ہیں۔ مالکوں کی طبیعتوں میں ماشینی طور

پر جو تبدیلیاں ہوں یہ اپنی خوشنما جو نہیں پھیل کر اُن کے ساتھ ہاں کہتے رہتے ہیں

بغیر کچھ جانے بڑھے کتوں کی طرح مالکوں کے بچھے بچھے چلنے رہتے ہیں۔ تیری اس
 مرگی سے بگڑی ہوئی صورت پر خدا کی مار! میری باتوں پر مسکراتا ہے جیسے میں
 کوئی سسزہ ہوں؟ گماڑہ بلخ! اگر تو مجھے سادہ کے میدان میں مل ماتا تو مجھ کو لہ
 مار کر کامیلاٹ تک ہنکالتے جاتا، اور تو تائیں تائیں کرنا اپنے ٹرے میں
 گھس ماتا۔

کارنوال - پتھے تو پاگل تو نہیں ہے؟
 گلوٹر - یہ جاؤ کہ تم لوگ نے کیسے لگے؟
 کنٹ - وہ مخالفت جیسے نروں میں کبھی اتنی مخالفت نہیں ہو سکتی جو میرے اور اس بدعاش
 کے اور میان ہے۔

کارنوال - تو اس کو بدعاش کیوں کہتا ہے؟ اس کا تصور کیا ہے؟
 کنٹ - اس کی صورت مجھے ابھی نہیں معلوم ہوتی۔

کارنوال - اور شاہ میری، شان کی، ذبیحہ کی صورت تجھے ابھی معلوم ہوتی ہے؟
 کنٹ - حضور صاف گوئی میرا پیشہ ہے جو صورت میں اس وقت اپنے سامنے بچھ رہا ہوں اپنے
 اچھے دنوں میں ان سے کہیں بہتر صورتیں دیکھ چکا ہوں۔

کارنوال - یہ تو کوئی ایسا شخص معلوم ہوتا ہے جس کی شروع اور میباک باتوں کی تعریف کی
 جاتی رہی ہے، اس لئے اس نے بناوٹ سے ایسا گستاخ انداز اختیار کر لیا
 ہے جو اس کے اصلی مزاج اور کردار کے خلاف ہے۔ یہ کسی کی خوشامد نہیں کر سکتا۔
 یہ طبیعت کا بڑا استہزا اور صاف ہے۔ جب کہے گا کھڑی بات کہے گا؟
 اور لوگ اس کا یقین کر لیں گے۔ میں اس قسم کے بدعاشوں کو خوب جانتا
 ہوں جو ابھی سچائی اور بے تکلفی کے ہرے میں ایسی عیاں ہوں اور فاسد نہیں
 چھپانے ہوتے ہیں جو سادہ لوح سر سمکھنے والے حکم بردار فلاحوں میں بھی نہیں

ہر سکتیں۔

کنٹ - حضورِ نبی اور ایمان کی بات کہتا ہوں۔ آپ کی مبارک نوات سے اجازت لے کر جس کا اثر جھگڑاتے خود جگ کے چہرے کے گرد آگ کی طرح روشن ہلا بنا تا ہے۔

کار نوال - کیا مطلب؟

کنٹ - چو نکہ میری یہ زبان آپ کو پسند نہیں، اس لئے اب میں دوسری زبان میں عرض کرنا ہوں۔ میں چاہوں نہیں۔ یہ میں طرب ماننا ہوں جس نے اپنی سیدھی باتوں سے آپ کو صدمہ کے میں ڈال رکھا ہے، وہ لوہا بد سماں ہے جو میں کسی طرح نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ بھی کہیں تو بھی میں بد سماں نہیں ہو سکتا چاہے آپ مجھ سے بڑھ ہی کیوں نہ ہو جائیں۔

کار نوال - (راستوں سے) آخر تمناوی کس بات پر اس کو فتنہ آ گیا،

آسولڈ - میں نے اس کا کوئی تصور نہیں کیا ہے۔ اسی ماں کی بات ہے کہ اس کے مالک بادشاہ سلامت نے ایک غلط فہمی کی بنا پر خفا ہو کر مجھے مارا تھا اور اس نے بھی اپنے مالک کو خوش کرنے کے لئے مجھے نظر کس لگائی تھیں، اس صدمہ میں گر پڑا تو میری توہین کی اور گالیاں دیں۔ اور بادشاہ سلامت کی نظروں میں سزا ماننے کے اور ان کی شاباش سننے کے لئے ایک بے بس آدمی پر قرار کئے جو زوار کا بواب نہ بے ہو سکتا تھا۔ اس دن کی کامیابی نے دلیر بنا دیا ہے اور اس کو دہر کرنے کا چسکا لگ گیا ہے، اس لئے آج پھر تلواریں کھینچ کر کھڑا ہو گیا۔

کنٹ - ایسے ہی بد سماں اور ہزول ڈینگیں مار کر جیکس جیسے ہاتھوں کو بھی بیوقوف بنا رہے ہیں۔

کار نوال - ہاؤ کاٹھ لے آؤ۔ بڑھے پٹیلے بد سماں بزرگ صورت ڈینگئے! ہم بھی تمہارے

سکھا دیں گے۔

کنٹ - سرکار اب میری عمر اتنی ہو چکی ہے کہ کچھ سیکھ نہیں سکتا۔ میرے لئے کاٹھ لایا گیا ہے۔ میں بادشاہ سلامت کا خادم ہوں اور انہیں کے کام سے یہاں بھیجا گیا ہوں۔ اگر آپ اُن کے قاصد کو کاٹھ میں ٹھونک دیں گے تو ان کی کھلی ہوئی تڑپن اور اُن کی ذمات باہرکات کے ساتھ سخت عداوت بھی جائے گی۔

کارنوال - کاٹھ لے آؤ۔ اپنی جان اور اپنی عزت کی ختم! دوپہر تک اس کو کاٹھ میں رکھا جائے۔

ریگن - دوپہر تک! رات تک! پھر کس تاج! اور سدا ہی رات۔

کنٹ - کیوں بگم؟ اگر میں آپ کے باپ کا کتا بھی ہوتا تب بھی آپ کو میرے ساتھ یہ سلوک ذکرنا چاہئے۔

ریگن - لیکن چونکہ تم میرے باپ کے بدشاہِ غلام ہو، اس لئے میں تمہارے ساتھ یہ سلوک کروں گی۔

کارنوال - یہ شخص بھی انہیں بد ذاتوں میں سے ہے جن کا ذکر ہماری بہن نے کیا ہے۔ چلو کاٹھ لے آؤ۔ (کاٹھ لایا جاتا ہے)

گھلو سٹر - عال جاہ! میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ ایسا نہ کیا جائے۔ اس میں شک نہیں کہ اس نے سمجھتی تصور نہیں کیا ہے، اور اس کے آؤ تانکِ نصلت، بادشاہِ خرد اس کو اس کی سزا ضرور دیں گے۔ آپ اس کی اصلاح کے لئے جو سزا تجویز کر رہے ہیں وہ تو ایسی ہے جو ذلیل ترین چوروں اور بدشاہوں کو گھروں میں گھس کر اسبابِ جہانے کے لئے دی جاتی ہے۔ بادشاہ سلامت اس پر بہت برا مانیں گے۔ وہ خیال کریں گے کہ ان کے پیچھے ہوئے قاصد کو اس طرح قید کر کے عود اُن کی تڑپن کی گئی ہے۔

کار نوال - اس کا جواب میں دے لوں گا۔

ریگن - میری بہن اس سے زیادہ بڑا ماننے گی جب اس کو مسلم ہو گا کہ اس کے معتبر ملازم کو اس کا کام انجام دینے کے چلنے اس طرح نمایاں ہی نہیں ہیں اس کو مارا گیا ہے۔ اس کی ٹانگیں کاٹھ میں ڈالو۔

(کنٹ کو کاٹھ مارا یا جاتا ہے)

آپ یہاں سے چلے جائیے۔

(گلو سٹر اور کنٹ کے سوا سب چلے جاتے ہیں)

گلو سٹر - میرے دوست مجھے تمہاری اس حالت پر بڑا دکھ ہو رہا ہے۔ یہ ٹریک کی مرضی سے ہوا ہے۔ اس کے مزاج کو سب جانتے ہیں۔ جب وہ ایک بات میں ٹھان لیتا ہے تو نہ کوئی اس کو سمجھا سکتا ہے نہ روک سکتا ہے میں پھر تمہارے لئے سفارش کروں گا۔

کنٹ - نہیں، حضور والا، آپ یہ نہ کہجئے۔ میں اتنا باگاہوں ادا تالبا سفر کر چکا ہوں کہ کچھ وقت سو کر کاٹ لوں گا۔ باقی وقت سیٹیاں بجا کر منی تھی گزاروں گا۔ قسمت شریف انسان کا بہت جلد ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ خدا آپ کو سلامت رکھے۔

گلو سٹر - یہ سارا قصور ٹریک کا ہے۔ جب بادشاہ سلامت یہ حال دیکھیں گے تو سخت برہم ہوں گے۔ (چلا جاتا ہے)

کنٹ - شریف بادشاہ اب تو اس مشہور کہاوت کا قائل ہو گا کہ آسمان کی دی ٹھوٹی ہمساتھوں کو چھوڑ کر سورج کی چلچلی گری میں نکل پڑنا عقلمندی کا کام نہیں ہے۔ اے ہمارے گڑبگڑ ارض کو روشن کرنے والے سورج کتنا قریب آیا تاکہ میں تیری راحت بخش کروں کی روشنی میں اس خطا کو چھڑ سکوں۔ خدا

کی قدرت کے کرشمے نصیبت ہی کے وقت ظاہر ہوتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے یہ خط کاؤڈیلیا کا ہے۔ یہ میری خوش قسمتی ہے جو فہم میں پوشیدہ طور پر میں اس وقت انجام دے رہا ہوں اُن کا علم اس کو ہو گیا ہے اور وہ موقع اور تدبیر مکان لے گی کہ ہم کو اس غیر معمولی اور سنگین نصیبت سے نجات دلا سکے اور اوقات کی تقانی کر سکے۔ لے میری جاگی اور سٹکی جوئی آنکھو! اس وقت بہتر ہے کہ تم خیند میں خود ہو جاؤ، اور میری اس شرمناک حالتے قیام کو نہ سمجھ لے تقدیر میرا سلام قبول کرو اور مسکرا کر ایک بار اپنے چہرے کو پھر کھما۔

(سو جاتا ہے)

تیسرا منظر

آبادی سے باہر کھلا میدان

(آپ بگڑا آتا ہے۔۔۔)

ایڈگر۔

میں نے اپنی گرفتاری کے لئے ڈھنڈھا اپنے کانوں سے سنا ہے۔ خوش فہمی سے ایک زحمت کے کھ کھلے کی بدولت بچھا کرنے والوں کے بچوں سے نکل گیا۔ کوئی بند گاہ ایسا نہیں جہاں پہرا نہ بیٹھا ہو۔ کوئی مقام ایسا نہیں جہاں مجھے حراست میں لینے کے لئے سپاہیوں سے ناکہ بندی نہ کر دی گئی ہو۔ فرار کے دستان میں مجھے اپنی حفاظت کا بھی بڑا لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔ اب میں سوچتا ہوں کہ مجھے روزیل سے روزیل اور غریب سے غریب آدمی کا بھیس اختیار کرنا پڑتا ہے۔ ایسا بھیس جس میں انتہائی مفلسی اور محتاجی کی بدولت آدمی ہارے سے بھی بدتر معلوم ہوتا ہے۔ میں اپنے چہرے پر گندا کچھوئل لگا کر مرنے کی شکل کی سنگوٹ باندھ لوں گا۔ اپنے تمام بالوں کو اٹھا کر گرہن بنا لوں گا۔

جیسے ہریوں اور پرستروں کے تالے ہوتے ہیں، اور شکار بدن لئے ہوا کے
 جھکوروں اور تمام آسمانی اوزخوں کا مقابلہ کروں گا۔ میرے اس ملک میں
 پدم کے نعروں کی مثالیں موجود ہیں جو اپنے سونے اور لکڑی کے لئے سب سے زیادہ
 لکڑی کی پھانسی، کیلیں، کانٹے، جھوٹے رستے رکھتے ہیں، جو گندے کھلیوں
 ذیل کاڑھوں میں، بھیرھوں کے باڑوں میں اور اپنی جلیوں کے اعلاطوں میں
 ڈراؤنی صورت بناتے پناہ لیتے ہیں، اور اپنی حفاظت کے لئے خود کو
 پھاتے رکھتے ہیں، جو بھدروں کی طرح کبھی بددعا میں دے کر اور کبھی دعا میں
 دے کر لوگوں سے زبردستی خیرات چاہتے ہیں۔ غریب تر لیکو! بیچارے تو م!
 یہ تو بھری کوئی حیثیت ہوتی۔ ایڈگر تم تو کچھ بھی نہ ہو گے۔

(چلا جاتا ہے)

چوتھا منظر

گولڈسٹون کے محل کے سامنے

(کنٹ کاٹھ میں کتا ہوا)

(بادشاہ آئیر، مسخرہ اور ایک مصاحب آتے ہیں)

لیڈر۔ حیرت ہے کہ سب اس طرح گھر چھوڑ کر چلے گئے، اور میرے ناصر کو رہا
 نہیں بھیجا۔

مصاحب۔ جہاں تک مجھے مسلم ہوا ہے کل رات تک ان لوگوں کا باہر جانے کا کوئی
 ارادہ نہیں تھا۔

کنٹ۔ خدا ہمارے شریف آقا کو سلامت رکھے!

لیڈر۔ ہائیں! یہ کیا۔ کیا تم نے ہی پہلانے کے لئے اپنا پشیمانک حال بنا رکھا ہے؟

کنٹ - نہیں میرے آقا۔

سخرہ - واہ! واہ! واہ! اس نے توڑے سخت اور ہر آزار و جراثیم کے لطیفے

کس رکھے ہیں۔ گھوڑوں کو سٹھ سے باندھتے ہیں، کتوں اور راجھوں کو گردن سے، بندوں کو کمر سے، اور آدمیوں کو ٹانگوں سے۔ جب کسی آدمی کو اپنی ٹانگوں کی طاقت پر بڑا گھنڈا ہونے لگتا ہے، تب اس کو کلڑی کی جڑا میں پھنسا دیتے ہیں۔

لیٹر - وہ کون تھا جس نے تمہارے منصب اور مرتبہ کا لحاظ نہیں کیا اور تم کو اس حال میں رکھنے کی جرأت کی؟

کنٹ - عالی جاہ، وہ تھا اور وہ تھی۔ آپ کی صاحبزادی اور آپ کے داماد۔ وہی کی مارتے سے میں اس جگہ ہوں۔

لیٹر - نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا۔

کنٹ - بالکل ایسا ہی ہوا ہے۔

لیٹر - میں پھر کہتا ہوں ایسا نہیں ہو سکتا۔

کنٹ - میں پھر عرض کرتا ہوں ایسا ہی ہوا ہے۔

لیٹر - نہیں، نہیں۔ وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے۔

کنٹ - جی ہاں! انھیں نے ایسا کیا ہے۔

لیٹر - جو بیٹیر کی قسم وہ ایسا نہیں کر سکتے۔

کنٹ - جو ترک کی قسم انھیں نے ایسا کیا ہے۔

لیٹر - ان کی ہمت اتنی نہیں ہو سکتی تھی۔ وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے۔ جان بڑھ کر ایسی

بھانک بیدہی کا سلوک تو قتل سے بھی بدتر ہے۔ جتنا جلد جا سکو مجھے

جانا تو تم کس قصور پر اس سلوک کے سخت کبھے گئے، اور ان لوگوں نے تم کو

پر سزا کیوں دی، جب کہ جانتے تھے کہ تم ہمارے نیچے ہو تھے آتے ہو۔

کنٹ - خداوند شمت، جب میں نے اُن کے عمل میں پہنچ کر آپ کا خط اُن کو دیا تو جس جگہ میں منجرا بجالانے کے لئے ٹھکا ہوا کھڑا تھا وہاں سے ابھی ہلا بھی نہیں تھا کہ ایک قاصد گھوڑے سے اُترا۔ پسینے میں ڈوبا ہوا تھا اور اس طرح ہانپ رہا تھا کہ شمت سے آواز نہیں نکلی رہی تھی۔ اس پر بھی اُن نے اُن کو آپ کی بڑی صاحبزادی کو ذرا کی طرف سے دعا میں سے کہ ایک خط اُن کے ہاتھ میں دیا جس کو ان لوگوں نے فوراً پڑھا، اگرچہ میں پہلے سے آیا ہوا تھا اور جواب کے انتظار میں با اُوب کھڑا تھا۔ خط پڑھتے ہی انہوں نے جلدیوں کو بلایا اور گھوڑوں پر سوار ہو کر روانہ ہو گئے اور مجھے نیچے نیچے آنے کا حکم دیا، اور کہا کہ فرصت کے وقت جواب دیا جائے گا۔ ان کے خوردوں سے سزا مہری اور بے اعتنائی ٹپک رہی تھی۔ یہاں پہنچ کر پھر اس دوسرے قاصد کا سامنا ہوا جس کی بدولت یہاں دوبار میں میری ماٹری میرے لئے زہر کا گھونٹ ہو گئی تھی۔ یہ وہی شخص تھا جس نے حال میں آپ کی ذات بابرکات کے سامنے گستاخی کے ساتھ با میں کی تھیں۔ میرے اللہ عقل و ہوش سے زیادہ مزاحمتی اور لیری ہے، اس لئے اتنا یاد آگئے ہی میں آپے میں نہیں رہا، اور اس پر تلوار کھینچ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے بڑی دلی میں ایسا نل مچایا کہ سارا گھر نکل پڑا۔ آپ کے دادا اور آپ کی صاحبزادی کے خیال میں اتنی سی بات ایسا سنگین تصور تھا کہ میں اس شرمناک عتاب کا مستحق سمجھا گیا۔

سخرہ - جاڑے کا موسم ابھی گیا نہیں ہے، اگر تازہ اس طرف اُڑ رہی ہیں۔ جواب پہنچی گڈڑیاں پہنے ہوئے ہیں ان کی اولاد ان کی طرف سے کھینچیں پھر لیتی ہے۔

لیکن جراب چاندی سونے کی تھیلیاں اپنے پاس رکھتے ہیں وہ اپنی اولاد کو سراپا اخلاص و محبت میں پالتے ہیں۔

گلاب تو آپ کی بیٹیوں کی بدولت آپ کو سال میں اتنی تازیں ملا کرے گی کہ آپ کے لئے شمار کرنا دشوار ہو جائے گا۔

لیسٹر۔ ارے یہ ماما یہ خفقان کی دیوی میرے دل کو کیسا دلہنچ رہی ہے! لے لے جہان کی بھراتی، لے لے جھاتے ہوئے تم تیرا مقام نیچے ہے۔ میری بیٹی ہے کہاں؟

کنٹ۔ حضور! دل کے پاس یہاں آمد۔

لیسٹر۔ میرے نیچے ذرا آؤ۔ یہیں ٹھہرے رہو۔

(جاتا ہے)

مصاحب۔ تم نے ابھی جو بیان کیا۔ کیا بیچ بچ اس سے زیادہ بھٹا کوئی تصور نہیں تھا؟

کنٹ۔ کوئی نہیں۔ یہ کیا بات ہے کہ بادشاہ سلامت اتنے کم سواروں کے جلوس کے ساتھ آئے ہیں؟

مسخرہ۔ اگر اس سوال کی سزا میں تم کو کاٹھا مار دیا جائے تو تم اس کے سخن تھے۔

کنٹ۔ کیوں، سخن؟

مسخرہ۔ تم کو یہ سبق لینے کے لئے جیونٹیوں کے پاس بھیجا پڑے گا کہ جلائے کا موسم لذت اور کوشش کا موسم نہیں ہوتا۔ جو لوگ ناک کے سیدھے جانے ہیں اپنی آنکھوں سے کام لیتے ہیں، سوائے اندھوں کے۔ اور جو لوگ

ناک سے کام لیتے ہیں ان میں ایک بھی ایسا نہیں جو بدبو دار آدمی کو اس کی نیک سے دھان لے۔ جب کوئی بھاری پہیہ پہاڑی پر سے نیچے

لوکنے لگے تو اس کی گرفت چھوڑ دو، وہ دعا گراں کو بکیرے رہو گے تو تمہاری گردن ٹوٹ جائے گی۔ ہاں اگر کوئی پہاڑی کے اوپر جا رہا ہو تو اس کا سہارا لو۔ وہ تم کو بھی اپنے ساتھ اوپر چڑھالے جائے گا۔ جب کوئی عقلمند آدمی تم کو اس سے بچھڑ صلاح دے تو میری یہ صلاح مجھے واپس کر دینا، اور چونکہ یہ ایک احسن کی ذی ہوتی صلاح ہے، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ سوا پر چھاٹلیا کے ایسا ہر کوئی عمل نہ کرے۔

لے حضور، جو شخص تمہاری خدمت اس لئے کرتا ہے کہ صلہ پاتے۔ وہ برسات آتے ہی اپنا ستلے گا اور تم کو آدھی پانی کے طوفان میں چھوڑ جائے گا۔

لیکن میں ظہرار ہوں گا۔ سفرہ ساتھ نہیں چھوڑے گا۔ عقلمند بھاگ کھڑا ہو گا۔

جو بددعاں بھاگ نکلے وہ اپنے کو احسن ثابت کرتا ہے۔ خدا کی قسم! سفرہ بددعاں نہیں ہے۔

کنٹ - سفرے، تو نے یہ سب کہاں سے سیکھا؟

مسفرہ - کاشمیر میں نہیں، احسن۔

(لیتیر گلو سٹر کے ساتھ پھر آتا ہے)

لیتیر - مجھ سے ملنے سے انکار کرتے ہیں؟ بیدار ہیں؟ نکلے جوتے ہیں؟ ساری رات سطر کیا ہے؟ یہ سب یہاں ہے؟ یہ سب نافرمانی اور گزینہ کی صورت میں ہیں۔ جاؤ اور ٹھیک ٹھیک جواب لے کر آؤ۔

گلو سٹر - میرے بانک آپ ڈیوک کے تیز اور تندہ راج سے واقف ہیں۔ آپ خوب جانتے ہیں کہ وہ کتنے بھتیجی اور اپنی بات پر اڑے رہنے والے ہیں۔

لیٹر۔ خدا اس کا بدلے! خدا وہاں نازل کرے! سنت اور تباہی آئے! تیز اور تند مزاج؟ کیسا مزاج؟ گلو سٹر، میں ڈیڑھ گھنٹے کا کارڈ وال امدان کی بیوی سے بہت ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

گلو سٹر۔ میرے اچھے آٹا، میں نے ان کو یہی اطلاع دی ہے۔

لیٹر۔ ان کو اطلاع دی ہے؟ تم نے میرا مطلب بھی سمجھا؟

گلو سٹر۔ ہاں، حضور، بہت اچھی طرح سمجھا۔

لیٹر۔ بادشاہ کارڈ وال سے بات کرنا چاہتا ہے۔ پیارا باپ اپنی بیٹی سے مل کر کچھ

کہنا چاہتا ہے۔ اس سے کہا جائے کہ وہ خدمت میں حاضر ہو۔ کیا ان کو

یہ اطلاع دی گئی ہے؟ اپنی جان، اپنے خون کی قسم! تیز مزاج؟ تیز

مزاج ڈیڑھ گھنٹے سے جا کر کہو۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔ ابھی

نہیں۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ واقعی بیمار ہو۔ عیال انسان کو سخت

کر رہتی ہے۔ امداد کو فرائض وہ صحت کی حالت میں مستعدی کے ساتھ ادا

کرتا ہے بیماری میں ان کی عزت سے کوتاہی برتنا قدرتی بات ہے۔ جب

طبیعت نامراد ہوتی ہے تو ہمارے جسم کے ساتھ دل اور دماغ بھی تکلیف

میں مبتلا رہتے ہیں، امداد ہماری اصلی فطرت بدل جاتی ہے۔ میں سب سے انتظار

سے کام لوں گا۔ میں اپنی طبیعت کے بے اختیار اشتعال کو روکوں گا اور

بیمار اور کمزور لوگوں سے وہ توقع زدکھوں گا جو تندہمت لوگوں سے کی جا سکتی

ہے۔ میری بادشاہت کو موت آئے! (کنٹ کو دیکھ کر) شخص اس حال

میں کیوں ہے؟ اس سے تو میں یہ سمجھنے کے لئے مجبور ہوں کہ ڈیڑھ گھنٹے

میری بیٹی کا اپنا گھر چھوڑ کر یہاں چلا آنا محض عیاری ہے۔ میرے علاج کو فوراً

آدا کرو۔ جانو، ڈیڑھ گھنٹے اور اس کی سیکم سے کہو کہ ابھی آئیں اور نہیں ورنہ ان کی

عراق گماہ کے ہندو سے کو اتنا بیٹوں گا اور اتنا خود کروں گا کہ نیند فنا ہوا ہے گی۔
 گلو سٹر - میں آپ لوگوں کے درمیان ہر طرح سے شعل اور خیریت پاتا ہوں۔

(جاتا ہے)

لیٹر - یا خدا! اسے میرے منہ کو آتے ہوئے دل! اتنا تڑپ! بلکہ صبر کر اور اپنی جگہ
 نظر آ رہے۔

مسخرہ - ہاں چچا! دل کو گڑ گڑا کر سمجھائے رکھتے، جس طرح کہ ایک عورت نے زندہ
 بھلیوں کو چلتے ہوئے روغن اور عصا لکھے میں ڈال کر ان کے سزوں پر چڑھری
 سے مار کر کہا تھا، 'بس اپنی جگہ ٹھہری رہو، حرام زادو' اور اس کے بھائی نے
 انتہائی محبت میں اپنے گھوڑے کے منہ گھاس کر روغن میں ممان دیا تھا۔
 (کار تو ال ریگن، گلو سٹر اور چند ہندو سنگھار آتے ہیں۔)

لیٹر - تم دونوں ہر خدا کی برکت ہو۔

کار تو ال - خدا آپ کو سلامت رکھے

(کنٹ آزاد کر دیا جاتا ہے)

زیگن - ادا جان، مجھے آپ کو یہاں دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی ہے۔

لیٹر - ریگن، میں سمجھتا ہوں کہ تم کو واقعی بڑی خوشی ہوئی ہوگی، اور ایسا ہی ہونا چاہیے

اگر تم کو مجھے دیکھ کر خوشی نہ ہوئی تو میں 'تھلا ہی ماں کی تھر سے اپنے کو اس طرح
 الگ کر لیتا کہ وہ گویا کوئی چھناں تھی، اور میں تمہارا اصلی باپ نہیں تھا۔

(کنٹ سے) 'اتھم' تم رہا ہو گئے؟ اس معاملہ پر پھر بعد میں بحث کروں گا۔
 پیاری ریگن، تیری بہن تو بڑی ذلیل ثابت ہوئی۔ ریگن، اس نے تو گیدھ کی

طرح اپنے خونخوار و انت یہاں (دل کی عورت ایشاہہ کرنے ہوئے) بھنڈائی ہے
 ہیں، میرے پاس الفاظ نہیں کہ تم سے مفصل بیان کروں۔ ریگن، کوئی بدتمنا

کلی! مجھ کو یقین نہیں آئے گا۔

رگین -

اباجان! میں آپ سے ایجا کرتی ہوں کہ تھل اور سبر سے کام لیجئے مجھے یقین ہے کہ آپ میری بہن کو ابھی طرح نہیں سمجھ سکتے ہیں۔ وہ اپنے فراموشی کو آپ کے قیاس اور سمجھ سے زیادہ ادا کر رہی ہے! اور آپ اس کی ہمدی قدر نہیں کر رہے ہیں۔

لیتسر - فدا سمجھاؤ۔ یہ کیسے؟

رگین -

میں گمان بھی نہیں کر سکتی کہ میری بہن کبھی اپنے مرض میں کسی قسم کی کوتاہی کر سکتی ہے! اور اگر اس نے آپ کے خدام پر شور و فساد برپا کئے رکھے ہیں اس کو کبھی روکنے کی کوشش کی، تو یقیناً معقول بنا پر سب کی بھلائی کے لئے رہا ہوگا۔ اس نقطہ نظر سے اگر دیکھتے تو وہ ہر الزام سے بری ہے۔

لیتسر -

گنت ہو اس پر!

رگین -

اباجان! آپ بڑے سے ہونچکے ہیں۔ آپ کی تمام جسمانی قوتیں جو قدرت نے آپ کو دی تھیں اب اپنی آخری منزل پر ہیں۔ اب ضرورت ہے کہ آپ کسی ایسے ناکہ ناما نہیں اور اس کی ہدایت پر چلیں جو آپ سے بہتر آپ کی حالت کو سمجھ سکے۔ اس لئے میری درخواست یہ ہے کہ آپ میری بہن کے پاس واپس جائیں اور اس کو سمجھائیں کہ آپ نے اس کی حق تلفی کی ہے۔

لیتسر -

اس سے معافی مانگوں؟ فدا سوچو تو ہمارے شاہی خاندان کے نظام ناموس کے لئے یہ کہاں تک رہا ہوگا؟ میں اس سے اپنی فاطمی کے اعتراض کرتے ہوئے کہوں (ٹھک کر) "میری اچھی بیٹی" میں تسلیم کرتا ہوں کہ میں بڑھا ہوا ہوں۔ بڑھاپے میں زندگی بیکار ہوتی ہے۔ میں گلشنوں کے بل ٹھک کر تجھ سے ایجا کرتا ہوں کہ میرے کھانے، پہننے اور میرے بڑھاپے کے لئے بستر ہے۔"

ریگن - بس کھیجئے 'حضور' یہ حرکتیں بڑی بھدی اور بد نما ہیں۔ بس میری بہن کے پاس واپس جا بیجئے۔

لیٹسر - (اٹھتے ہوئے) کبھی نہیں۔ ریگن، اس نے میرے سواروں کی فدا گناہگار آدمی کر دی ہے۔ اس نے مجھے غضبناک آنکھوں سے گھڑا ہے۔ میں نے زبان سے سانپ کی طرح میرے دل کو چوسا ہے۔ اسان کی تمام انتہا لینے والی تو تھیں، اُس کے احسان فرانسس سر پوٹ پڑیں۔ اے فدا گناہگار زود تو! اس کے ہیٹ کے بچے کو بھی ضلع ج کرو۔

کارنوال - مشرم، حضور، مشرم!

لیٹسر - اے تیز رفتار کلبو! اپنے اندھے کر دینے والے ضلعوں سے اس کی حقارت آمیز آنکھوں کو بے فائدہ کرو۔ اور اے وہائی اجرات، میں کو آفتاب ہی طاقت سے اپنے ساتھ کھینچنے سے بھرتا ہے، اس کے خوبصورت چہرے کو داندلو کر کے اس کے زور کو فدا گناہگار کرو۔

ریگن - خدا کی پشاہ! جب غیظ و غضب کا جنون سوار ہو گا تو آپ مجھے بھی اسی طرح کو سیں گے۔

لیٹسر - نہیں ریگن! تو میرے کر سننے کبھی نہیں سنے گی۔ تیری زم اور نازک طبیعت تجھے کبھی ہیڈ و او سنگ دل نہ ہونے دے گی۔ اس کی آنکھیں غضب ناک ہیں، لیکن تیری آنکھیں جلاتی نہیں، باد سکون اور راحت دیتی ہیں۔ تیری مرشد سے پیدا ہے کہ تو میری خوشیوں پر ناک بھوں چڑھائے میرے ملازموں کی فدا گناہ گارے، عینقا میں اگر میری شان میں بے ادبی کے الفاظ استعمال کرے، میرے طے شدہ وظیفے میں کمی کر دے اور آفر میں مجھ پر اپنے گھر کا دروازہ بند کر دے۔ نظرات کے مطالبوں کا تجھے بہتر شعور ہے اور اولاد اور

والدین کے درمیان کیا تعلقات ہیں، اور دونوں کی باہمی محبت کے کیا تقاضے ہیں، اور احسان کرنے والے کے کیا حقوق ہیں، ان باتوں کا صحیح پورا احساس ہے۔ تو اپنی اس آدھی سلطنت کو قبول نہیں سکتی ہے جو میں نے تجھے دی ہے۔

رنگین - ابا جان، مطلب کی بات پر آئیے۔

لیئسر - میرے اس ملازم کو کاغذ میں کس نے ٹھوکا؟

(اندر باجول کی آواز)

کارنوال - یہ نفیری کی آواز کیسی آرہی ہے؟

رنگین - میں جانتی ہوں۔ میری بہن آگئی۔ یہ اس کے خط کی تصدیق ہے۔ اُس نے لکھا

تھا کہ وہ خود بہت جلد پہنچ جائے گی۔

(دوستوں آتا ہے)

نٹھاری، بیگم آگئیں؟

لیئسر - یہ وہ بد ذات غلام ہے جو اس عورت کی عارضی مہربانیوں سے مغرور اور گستاخ

ہو گیا ہے جس کی خدمت میں وہ ماسور ہے۔ دُور ہو، کیونکہ میری آنکھوں کے

سامنے سے ہمت۔

کارنوال - حضور، آپ کا مطلب کیا ہے؟

لیئسر - میرے ملازم کو کاغذ میں کس نے مارا ہے؟ رنگین، مجھے یقین ہے کہ کچھ کو اس کا علم

نہیں ہے۔ یہ کون آرہا ہے؟

(گوزل آتی ہے)

اے آسمان کے ستارو! اگر ٹھہروں کا کچھ احترام تھا ہے، لوں میں ہے، اگر نٹھاری

مزم گردش کے درد میں اطاعت اور فرمانبرداری واجب ہے، اگر تم خود کہیں سال

ہزاروں میرے معاملے کو اپنا معاملہ سمجھو۔ اُسے کسی توت کو بھیج دو میری حمایت

کرے۔ (گو نزل سے) تجھے اس دماغی کو کچھ کر شرم نہیں آتی؛ مگر کیا تو اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اس کا استقبال کرے گی؟

گو نزل۔ کیوں؟ ہاتھ میں ہاتھ دے کر کیوں نہ استقبال کرے گی؟ میں نے کیا گناہ کیا ہے؟ ہر وہ بات جس کو بڑھاوا پنے کم عقلی اور بے وقوفی گناہ سمجھے گناہ نہیں ہوتی۔

لیئسر۔ میرا سینہ کس قدر رحمت واقع ہوا ہے، ابھی تک صحیح و سالم ہے! کیا اب بھی ہاتھ نہیں بچنے گا؟ بتاؤ میرے اس آدمی کو کاٹھکس نے مارا ہے۔

کارنوال۔ میں نے اس کو کاٹھ میں ٹھنکوا یا ہے۔ اس کی منتہ انگیز حرکتوں کا یہ نتیجہ ہے بلکہ جو سزا ہم نے اس کو دی ہے وہ اس کے قصور کے مقابلے میں کچھ نہیں ہے۔

لیئسر۔ تم نے ایسا کیا ہے؟

رنگین۔ آبا جان، آپ بڑھے اور ضعیف ہو چکے ہیں، اور اپنے کو یہی سمجھتے۔ آپ

بہن کے ساتھ واپس چلے جاتیں، اور سواروں کی تعداد آدھی کر کے پھینے کے ختم ہونے تک اُن کے ساتھ رہیں۔ اس کے بعد میرے پاس آئیں۔ اس وقت میرے گھر سے باہر ہوں، اور آپ کی مذاکرات اور آراؤں و مسائل کے لئے جیسے سامان کی ضرورت ہے وہ تمہیں نہیں ہے۔

لیئسر۔ اس کے پاس واپس جاتوں؟ اور اپنے پچاس سواروں کو برخواست کر دوں؟ یہ

ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس سے بہتر یہ ہے کہ میں کسی گھر کی چھت کے نیچے پنہاں ہوں، اور کھلے میدان کی تندہراتوں کی سختیاں جھیلوں۔ دروازوں میں بیٹھوں

اور آٹوڑوں کے ساتھ بستر کروں۔ بھڑک پیاس اور تمام انسانی ضرورتوں کے تیز نشتر برداشت کروں۔ اس کے ساتھ میں اس کے گھر واپس جاتوں؟ کیوں نہ بادشاہ فرانس کے مذاکرات میں حاضر ہوں جس کی رگوں میں بخانی کا گرم خون

نداں ہے اور جو میری سب سے چھوٹی بیٹی کو نمبر چہرے کے ہنسی خوشی بے باہ
 ملے گیا؟ اس کے تخت کے آگے سر جھکاؤں اور اس ذلیل زندگی کو سلامت
 رکھنے کے لئے ایک اور فی ظالم کی طرح اس سے وظیفہ کی درخواست کروں۔ ہمارے
 ساتھ واپس جاؤں؟ کیوں نہ کہہ کر ڈاکٹر کی طرف اشارہ کر کے اس ظلم
 غلام کی ہاگری اور باہر داری کروں؟

گوئز - جیسی آپ کی مرضی ہو۔

لیتسر - بیٹی خدا کے لئے مجھے پاگل نہ کر۔ بیٹی، میں تجھ کو زیادہ رحمت نہ دوں گا۔ خدا
 حافظ! اب ہم نہ کبھی ملیں گے، نہ ایک دوسرے کی صورت دیکھیں گے لیکن
 پھر بھی تو میرے بدن کا ٹکڑا ہے۔ میرا خون ہے۔ میری بیٹی ہے۔ بیٹی تو
 کیا میرے جسم کا ایک عرض ہے جس کو اپنا سمجھنا ہے۔ تو ایک بھڑا ہے ایک
 ظالم تو ذم ہے۔ فائدہ سوا سے بھرا ہوا ایک سرطان ہے جو میرے بڑے
 ہوتے خون سے پیدا ہوا ہے۔ میں اب اپنی زبان سے تجھے کہہ نہ کہوں گا۔
 ندامت اور پھپھتاوے کا وقت خرد آئے گا۔ میں بلاتا نہیں۔ میں برق انداز
 دلاتا ہے یہ نہیں کہتا کہ وہ تجھ پر بھلیاں گراتے، اور نہ عدل و انصاف کے
 خدا سے برتر سے تیری فریاد کرتا۔ جب تو خود اپنی اصلاح کر سکے تو کر لیجو
 اور ٹہلت پکر اپنے کو بہتر بنا لیجو۔ میں صبر کروں گا۔ میں اپنے سوساروں
 کے ساتھ رگن کے گھر میں رہ سکتا ہوں۔

رگین - آپ کا خیال صحیح نہیں۔ میں ابھی آپ کی آہ کی توقع نہیں رکھتی تھی، اور میں آپ
 کے ٹھکانے آپ کی تواضع کے لئے بنایاں کر سکتی ہوں۔ آبا جان، میری بیٹی کی
 ہاتوں پر کان دھرتے اور سمجھتے۔ جن لوگوں کو ٹھنڈے دل کے ساتھ آپ کی گرم
 مزاجی کے ساتھ نباہنا ہے، وہ مجبور ہیں کہ آپ کو بددعا اور ضعیف عقل سمجھیں۔

ہیں لے لیا۔ یہ کہ میری بہن جو کرتی ہے سوچ سمجھ کر کرتی ہے۔

لیتھر - کیا تم نے دل سے یہ کہا ہے؟

ریگن - جی ہاں، حضور!۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں۔ بچا اس سوا؟ کیا اتنے کافی

نہیں ہیں؟ اس سے زیادہ کی آپ کو کیا ضرورت ہے؟ اللہ انہی کی بھی

کیا ضرورت ہے؟ خطرے کے امکانات اللہ ہی امرت کے لحاظ سے ہی مناسب

معلوم ہوتا ہے کہ آدمیوں کی اتنی بڑی تعداد ساتھ رکھی جاسکتے۔ ایک ہی

گھر میں اتنے آدمی دو آٹاؤں کے طاقت اس اور سلامت روی کے ساتھ

کیسے رہ سکتے ہیں؟ مشکل ہے۔ قریب قریب ناممکن ہے۔

گورنل - اور کیوں نہ آپ کی خدمت کے لئے وہی ملازم کافی ہوں جو ریگن کے پاس

ہیں یا جبر سے پاس ہیں؟

ریگن - ہاں ٹھیک تو ہے۔ پھر اگر کوئی آپ کی خدمت میں غفلت یا سستی برتنے تو

اُن کو ٹھانٹ سکتے ہیں۔ جب آپ میرے گھر میں قیام کرنے آئیں تو چونکہ اب

مجھے خطرے کا احساس ہو رہا ہے، اس لئے میری آپ سے درخواست ہے

کہ صرف گھسیں آہنی ساتھ لائیے۔ اس سے زیادہ آدمیوں کے لئے ذمیرے

گھر میں جگہ ہے اور میں اُن کی دیکھ بھال کر سکتی ہوں۔

لیتھر - میں نے تو میرے پاس جو کچھ تھا سب کو دے دیا۔

ریگن - اور بڑے وقت سے دے دیا۔

لیتھر - میں نے تم کو اپنا وارث اور محافظ بنایا۔ اپنی ساری دولت کا والی قرار دیا۔ اپنا

صرف اتنا حق رکھا کہ ملازموں کی یہ تعداد میرے ہمراہ رہے گی تو تمہارا

بھی فیصلہ ہے، ریگن، کہ میں جب تمہارے پاس آؤں تو تمہیں آدمی ساتھ

لاؤں؟ یہی کیا نا؟

رگیں - اور پھر کئی دُہراتی ہوں۔ اس سے زیادہ آدمی میرے وہاں نہیں رہ سکتے۔

لیٹسر - جب دوسرے جن سے بہتر امیدیں، تابستہ کی ماہیں زیادہ کینے نکلیں تو پہلے

لوگ جن کی خبیث طبیعتوں سے ہم عاجز ہو کر نکلا گئے تھے بہتر اور خیریت معلوم ہوتے ہیں۔ سب سے زیادہ کینے دہونا ہی اپنی جگہ قابلِ تعریف ہے۔

(گوئزل سے) اچھا میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔ تمہارے بچاس اُس کے بچیس سے دو گئے ہیں۔ اس نسبت سے تمہاری محبت بھی دو گنی ہوگی۔

گوئزل - سُنئے اُپا جان! آپ کو بچیس آدمیوں کی گنی کیا ضرورت ہے جس گھر میں اس

کی دو گنی قصداً آپ کی خدمت میں ہر وقت کمر بستہ رہیں وہاں دس یا پانچ خادم بھی آپ کے لئے بہت ہیں۔

رگیں - ہاں اس سے زیادہ کی کسی کو کیا ضرورت ہے۔

لیٹسر - ضرورت کی بحث نہ نکالو۔ محتاج سے محتاج فقیر بھی اپنی منگی میں ایسی چیزیں

رکھتے ہیں جن کو فاضل اور ظہیر ضروری کہا جا سکتا ہے۔ اگر فطری ضرورتوں سے زیادہ کونا جائز قرار دے دیا جائے تو انسان کی زندگی حیوانوں کی طرح سادہ

اور سستی ہے۔ ہم شریف نرادی ہو۔ اگر جسم کو صرف گرم رکھنا سب سے بڑا عیش ہے تو ہم جوندقِ بَدِرقِ لیساس پہنے ہو اور جو بڑی گرمی مشکل سے

پہننا سکتے ہیں ان کی تم کو فطری طہ پر بالکل ضرورت نہیں ہے۔ لیکن جہاں تک ذاتی ضرورت کا سوال ہے۔ اے آسمان کی طاقتو! مجھے وہ صبر عطا کرو جس کی

مجھے اس وقت ضرورت ہے۔ اے دیر تاؤ! تم مجھے یہاں نہ رکھو۔ ایک غریب ہڈھا اور بے کس آدمی جو اتنے ہی خندوں کا مارا ہوا ہے جتنی کہ اس کی

عمر ہے۔ پھر اہل صدیوں روزوں کے لحاظ سے سخت بد بخت اے آسمانی طاقتو! اگر تم نے ان پیشیوں کے دل باپ کے حق میں اتنے سخت کرتے ہیں تو مجھے

اتنا احمق نہ بناؤ کہ میں سر جھکا کر بے مہی کے ساتھ ان کا یہ سلوک برداشت
 کرتا رہوں۔ میرے اندر شریفوں کا سا غصہ پیدا کرو اور محرومت کے عقیدہ
 یعنی آکسوزوں سے میرے رخصتوں پر دہکتے د آنے دو۔ اے سنگ دل
 ڈانٹو! میں تم دونوں سے ایسا بدلہ لوں گا ایسے سلوک کروں گا کہ
 ساری دنیا حیرت کرتی رہ جائے گی۔ وہ سلوک کیا ہو گا۔ میں خود بھی نہیں
 جانتا لیکن وہ ایسا سلوک ہو گا کہ زمین مار سے خوف کے کانپنے لگے گی
 تم سمجھتی ہو میں روؤں گا۔ نہیں۔ میں روؤں گا نہیں۔ مجھے رونے کا ہڈیا
 حق ہے لیکن رونے سے پہلے یہ دل ٹوٹ کر ہزاروں ٹکڑے ہو جائے گا
 اور سے احمق میں باطل ہو جاؤں گا۔

(بیترا گلو سٹر کنٹ اور سفر دہاتے ہیں۔ اور سے طرفان کا شیر سنانا
 دیتا ہے)

- کارنوال - اب ہم اندر چلیں۔ طرفان کے آثار ہیں۔
 رنگین - یہ گھر بہت چھوٹا ہے۔ بڑھے اور اس کے سب قدم یہاں نہیں ٹھہرا سکتے
 گوزل - اس کا اپنا تصور ہے۔ خود اپنے کو آرام اور سکون سے محروم کر رکھا ہے۔ اپنی
 حماقت کی سزا بھگتتے دو۔
 رنگین - میں خامس اس کی خاطر سے اس کو اپنے پاس رکھنے کے لئے تیار ہو گئی۔ لیکن اس
 کے ایک ساتھی کو ٹھہرانا مجھے گوارا نہیں۔
 گوزل - میں نے بھی یہی طے کر رکھا ہے۔ ہمارے یہ بیان گلو سٹر کہاں ہیں۔
 کارنوال - بڑھے کے ساتھ باہر گئے ہیں۔ لوہو واپس آگئے۔
 (گلو سٹر واپس آتا ہے)
 بادشاہ سلامت ٹہرے غیظ میں ہیں۔ گلو سٹر۔

کار نوال - وہ کہاں جا رہے ہیں۔

گلو سٹر - انہوں نے گھوڑے کے جانے کا حکم دیا ہے مگر کچھ مسلم نہیں کہاں کا امام ہے۔

کار نوال - بہتر ہے ان کو ان کی راہ پر چھوڑ دیا جائے۔ وہ خود اپنے رہتا ہیں۔

گو نزل - حضور! آپ یہاں ٹھہرنے کے لئے ان سے ہرگز درخواست نہ کریں۔

گلو سٹر - افسوس! رات بھر ہی ہے اور ٹھہرا لینے والی ہوا میں بڑے زور سے شہ کے ساتھ چل

رہی ہیں اور میلوں تک پہنچنے کے لئے ایک جھاڑی بھی نہیں ہے۔

ریگن - مہربان! چند آدمیوں کے لئے وہ مصیبتیں جو وہ آپ کی سول لیتے ہیں بہترین سبق

ہوتی ہیں۔ آپ اپنے محل کے دروازے بند کر لیں۔ بادشاہ کے ساتھ چلنے

لوگ ہیں سب کسب و کار فساد کرنے والے ہیں جو جان پر کھیل سکتے ہیں عقلی دنیا

کا تقاضا ہے کہ ہوشیار رہا جائے۔ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ لوگ اشتعال نہیں کر

بادشاہ کو کسی حرکت پر آمادہ کر دیں۔ یہ لوگ جو کچھ ان کے کان میں ڈالیں

وہ اسٹک بند کر کے وہی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔

کار نوال - میرے شریف مہربان! نذرانے بند کر لیجئے۔ بڑی بھیانک رات ہے۔

میری ریگن کی راتے ٹھیک ہے۔ طرفان سے بچتے اچھا اندازہ گر پہنچتے۔

(سب چلے جاتے ہیں)

تیسری تمثیل

پہلا منظر

کھلا سیناں اور سماڑیاں

{ طوفان بادلوں کی گرج بجلیوں کی چمک کنٹ اور
{ ایک شریف آتے ہیں۔ دونوں کی ملاقات ہوتی ہے

کنٹ - طوفانی موسم کے علاوہ یہاں اور کون ہے۔

شریف - ایک انسان جو موسم ہی کی طرح براگندہ اور پریشان ہے۔

کنٹ - تم جانے ہوئے آدمی معلوم ہوتے ہو۔ بادشاہ سلامت کہاں ہیں۔

شریف - طوفانی طاقتوں کا ستا ابل کر ہے ہیں۔ وہ جو اس کے جھونکوں کو حکم سے رہے ہیں

کہ زمین کو اڑا لے جائے اور سمندر میں غرق کر دے یا سمندر کی پھری

ہوتی لہروں کو اٹھا کر زمین پر اس طرح چھینک دے کہ سب پانی ہی پانی ہو جائے

تا کہ جو نباتات کا یہ سارا نظام بدل جائے یا فنا ہو جائے۔ کبھی وہ اپنے سفید

بالوں کو زچتے ہیں اور جوا کے شند جھونکے اپنے اندھے غیظ و غضب میں اتار

اڑا لے جاتے ہیں۔ اور بڑا ہاد کر دیتے ہیں۔ اس زار و زبوں انسانوں کی دنیا

میں بیٹھے آدمی اور پانی کی ناہم ٹکرانے والی ٹہیب طاقتوں کو حقیر اور بیچ سمجھ

رہے ہیں۔ اسی طوفانی رات میں جبکہ رکھ کی ماہ جس کے بچوں نے دیکھی کہ

اس کی ساری طاقت سلب کرنی ہے۔ یہی بیٹھی ہے اور خدا کی تلاش میں

کلنے کی ہمت نہیں کر سکتی اور شیر اور بیل پیتے اپنی جلد کو خشک رکھنے کے مخالف

میں بیٹھے پڑے ہیں۔ بادشاہ سلامت ننگے سر اور اُدھر ننگے پاؤں ہیں اور فیسی
 طاقتوں کو لٹکار رہے ہیں کہ وہ آئیں اور اُن کے پاس جو کچھ ہے اُس کو بھی
 لے جائیں۔

کنٹ - لیکن اُن کے ساتھ ہے کرن۔

شریف - کوئی نہیں سوا سفرے کے جو عیب اور اپنی غلطیوں سے اُن کا غم غلط کرنے
 کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔

کنٹ - صاحب! میں تم سے واقف ہوں اور اپنی واقفیت کے بھروسے پر میرے

اتحاد یہ جرات پیدا ہوتی ہے کہ تم سے ایک اہم معاملے پر باتیں کروں۔

سنا ہے البانی اور کارنوال کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ اگرچہ باہمی

مصالحت کی بنا پر اس کو ابھی ہمدردی میں رکھا گیا ہے۔ دونوں کی خدمت

میں ملازم ہیں (جیسے ہر اس شخص کے پاس ہوں گے جو اپنی خوش متبہی سے

تحفت و تاج کی بلندی تک پہنچ گیا ہے) یہ ملازم مسلم ہوتے ہیں لیکن

مہل فرانس کے جاکوس اور بھریوں اور ہائے ملک کے حالات کی بھری پوری

اطلاع رکھتے ہیں۔ مسلم نہیں ان جاکوسوں نے البانی اور کارنوال کی مٹاؤں

اور جھگڑوں میں بالکل سخت بندشوں میں جو دونوں نے ہائے نیک اور

بوڑھے بادشاہ پر عائد کر رکھی ہیں کیا دیکھا یا ممکن ہے ان لوگوں نے جب

کسی اور پر شدید بات کا پتہ لگایا ہو جس کی یہ ظاہری علامتیں ہیں۔ چنانچہ

یہ واقعہ ہے کہ فرانس کا ایک لشکر ہائے اس ٹپا آشوب اور پراگندہ

مال ملک میں آ رہا ہے۔ بلکہ ہماری غفلت اور بے فکری کو اچھی طرح سمجھتے

جوئے لشکر کا کچھ خفیہ طور پر ہائے بہترین بندہ گاہوں میں اتر چکا

ہے اور عنقریب اپنا جھنڈا لہرا کر جنگ کا اعلان کرنے والا ہے۔ اب

تم سے یہ کہنا ہے کہ اگر سیری باتوں کا یقین کر کے تم بڑے ہوتے
 ڈورہ جاؤ وہاں تم کو کوئی نہ کوئی ایسا بل جائے گا جو تم سے یہ خبر پا کر
 تمہارا شکر گزار ہو گا۔ بڑے بادشاہ کو عنایتِ غفلت کیسے پاگل بنانے
 والے صدروں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ میں شریفِ خانمان سے تعلق رکھتا ہوں
 اور سیری حریت اعلیٰ پیمانے پر ہوتی ہے اور مجھے چونکہ تم پر یقین اور اعتماد
 ہے اس لئے یہ کام تمہارے سپرد کرتا ہوں۔

شریف - میں اس مسئلے پر آب سے کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔

کنٹ - نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں۔ یہ سمجھ لو کہ میں اس وقت جو کچھ نظر آ رہا ہوں
 اس سے بہت زیادہ ہوں۔ اس کی تصدیق میں، میں یہ تخیلی کھول کر
 تمہارے سامنے رکھ رہا ہوں۔ اس میں جو کچھ ہے سب لے لو۔ اگر تم
 سے کارڈیلیسا سے ملاقات ہو اور الینان رکھو ضرور مددگی تو اس کو یہ
 انگوٹھی دکھا دینا اور وہ تم کو تباہی لے گی کہ تمہارا یہ دوست کوئی ہے
 جس کو ابھی تم نہیں جانتے۔ خدا کھے اس طوفان سے۔ اب میں بادشاہ
 کو تلاش کرنے جا رہا ہوں۔

شریف - اچھا اتھ سیرے ہاتھ میں دیکھتے۔ اور تو کچھ کہنا نہیں ہے۔

کنٹ - صرت یہ بات جواب تک کی باتوں سے زیادہ اہم اور ضروری ہے وہ یہ تم
 ابھر جانے کی زحمت گوارا کرو۔ میں ادھر جا رہا ہوں۔ ہم میں سے جس کو
 بادشاہ پہلے مل جائیں وہ دوسرے سے بچا کر کہہ دے۔

(دونوں الگ جاتے ہیں)

دوسرا منظر

وہی کھلا میدان اور جھاڑیاں۔ دوسری طرف۔ طوفان کا شور مچا رہی ہے۔
قیصر اور مسخرہ آتے ہیں۔

لیئسر۔ ہاں آئندھو! اور نرد بھرو اور اپنے گلے پھاڑو۔ اپنا پوند اغیظا دکھاؤ۔ اے
آدمی پانی کے خوفناک دیوتاؤں کی کھول کر پانی برسائو۔ یہاں تک کہ عبادت
گاہوں کے بلند منارے اور موسم مناسب غرقاب ہو جائیں اور اے آسمان
کے گندھکی شمشو! بجز انسان کے خبیث ال سے بھی زیادہ تیز کام کرنے
جو اور جو شاہ بلوطا کے تنوں کو جبر دینے والی بھلیوں کے پیش رو ہو آؤ
اور میرے اس سفید سر کو مٹھلیں ڈالو۔ اور اے ساری کائنات کو مٹانے
والی بادل کی گرج ہماری گول زمین کو وہ چھٹی ہو کر رہ جائے قدرت کی تمام
بنائی ہوئی شکلوں کو بگاڑو سے اور ان تمام عناصر کو فنا کرنے جن کی ترکیب
سے یہ ناشکر گزار انسان پیدا ہوا ہے۔

مسخرہ۔ اور ہے جہا جان! خشک اور مکان کے اندھ کی چٹری خالی باتیں باہر کے اس
طوفان پانی سے بہت بہتر ہیں۔ اچھے جہا جان! کھل کے اندھ چلئے اور اپنی
صاحبزادی کی دُعا تیں لیجئے۔ یہ تو ایسی رات ہے جو یہ عقلمندوں پر کس
کھاتی ہے نہ، حقوں پر۔

لیئسر۔ بادل ہیٹ بھر گرج۔ بھلیو آگ، گلو، اور اے پانی ٹر سلاہہ برس! پانی
ہوا، گرج۔ بھلی! تم میری بیٹیاں نہیں ہو۔ اے قدرت کے اندھ میں تم پر
۔ پدمی کا اور ام نہیں لگانا میں نے تم کو اپنی سلطنت نہیں بخشی۔ تم کو اپنی اولاد
نہیں کہا میری نر ماہرواری تم پر فرض نہیں ہے جتنا جی چاہے مجھ پر اپنے

مذاب ناول کر۔ میں یہ کھڑا ہوں۔ تمہارا تابعدار مجلس کمرہ بے میں بڑھا
 آدمی جس کو سب حقیر سمجھتے ہیں۔ پھر بھی آٹھا کہوں گا کہ تم ذلیل حکم بزار غلام
 ہو جنہوں نے روزی بیٹیوں کے ساتھ مل کر ایسے بڑے سفید منہ کے غلام
 اپنی ساری زور آجاتیوں سے کام لے رہے ہو۔ ہاتے ہاتے کسی صحبت
 ہے!

مسخرہ - جس کے پاس سر چھپانے کے لئے گھر ہو اس کو گھننا چاہئے کہ اس کو مضبوط لہجے
 کی خوش بول گئی ہے۔

جو شخص اپنے ہاتوں کی انگلیوں کو رو جھک رہتا ہے جہاں اپنے دل کو دینا چاہتے اور
 ایک دن گھنٹوں کی تکلیف سے بے عین ہوتا ہے اور اس کو نیند کے بدلے
 بے خوابی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔۔۔ کیونکہ اب تک کوئی خوبصورت
 عورت ایسی نہیں پیدا ہوئی جو آئینہ دیکھ کر طرح طرح کا شہ نہ بناتی ہو۔

لیٹسر - نہیں میں دنیا میں صبر کی مثال قائم کریں گا۔ اب میں اپنی زبان سے کچھ نہ
 کہوں گا۔

(کنٹ آتا ہے)

کنٹ - کون ہے؟

مسخرہ - قسم ہے اس جگہ ایک عقلمند ہے ایسا ایک احمق۔

کنٹ - آہ! سرکار آپ یہاں ہیں۔ جو وحشی جانور رات کے ساتھ اس اور گفت

رکھتے ہیں وہ بھی ایسی راتوں سے پناہ مانگتے ہیں۔ یہ غضب ناک آسمان

اندھیرے میں گشت لگانے والی مخلوقات کے دنوں میں بھی وحشت پیدا

کریں کہ ان کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ اپنے دنوں کے اندر رہیں۔ جب سے

میں نے ہوش سنبھالا ہے بجلی کے ایسی کوندے بادل کی ایسی ٹڈنڈوئی گرجا رہی

شور ہوا اور بارش کی ایسی آوازیں یاد نہیں کہ کبھی سنی ہوں۔ قدرت کی دی ہوئی انسانی طاقتیں اس عذاب اور اس ہیبت کو برداشت نہیں کر سکتیں۔

لیتے۔ لے آسمان کے نزدیک ذرا تاڑو جو ہم پر یہ ہیبت ناک نصیب نازل کئے ہوئے ہو اب اپنے دشمنوں کو تلاش کرو۔ لے کہنت جس نے نہ جانے کتنے جرائم کئے ہیں جو ابھی پوشیدہ ہیں اور جن کی سزا عدل و انصاف کی طرف سے ابھی نہیں ملی ہے۔ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ تو اپنے انجام سے کانپ اٹھے۔ لے خوفی ہاتھ اپنے کو چھپالے۔ لے جھوٹی قسم کھانے والے! لے نیک آدمی کی شکل میں خبیث جو حرام کلمہ ہے۔ لے بے بخوبی تم سب تھراؤ۔ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں تم نے ہر ذرہ میں ہتھ پا کر خوب گناہ کئے ہیں اور آدمی کی جان لینے کے لئے سزا پیش کی ہیں اپنے چھپے ہوئے گناہوں پر سے اب ہر غصے پہاڑ کر ڈھک دو اور یہ آسمان کی ہیبت ناک طاقتیں جو تم کو یا زبریں اور سزا کے لئے طاری ہیں۔ ان سے رحم کی درخواست کرو۔ میں تو ایک ایسا پانسیب ہوں جس نے خود کم ظلم کئے ہیں اور جس کے ساتھ زیادہ ظلم کئے گئے ہیں۔

کنٹ۔ اسوس۔ یہ ہریم اور بادشاہ ننگے سر! میرے اچھے آقا! یہاں سے قریب ایک جھونپڑا ہے جو آپ کو اس طوفان سے کچھ عافیت دے سکتا ہے کپ وہاں آکر اس آواز میں اس مکان میں جھاننا ہوں جو ان پتھروں سے ابھی زیادہ خدمت ہے جن سے اس کی تعمیر ہوئی ہے اور جہاں سے مجھے ابھی نکالا گیا ہے جب کہ میں آپ کے چلے جانے کے بعد آپ کی تلاش میں دوبارہ گیا تھا۔ میں وہاں بھر جانا ہوں اور ان لوگوں کو ہمراہ کرتا ہوں کہ وہ کچھ دیر کے لئے ہم کو تھوڑی سی بناؤں۔

لیسٹر۔ میرے خوابسے جا رہے ہیں۔ ابو حراؤد میرے بچے۔ کیا مال ہے بچے! سڑی لگ رہی ہے۔ میں غزہ ٹھٹھرا ہوا باہوں۔ میرے دوست! وہ جھونپڑا کہاں ہے۔ زندگی کی ضرورتوں کا بھی ڈھنگ نہ لالہ ہے۔ جب وقت پڑتا ہے تو حقیر سے حقیر قیمتی معلوم ہونے لگتی ہیں۔ آؤ چلو۔ وہ جھونپڑا کہاں ہے۔ اے میرے شہریر کھڑے! میرے دل کا ایک جفتہ ابھی تیرے لئے پریشان ہے۔

سخرہ۔ (گھٹاتا ہے) جو مال کے سوا ہتھوڑی سی عقل بھی رکھتا ہے۔ وہ ہوا اور ہلاکی بڑا نہیں کرتا ہے۔ وہ اپنی نقد پر ہر ترسوت کرتا ہے۔ کیونکہ مینٹہ تو روز پرستہ ہی رہتا ہے۔

لیسٹر۔ ہاں بچے تو بچ کہتا ہے۔ جلو ہم کو اس جھونپڑا میں لے چلو۔
(لیسٹر اور کنٹ چلنے جاتے ہیں)

سخرہ۔ یہ تو بڑی بھبانگ رات ہے۔ اچھا چلنے سے پہلے میں ایک پیشین گوئی کرتا ہوں۔ جب امراء و درباروں کو ان کا فن سکھانے لگیں گے اور کوئی آگ میں جلایا نہ جائے گا سوائے عقیدتوں کے عاشقوں کے جب قانون کی زد سے ہر مقدمہ درست ہو گا۔ جب کوئی مجاہد برس اور اس کا پیش خدمت قرض دار نہ ہو گا۔ جب زبانوں پر ضیعت اور بد گوئی نہ ہوگی جب جیب کترے بھیڑوں میں آنا چھوڑ دیں گے۔ اس وقت انگلستان کی ولایت میں بڑا منشاؤ اور غل پیدا ہو گا۔ پھر وہ زمانہ آئے گا جب چلنا اپنے پاؤں سے ہو گا اور جڑ زندہ رہے گا وہ یہ زمانہ دیکھئے گا۔ یہ پیشین گوئی حراؤن کرے گا کیونکہ میں اس سے پہلے گذرا ہوں۔ (چلا جاتا ہے)

تیسرا منظر

گلو سٹر کا محل

گلو سٹر اور ایڈمنڈ: داخل ہوتے ہیں

گلو سٹر۔ افسوس! افسوس! ایڈمنڈ! مجھے یہ خلافتِ نطرت سلوک گورا نہیں ہو سکتا۔ جب میں نے ان لوگوں سے درخواست کی کہ مجھے بادشاہ کے ساتھ ہمدردی کرنے کی اجازت دی جائے تو انہوں نے مجھ سے میرے مکان کا حق چھین لیا اور اس پر غرور قابض ہو گئے اور مجھے اپنے عتاب کی دھمکی دے کر حکم دیا کہ میں نہ تو بادشاہ کا کوئی ذکر کروں نہ اس کے لئے سفارش کروں اور نہ اس کی کسی طرح سے کفالت یا مدد کروں۔

ایڈمنڈ۔ بڑی وحشیانہ اور غیر نظری بات ہے۔

گلو سٹر۔ خیر دار اہم کسی سے کچھ نہ کہنا۔ دونوں ڈیڑک کے درمیان شدید مخالفت پیدا ہو گئی ہے اور اس سے بھی زیادہ نازک بات یہ ہے کہ آج ہی رات مجھے ایک خط ملا ہے جس کا ذکر کرنا کئی خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ میں نے خط کو اپنی محفوظ الماری میں مقفل کر دیا ہے۔ جتنی اذیتیں اس وقت بادشاہ کو برداشت کرنا پڑ رہی ہیں ان سب کا انتقام لیا جائے گا۔ فوج کا ایک دستہ یہاں اتر کر اپنے پاؤں جما چکا ہے۔ ہم کو بادشاہ کا حامی رہنا چاہئے۔ میں اس کی تلاش میں مہاتا ہوں اور خفیہ طور پر اس کو آرام پہنچانے کا بندوبست کرتا ہوں۔ تم جاؤ اور ڈیڑک کو باتوں میں نہ پھلائے رہو تاکہ بادشاہ کے سامنے میرا نیک سلوک اس پر ظاہر نہ ہونے پائے۔ اگر وہ میرے بارے میں پوچھے تو کہہ دینا کہ میری طبیعت خراب ہے اور میں سو گیا ہوں۔ چاہے

میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے جیسا کہ مجھے دھمکا جا گیا ہے لیکن میرے نہانے
 آکا پادشاہ سلامت کی مدد ضروری ہے۔ کوئی شخص مادمہ پیش آنے والا
 ہے۔ ایڈمنسٹریٹو کے لئے ہوشیار رہنا۔

(چلا جاتا ہے)

ایڈمنسٹریٹو - اس ہمدردی اور حمایت کی اطلاع جس کی تم کو ایسی سخت مزاحمت کی گئی تھی
 ٹیڑھ کو فوراً دی جائے گی اور اس خط کی بھی اطلاع۔ یہ تو انعام کے فاتح
 کام ہو گا جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جو کچھ میرا باب کھوئے گا وہ میں پاؤں گا۔
 سب کا سب۔ جب ہتھے کو زوال آتا ہے تو رخاں کا عروج ہوتا ہے۔
 (چلا جاتا ہے)

چوتھا منظر

کھلمیدان۔ جمائیاں۔ ایک چھوٹے کے سامنے

طوفان جاری ہے

تیر۔ کنٹ اندر سترہ داخل ہوتے ہیں

کنٹ - یہی وہ جگہ ہے میرے آقا میرے مہربان آقا! اندر چلتے۔ کھلمیدان میں طوفانی
 رات کا یہ تہر ایسا نہیں ہے کہ ایشیا کی نظرت اس کی شناخت کر سکے۔

لیئس۔ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔

کنٹ - میرے اچھے آقا! اندر چلتے۔

لیئس۔ میرا دل توڑ کر دو گے۔

کنٹ - اس سے بہت جلد کہ میرا دل توڑ جائے۔ میرے اچھے آقا اندر چلتے۔

لیئس - تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ خود طوفان ہماری ٹیڑھ کی جلد کو توڑ رہا ہے اور

جاناں برداشت ہے۔ نکالے لئے ایسا ہی ہو گا لیکن جہاں بڑا آزاد اپنا
 تسلط جاتے ہوئے ہوتا ہے وہاں چھوٹا آزاد محسوس کی نہیں ہوتا۔ تم رکبھ
 کے سامنے سے بھاگ کھڑے ہو گے لیکن بھاگتے ہوئے راستے میں کوئی
 غضب ناک سترہ عائلی ہو تو تم رکبھ کے ٹھہر میں جا کر مقابلہ کرنے پر آمادہ
 ہو جاؤ گے۔ جب انسان کا دل نکر سے آراہ ہوتا ہے تو اس کا جسم نازک
 اور حساس ہو جاتا ہے۔ میرے دل میں جو طوفان برپا ہے اس نے میری
 جہاں قوتوں سے تمام احساس سنب کر لیا ہے۔ سو اس احساس کے جویرے
 دل میں ٹپٹپ بچاتے ہوئے ہے۔ اولاد کی ناشکر گنداری! یہ ایسا ہی ہے
 جیسے پر شہ اس ہاتھ کو پھاڑ کھاتے جو کھانے کا فرالہ بنا کر اس کو دیتا ہے
 لیکن میں اس کی پوری سزاؤں گا۔ میں اب زیادہ نہیں روتوں گا۔ اسی
 بیجا تک رات میں مجھے گم سے باہر کر دیا! ٹوٹ کر بس لمے میں ہم سخت
 کروں گا۔ اسی خطرناک رات میں! ارے رنگین! ارے گونل! تمھارا بڑھا
 شفیق باپ میں نے سچے دل سے جو کچھ اس کے پاس تھا سب تم کو عے کیا۔
 یہیں سے میرے جنوں کی اجراء ہوتی ہے۔ مجھے اس خیال کو دل سے دور
 رکھنا چاہئے۔ سب اب اس کا کوئی نوکر نہ ہو گا۔

کنٹ - اچھے آتا! اندر چھتے۔

لیتیر - خدا کے لئے تم خود اندر چلے باؤ۔ اپنے لئے پناہ ادا آسائش کا بندوبست
 کرو۔ یہ طوفان تو مجھے اتنی بھی ٹہلت نہیں دیتا کہ میں ان اسباب پر غور کروں
 جو مجھے زیادہ دکھ پہنچا رہے ہیں۔ جگر میں بھی اندر چلتا ہوں (سحر سے)
 چلو بچتے تم پہلے اندر چلو۔ بے خانان محتاج۔ تم پہلے اندر چلو۔ میں پہلے بٹھا
 مانگوں گا اور تم کے بندہ سوؤں گا۔

(سفرہ اند جاتا ہے)

لے ننگے اور بٹو کے بغیر بیو! جہاں جہاں تم جو اور اس بے رحم طرف ان کے
 صد سے اٹھا رہے ہو کھائے ننگے سر جن کے اوپر کوئی جھٹ نہیں اور تھار کے
 بٹو کے بدن تھاری بھٹی ہوئی گڈیاں جن میں سینکڑوں شہداء ہوں گے
 تم کو ایسے شدید برہمنوں سے کیسے محض نظر رکھ سکتے ہوں گے۔ انہوں نے
 اس پر بہت کم دھیان دیا۔ اے دولت و عزت والو! اس سے لے لے لے
 کی فدا کرو۔ اپنے کو کبھی کبھی مصیبت میں ڈال کر اس آواز کو محسوس کر دو جو یہ
 پانصیب زندگی بھر مذاشت کرتے رہتے ہیں تاکہ اپنی دولت ادا سائیں کا
 قابل جہت ان کا اندر کر کے یہ ثابت کر سکو کہ تضا و قدر اتنے بے انصاف نہیں
 ہیں جتنا کہ ان کو سمجھ لیا گیا ہے۔

ایڈگر۔ (اند سے) ڈیڑھ بیٹی، ڈیڑھ بیٹی پانی، غریب نام۔

(سفرہ جھاگ کر جھونپڑے سے باہر نکل آتا ہے)

مسفرہ۔ جہاں ان خبردار اندر جاتا، یہاں تو کوئی بھوت ہے۔ ارے مجھے بچاؤ
 مجھے بچاؤ۔

کنٹ۔ میرے ہاتھ میں ہاتھ دو۔ اندر کون ہے۔

مسفرہ۔ بھوت ہے بھوت۔ کہتا ہے اس کا نام غریب نام ہے۔

کنٹ۔ ارے تو کون ہے جو جھونپڑے میں چھپا ہوا اڑتا رہا ہے۔ باہر نکل۔

ایڈگر۔ یہاں سے بھاگو، اناک بھوت میرا بچپا کر رہا ہے، تیز نکلے کاشوں کی

جھاڑی میں سے بڑی سرد ہوا آ رہی ہے۔ ہوں! سرد بستر بھاگو
 پڑو جو اور اپنے کو گرم کرو۔

لیسٹر۔ کیا تو نے بھی سب کچھ اپنی بیٹیوں کو دے دیا ہے اور اس سال کو بیچ گیا ہے

ایڈگر۔

غریب تمام کو کون کچھ دیتا ہے جس کو ناپاک بھوت آگ اور شعلوں گھاٹوں اور گن ابوں کی چڑا اور دلدل میں سے بھجیا کرتا ہوا یہاں تک لے آیا ہے۔ اس بھوت نے اس غریب کے سر پر نئے چھریاں نشست گاہ بردستی کے پتہ سے رکھ دئے اور دیا میں چڑھے کا زہر ملا دیا۔ اس نے اس کے دل میں گھنٹا پیدا کر کے اس کو ایک ڈنگی چلنے والے سبز گھوڑے پر سوار ہونے پر آمادہ کیا تاکہ وہ چار چار پانچ کے ٹکڑوں کو ہار کر خود اپنی پرچھا میں کو ہانپی سمجھ کر اُس کا بھجیا کرتے رہیں خدا ترے جو اس غم کو محفوظ رکھے۔ غریب نام سڑدی سے جا جا رہا ہے۔ اڑت۔ اڑے۔ اڑے۔ خدا تجھ کو ٹوٹتے ہوئے ستاروں کے غضب سے بچائے۔ غریب نام کو کچھ خیرات دو۔ جس کو ناپاک بھوت ستارہا ہے۔ میں نے اس کو پکڑ لیا۔ یہ رہا اور یہ رہا اور یہ رہا۔ (طوفان کا شور جاری ہے)

لیٹسر۔ اڑے کیا اس کی بیٹیوں نے، اس کی یہ حالت کر دی ہے کیا تو نے اپنے لئے کچھ نہ رکھا۔ کیا ان کو سب کچھ نئے ڈالا۔

مسخرہ۔ نہیں ایک کیل بچار کھا! نہیں تو اُس کو آ نکھ اٹھا کر دیکھتے ہوئے بھی ہم کو شرم آتی۔

لیٹسر۔ وہ تمام آفتیں اور وبا ہیں جو انسان کی بدکاریوں کی سزا کے لئے نفا میں منڈلا رہی ہیں وہ سب تیرے بیٹیوں پر نازل ہوں! حضور اس کے بیٹیاں نہیں ہیں۔

لیٹسر۔ اے موت۔ اے خدا! احسان فراموش بیٹیوں کے سوا کوئی اتنا دانش کو اُس کی نظری سالت سے اتنا پست نہیں کر سکتی تھی۔ کیا یہ عام بستر ہو گیا ہے کہ گھر سے نکالے ہوئے باپوں کے بدن ایسی بے رحمیوں کے شکار

رائیں۔ لے انصاف۔ بدلے! یہ وہی دن ہے جس نے اپنا خون چلا کر
پلکیں لٹکی طرح اُن خونِ آشام، ٹیوں کو جنم دیا اور پالا ہے۔

ایڈگر۔ پہلی کاک بیٹھا تھا۔ پہلی کاک پہاڑی پر۔

اُسے اُسے — اُسے اُسے

مسفرہ۔ یہ سزوات تو ہم سب کو احمق اور پاگل بنا کر رکھ لے گی۔

ایڈگر۔ ناپاک تجبوت سے ہوشیار رہو۔ اپنے والدین کا کہنا مانو۔ ایمان داری کے ساتھ

اپنی کئی مہلتی بات پر قائم رہو۔ قسمیں نہ کھاؤ۔ ذوقِ برق لباس اور آرائش

سے دل نہ لگاؤ۔ غریبِ نامِ سرزدی سے ٹھٹھرا جا رہا ہے۔

لیٹسر۔ تو اس سے پہلے کیا تھا۔

ایڈگر۔ ایک قدر سنگار جس کے مزاج میں غمزدہ تھا میں اپنے ہاروں کو سُٹوا کر گھونگلی مالے

بناتے رہتا تھا۔ ٹوپی میں اپنی مجبورہ کے دستانے رکھتا تھا جو باہر نکلے رہتے

تھے جتنی بائیں سٹھ سے نکلتی تھیں اتنی ہی قسمیں کھاتا تھا۔ اور تقاضا و قد سے

پاگل بے خوف ہو کر اپنی ہاتوں سے پلٹ جاتے مجھے دیر نہ لگتی تھی چونکہ ہر روز

کے خیالات دل میں لے کر میں سُٹواتا تھا اور جب جاگزیان تھا تو اُن پر عمل کرتا تھا۔

شراب سے مجھے بڑی رغبت تھی اور چرتے سے عشق تھا اور عورت کے

سناٹے میں مُڑکوں کو مات کسے جوتے تھا۔ دل کا زہا ہانا اور کان کا کچا تھا اور

میرے ہاتھ خوریز تھا۔ کارہلی میں سودا بچہ دی میں لودھی، حرمی دہوس میں

بھیرا، پاگل پن میں کُٹا اور شیکل مارنے میں شیر تھا۔ قسمتی بختیوں کی بھر پور

۱۵ ایک چڑیا جس کی بابت مشہور ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اپنی جنمائی کا خون چلا کر

پالتی ہے۔

اور شیخی بیہوشات کی سرسراہٹ سے ہبک کر کسی عورت سے اچھا معلوم دل نہ لگاؤ۔ قرض خواہ کی کتابوں میں دیکھا کرنے سے اپنی نظم کر دو اور ناپاک خبر تک کا مقابلہ کرنے رہو۔

جو ٹیڑوں سے سٹو ہوا تئیں جلی آ رہی ہیں۔ سرائیں۔ سائیں۔ بسک تین لکھی ہیں!

(طوفانِ باری ہے)

آسمان کی این آفتوں کا ننگے بدن مقابلہ کرنے سے تو بہتر تھا کہ تو اپنی قبر میں آرام کرتا ہوتا۔ کیا انسان کی حقیقت بس یہی ہے۔ ذرا اس کی حالت پر اچھی طرح غور کرو تو رشیم کے لئے رشیم کے کیزوں کا احسان مند نہیں ہے۔ تو نے پوسٹین کے لئے کسی جانور یا ان کے لئے بھڑوں کی ہست نہیں اٹھائی اور نہ خریشوں کے لئے کسی بی یا دزدی کا شکر گزار ہوا۔ یہاں ہم تین آدمی ہیں جو تصنع اور ریاکاری کی دنیا میں تلے ہیں۔ تو نظری صورت میں ہے۔ پہلی انسان اگر آرام و آسائش کے عنصر علی اسباب تبتیا نہ ہوں تو انسان کی حقیقت اس سے زیادہ نہیں۔ ایک بیچارہ ننگا دو ٹانگوں کا جانور تبتیا کہ جو اس وقت ہے وہ جو۔ منع ہو۔ مانگے ہوئے عارضی سرور سامان! کوئی میرے پیہاں کے ٹکٹے کھول دے۔

دکڑے، نوج کر سیکھنے لگتا ہے

خدا کے لئے چاہا جان۔ صبر کیجئے۔ ایسی خراب بات میں خیر نہیں جاسکتا۔ اس وقت تو کسی دیرانے میں تھوڑی سی آگ غنیمت ہوتی، چاہے اس میں تھی گرمی ہوتی جتنی کہ کسی تھوس ہرست عاشق کے دل میں ہوتی ہے۔ جس کا سارا جسم سرد ہوتا ہے۔ اس ایک تھکی سی چنگاری ہوتا ہے۔ لیجئے۔ ایک ملتی پھرتی آگ ہماری طوفان آ رہی ہے۔

مسخرہ -

ایڈیٹر۔

یہی وہ ناپاک بھرت ہے جس کا نام کتاب میں نلی برنی گبت ہے۔ رات کو آگ بجھ جانے کے بعد سے شیخ کو مریخ کی پہلی بانگ تک اپنا یہ عمل کرتا رہتا ہے۔ بھی مریخ یا بند پیدا کرتا ہے۔ اسٹیکٹوں کو بھینگی کر دیتا ہے اور ہونٹوں کو نیچے لٹکا کر بد مشورت بنا دیتا ہے۔ سپید گہوڑوں کو پھینڈ لٹکا کر خراب کر دیتا ہے اور زمین کی منسوم مخلوقات کو طرح طرح کے آوارہ بیچتا ہے۔

بھرتوں کو قابو میں کرنے والا تین مرتبہ گشت

لٹکا چکا ہے۔ راستے میں ٹڈاؤ لے کر آبیوں کی

ٹائن اپنے فوجوں کے ساتھ گھوڑے پر سوار

اس کو ملی۔ اس نے ڈائن کو اترنے کا حکم دیا

اور اس سے قسم لی کہ اب وہ کسی کو دستانے ملی۔

کنٹ۔ اب مالی جاہ کی طبیعت کیسی ہے۔

(گلو سٹر ایک مشعل لئے آتا ہے)

لیٹس۔ یہ کون ہے؟

کنٹ۔ کون ہے۔ تم کیا تلاش کر رہے ہو۔

گلو سٹر۔ یہ تم سب کون ہوا اپنے نام بتاؤ۔

ایڈیٹر۔ غریب تمام جو تیرے ہوتے ہیں ڈاک اور بینڈ کیا اور میڈیک کے بیچے دیو اور اور

پانی کی جھپکیاں کھاتا ہے اور جب ناپاک بھرت اس پر سوار ہوتا ہے تو غصے میں

گورسلار کی جگہ کھاتا ہے۔ پڑھے چڑھے اور گندے پانی کے گلاہوں میں

رہنے والے کتوں کو گل جاتا ہے جو ایک صوبے سے دوسرے تک کڑے

کھانا بھرتا ہے۔ جس کو کبھی کاٹھ مارا یا جاتا ہے۔ کبھی قید خانے میں جھونک دیا

جاتا ہے جو کبھی تین تین جوڑے کپڑے بدلتا تھا جس کے پاس چھ چھ بیسیں

تھیں سواری کے لئے گھوڑا تھا اور گانے کے لئے ہتھیار لیکن اب میں ترستا
سال سے بڑھ چکا اور گھوڑے اور اس قسم کے چھوٹے چھوٹے جانور تمام کی کھانسی
رہتے ہیں۔ ہوشیار دیکھو میرے بیٹھے بیٹھے وہ بھوت چلا آ رہا ہے۔ آدے
ٹپاک بھوت! انا چین لے اور چین لینے دے۔

گلوٹر -

کیا حضور کو ان سے بہتر لوگوں کی صحبت نہیں ملی۔

ایڈگر -

تاریخی کا شہزادہ شریف آدکی ہے۔ خود اور آہو اس کے نام ہیں۔

گلوٹر -

میرے آنا! ہمارا خون۔ ہماری اولاد اسی ناطقت ہے کہ جس نے اُس کو جنم
دیا اس سے وہ نفرت اور صداقت رکھتی ہے۔

ایڈگر -

غریب تمام سردی کھا رہا ہے۔

گلوٹر -

میرے ساتھ اندر شریف لے چلئے۔ میرا فرض گوارا نہیں کرتا کہ میں آپ کی
صاحبزادوں کے بے رحمانہ احکام کو مانوں اگرچہ اُن کا قطعی حکم ہے کہ میں آپ
کے لئے اپنے درد لائے بند رکھوں اسی لئے اس طوفانی رات کی تمام آہستہ
بھیٹنے کے لئے چھوڑ دوں۔ میں ہمت کر کے آپ کی تلاش میں یہاں تک آیا
ہوں۔ اس نیت سے کہ آپ کو ایسی جگہ لے چلوں جہاں آگ اور کھانا
دونوں تیار ہوں۔

لیئٹر -

میں پہلے اس گیانی سے کھانا نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ اچھا بادل گر جئے گا کیا
سبب ہے۔

کنٹ -

میرے آنا! آپ کی دعوت قبول کیجئے اور امداد چلئے۔

لیئٹر -

میں اس ٹونانی گیانی سے درد پائیں کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کو کس علم سے
خاص دلچسپی ہے۔

ایڈگر -

بھوت کو کس طرح تازہ میں رکھا جائے اور کپڑے کپڑوں کو کیسے ملایا جائے۔

ایڈگر -

کنٹ - حضور! بادشاہ سلامت سے پھر اصرار کیجئے کہ وہ آپ کے ساتھ چلیں۔ اُن کے خراس کا شیرازہ بگھڑ رہا ہے۔

گلو سٹر - ہم اُن کو اس کے لئے الزام نہیں دے سکتے۔ اُن کی بیٹیاں اُن کی موت کی خواہاں ہیں۔ آہ! شریف کنٹ کا کہنا یاد آ رہا ہے۔ اس نے صاف صاف کہا دیا تھا کہ یہی ہونے والا ہے۔ آج اس کے لئے وہ غریب جلا وطن ہے۔ آپ کہتے ہیں بادشاہ سلامت باگل ہورہے ہیں۔ میں خود باگل ہو چکا ہوں۔ میرا ایک بیٹا تھا۔ میں نے اس کو عاق کر دیا ہے۔ وہ میری جان لیوا چاہتا تھا۔ یہ ابھی حال کی بات ہے۔ دوست میں اس کو بہت چاہتا تھا۔ کوئی باپ اپنے بیٹے کو اتنا نہیں چاہ سکتا (طوفان جاری ہے) یہی بات یہ ہے اس غم نے میرے خراس منتشر کرتے ہیں کیسی بھیانک رات ہے! میں حضور سے التجا کرتا ہوں۔

لیڈر - آدھے صاف کرنا۔ نیک نفس گیانی آپ بھی میرے ساتھ چلیں۔

ایڈگر - قیام سردی کھا رہا ہے۔

گلو سٹر - مرد خدا تم اس جھونپڑے کے اندر چلے جاؤ۔ وہاں گرم رہو گے۔

لیڈر - آؤ ہم سب اندر چلیں۔

کنٹ - اس دل سے چلتے میرے آتا۔

لیڈر - اس کے ساتھ۔ میں ہمیشہ اس گیانی کے ساتھ رہوں گا۔

کنٹ - حضور! آپ ان کی دلجوئی کریں۔ اگر وہ اس شخص کو ساتھ لے چلنا چاہتے ہیں تو لے چلتے دیجئے۔

گلو سٹر - آپ اس کو ساتھ لے چلتے۔

کنٹ - آؤ۔ ہمارے ساتھ چلو۔

لیتے۔ آذربائیجان کے گیانی۔

اب ہم میں سے کوئی کچھ نہ بولے سب خاموش رہیں۔

ایڈیٹر۔ آئیڈیئر سے عمل میں داخل ہوا۔ اس کا قول تھا خاموشی۔ شرم شرم! میری ناک

میں کسی برطانوی کے غرور کی تہک آرہی ہے۔

(سب جاتے ہیں)

پانچواں منظر

گلو سٹر کا محل

(کارول اور ایڈمنڈ آتے ہیں)

کارول۔ قبل اس کے کہ میں اس کے گھر سے رخصت ہوں۔ میں اس سے اپنا انتقال لے کر رہوں گا۔

ایڈمنڈ۔ مگر میرے آقا! لوگ مجھ کو طاعت کر س گئے کہ حضور کی وفاداری میں میں فطری جذبات کے مطابق کوششوں کو قبول کیا۔ ایک نامعلوم خطرے کے خیال سے میرا دل دھڑک رہا ہے۔

کارول۔ اب میں سمجھا کہ تمہارے بھائی کے دل میں اس کے قتل کا جذبہ پیدا ہوا تو وہ فطرت اُس کی بڑی طبیعت کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ خود ہاپ کے کردار میں نمودار تھا جس کا تعلق ہڈی کا ٹھنک ہوا۔

ایڈمنڈ۔ میری قسمت بھی کیسی ظالم ہے کہ مجھے اپنے کئے پر سمجھنا پڑا ہے۔ ہاں ہے ماہانہ ہانٹا ہوں کہ جو کچھ میں نے کیا حق بجانب تھا۔ یہ ہے وہ خط جس کا تذکرہ انہوں نے کیا تھا اور جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کو اس سزا میں کا پورا علم ہے۔ ہاں فرانس کے غناؤ کے لئے فرانس کے طرفدار ہیں۔ کاش یہ

خدا کی ذمہ داری یا مجھے اس کا علم نہ ہوتا۔

کارنوال - آؤ میرے ساتھ، بگم کے پاس چلو۔

ایڈمنسٹریٹر - اگر اس خط کا مضمون سچ ہے تو آپ کو بڑی آرزو سے ہم سے ملنا ہے۔

کارنوال - غلط ہو یا صحیح اس نے اب تم کو گھوسٹر کا امیر بنا دیا ہے۔ جاؤ دیکھو تمہارا باپ کہا

ہے تاکہ اس کی گرفتاری کا انتظام کیا جائے۔

ایڈمنسٹریٹر - (الگ)

اگر بادشاہان و ملوک جیتے ہوئے مجھے ملے تو پھر ٹیڑھ کا شہہ اور

بھی پختہ اور مضبوط ہو جائے گا۔ میں اپنی وفاداری اور خیر خواہی کے راستے

میں ثابت قدم رہوں گا، چاہے خون کی محبت کے تقاضے اور اس کے خیریاں

کیسی ہی کشمکش کیوں نہ ہو۔

کارنوال - میں تم پر پورا بھروسہ رکھوں گا اور پھر تم مجھ کو شفقت میں باپ کے کہیں

زیادہ پاتے گے۔

(جاتے ہیں)

چھٹا منظر

گھوسٹر کے محل سے ملحق کھلیان کے چنگل میں ایک کمرہ

(گھوسٹر، ایئر کنٹ، مسخرو اور ایڈگر داخل ہوتے ہیں)

گھوسٹر - آسمان کے نیچے کھلے میدان سے یہ جگہ کہیں بہتر ہے۔ آپ لوگ اس کو قبول

فرمائیے اور خدا کا شکر ادا کیجئے۔ میں آپ کے آداب اور آسائش کے اسباب

میں جو کچھ اپنا کر سکتا ہوں اس کا انتظام کرتا ہوں۔ مجھے زیادہ دیر نہ

لگے گی۔ ابھی آتا ہوں۔

کنٹ - بادشاہ کے ہوش و حواس پر ہوجان اور باسبری نے غلبہ پا لیا ہے۔ دوتا اس نیک سلوک کا آپ کو قید دیں۔

(گلو شریانا ہے)

ایڈگر - وہ نبوت فراتر ٹیٹھے پکار رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ تیر دوزخ کی کھیل میں جھیلیوں کا شکار کر رہا ہے۔ اے بھولے بھالے خدا کا نام لے اور بھگت سے خیر دار رہ۔

مسخرہ - چچا جان! مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ ایک پاگل شریف زادہ ہوتا ہے یا اس کا نا ابدال آسامی۔

لیٹسر - بادشاہ ہوتا ہے۔ بادشاہ!

مسخرہ - نہیں۔ وہ ایک ادنیٰ آسامی ہے جس کا بیٹا شریف زادہ ہو گیا۔ وہ آسامی پاگل ہے جو خود شریف زادہ ہونے سے پہلے اپنے بیٹے کو شریف زادہ دیکھنا چاہے۔

لیٹسر - ایک ہزار سترخ دیکھتی ہوئی سلاخیں لئے ان پر ٹوٹ پڑیں۔

ایڈگر - ناپاک بھرت سیری بیٹھ کاٹے ٹال رہا ہے۔

مسخرہ - وہ پاگل ہے جو یہ سمجھے کہ بیٹھ بیٹھے کو ترسیت نے کہ نیک غصطت بنا یا جا سکتا ہے یا جو اس دھوکہ میں رہے کہ گھوڑا ہمیشہ تند دست رہے گا یا جو لوٹنے کے دعویٰ عشق اور پیشہ و روزگارت کے عہد و بیان پر اعتبار کرے۔

لیٹسر - جی ہو گا میں بے درد بیخ ان پر عدالت کے روز و الزامات عائد کروں گا۔

(ایڈگر سے) اور آؤ۔ آے لاکن تاخیری یہاں بیٹھتے۔ (مسخرہ سے) اولے

نا نشمنہ تم یہاں بیٹھو — اور لے لڑاؤں تم دونوں حاضر عدالت ہو۔

ایڈگر - دیکھو۔ وہ وہاں کھڑا گھوم رہا ہے۔ بیگم! کیا تم کو عدالت میں نہ بھولدی کے

وقت بھی دیکھنے والی آنکھوں کی ضرورت ہے۔ اسے بے بس دنیا پارک کے
میرے پاس آ۔

مسخرہ - اس کی ناؤ میں سُودا خ ہے۔

ابو زہ کچھ کہ نہیں سکتی۔

اس لئے وہ تمہارے پاس آنے کی ہمت نہیں کر سکتی۔

ایڈگر - ٹاپاک بھوت ٹیل کی آواز میں غریب تمام کو بچار رہا ہے ابو زہ بھوت جس

کا نام باب ٹانس ہے میرے ہیٹ میں دو سفید پھلیوں کے لئے چھلا رہا ہے

اسے کئی ٹوٹے ٹوٹے اجڑوت۔ تیرے کھانے کے لئے میرے پاس

کچھ نہیں ہے۔

کنٹ - آپ حضور کی طبیعت کیسی ہے۔ آپ دوستوں میں کھڑے ہیں۔ نرم بستری

لوٹ جاتے اور کچھ آرام کیجئے۔

لیٹسر - میں اُن کے مقدمہ کی رو بکاری دیکھنا چاہتا ہوں۔ ان کے گواہ ہیں کتنے

جائیں (ایڈگر سے) اے مالک عدالت آپ اپنا منہ ہی باس اپنے بڑے

یہاں بیٹھ جائیں اور تم جو عدالت میں اُن کے رفیق ہو اُن کی نزل میں بیٹھو

(کنٹ سے) اور تم نے مقدمہ کی تختیاں کی ہے تم بھی دونوں کے پاس بیٹھو۔

ایڈگر - ہم کو چاہئے کہ انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں۔

اے بے فکر گڈر بچے! تو سو رہا ہے یا جاگ رہا ہے۔

تیری بھیڑ میں کھیت میں گھسی ہوئی ہیں۔

اپنے نئے ٹوٹے سے ایک بار زنگ لگا بجا۔

تیری بھیڑوں کو کوئی اپنا نہ آئے گی۔

میاؤں! بلی کی آنکھ کڑھی ہے۔

لیٹسر۔ یہ گورنل ہے۔ پہلے اس کی فریجیم کو دیکھا جاتے اور اس کے مقدمہ کا فیصلہ کیا جاتے۔ میں اس قابلِ احترام عدالت کے سامنے عدالت کے ساتھ کیتا ہوں کہ اس نے بادشاہ کو اپنے فریب باپ کو ٹھکر کر گھر سے باہر نکال دیا۔

مسخرہ۔ بیگم اس عدالت آ کر کھڑی ہو۔ کیا تمہارا نام گورنل ہے۔

لیٹسر۔ وہ اس سے انکار نہیں کر سکتی۔

مسخرہ۔ عدالت کن نامیں نے تو تم کو خالی لکڑی کی کرسی سمجھا تھا۔

لیٹسر۔ اے یہ دوسری ہے۔ اس کی ترہی نکاڑیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ اس کا دل

کس چیز سے بنا ہے۔ اُس کو ٹھکر کر دو۔ ہتھیار تلوار بندوق ایہاں بھی دشوت چلتی ہے! بے ایمان قاضی! تو نے اس کو سجاگ

جانے کا موقع کیوں دیا۔

ایڈگر۔ خدا تمہارے حماس پر رحم کرے!

کنڈ۔ انسوس! عالی جاہ وہ تھل وہ صبر کہاں ہے میں ہر آپ اکثر اتنا ناز کیا کرتے تھے۔

ایڈگر۔ اس شخص کی ہمدردی میں میری آنکھوں میں آنسو اس طرح بھرے آ رہے ہیں

کہ میرے بھیس کا راتو ناش ہو جائے گا۔

لیٹسر۔ دیکھو! تھے تھے پالتو کتے بھی مجھ پر بھونک رہے ہیں۔

ایڈگر۔ تمام اپنا سر اُن کے آگے پھینک دے گا۔ اُسے چوہ دان ہو۔

تمہارے سیاہ یا سفید شہد کی قسم

تمہارے دانوں کی قسم جو اگر کاٹ میں توڑ ہو پھیل جاتے۔ بڑے کاڑوں اور سجاد

بجڑوں والے کتے ہوں یا تازی ہوں۔ چاہے وہ غلے بازی ہوں۔ چاہے شکاری

گتیا ہوں۔ چاہے دم کٹے ہوں چاہے ٹیڑھی دم والے ہوں۔ ان سب کو

ڑھا کر رہے گا۔ کیونکہ جب اس طرح اُن کے آگے میں اپنا سر پھینک دہل گا

ہیں تم کو فرما رہاں پو پو پناہوں جہاں سفر کے سارے سامان موجود ہیں۔

کنٹ - مظلوم۔ بیچارہ۔ سودا ہے۔ عینہ شاید تیرے شکستہ اور خستہ اعصاب کو کچھ سکون پہنچاتی جا اگر ان کو آرام دہ پہنچا تو علاج کی حد سے گند جائیں گے۔ (دکھو سے) آقا نے آقا کو اٹھانے میں مدد کرو تم کو مگی یہاں رہنا نہیں ہے۔
گلو سطر۔ چلو چلو، جلدی کرو۔

(سب چلے جاتے ہیں۔ ایچ گرا کیلارہ جاتا ہے)

ایچ گرا۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہم سے بڑے لوگ ہماری ہی طرح مصیبتیں برداشت کر رہے ہیں تو ہم کو اپنی مصیبت مصیبت نہیں معلوم ہوتی جو کیلارہم برداشت کرتا ہے اس کے سامنے ساثر ہو جاتا ہے اور بے فکری اور فرقت کے سامان بہت دُور بچھے چھوٹ جاتے ہیں۔ لیکن جب ہم کو غم میں سامنے آئے مصیبت میں رفیق مل جاتے ہیں ہم اپنی مصیبت کو آسانی سے برداشت کر لے جاتے ہیں۔ اب میراؤ کہ کس قدر ہلکا اور قابل برداشت معلوم ہوتا ہے جس غم نے مجھے صرف ٹھکا دیا ہے اس نے بادشاہ کی کر توڑ دی ہے۔ اس کا جو مشر اور نادر کے ہاتھوں ہوا میرا حشر باپ کے ہاتھوں ہوا تمام! اب یہاں سے چلو۔ قضا میں جو شور و شر برپا ہے اس کو نگاہ میں رکھو اور اس وقت تک اپنے کو اپنی اصلی حالت میں ظاہر نہ کرو جب تک کہ وہ سب جموٹی باتیں جن کو مشہور کر کے راستے عام کو تنگ کر دیا گیا ہے اور جن کی بنا پر تمہاری حق تلفی ہو رہی ہے چھوٹ نہ ثابت ہو جائیں اور دنیا تمہاری بے گناہی کی قائل ہو کر تم کو تمہاری جگہ واپس نہ پلائے۔ اب آج کی رات جو کچھ اور ہونا ہے ہو لیکن خدا کرے بادشاہ صحیح سلامت پناہ کی جگہ پہنچ جائے۔ چھپ رہے ہیں چھپ رہے۔

(چلا جاتا ہے)

ساتواں منظر

(کارواں، رنگین، گوزل، ایڈمنڈ، ایڈم، داخل ہوتے ہیں)

کارواں - یہ خطا تو آٹھ کھانک کھاڑی سے اپنے شوہر ڈیوک الہائی کو بھجوا دو۔ نرائس کی فریج

سائل پرائر ہے اور مقدار گلوٹر کو تلاش کر کے حاضر کر دو۔

رنگین - اس کو فوراً پھانسی دے دی جائے۔

گوزل - اس کی آنکھیں پھلوانی جائیں۔

کارواں - اس کا فیصلہ میری مرضی پر چھوڑ دو۔ ایڈمنڈ! تم ہماری بہن گوزل کے ساتھ ہو

تھامے قدر باپ کو جو سزا میں دی جائیں گی وہ اسی نہیں کہ تم ان کو دیکھنے

کی تاب لاسکو۔ ڈیوک الہائی کو جن کے پاس تم کو بھجوا رہا ہے آمادہ کرو کہ

وہ چٹن سے نفاٹے کے لئے توری تیار باں کرے۔ میں بھی یہی کر رہا ہوں۔

نوجی ہر کاروں کے ذریعہ ہم ایک دوسرے کو ہر بات سے خبردار رکھیں گے

بیاری بہن خدا حافظ! ایڈمنڈ! گلوٹر کے لئے امیر! خدا حافظ۔

(آسولڈ داخل ہوتا ہے)

کیوں بادشاہ کہاں ہے۔

آسولڈ - میرے آقا! گلوٹر نے ان کو یہاں۔۔۔ کہاں دوسری جگہ پہنچا دیا ہے۔ ان کے

بیشیش چھتیس سو ارب ان کو تلاش کر رہے تھے ان کے خداوند پر تلے

یہ سو ارب چند دوسرے اُمرار کے ساتھ بادشاہ کے ہمراہ ڈیوک کی طرف روانہ

ہوتے ہیں۔ ان کو پٹا تاز ہے کہ ڈیوک میں بہت سے شائع مذکاران کی کتاب

کے لئے موجود ہیں۔

کارنوال - بیگم کے لئے گھر لے جا کر آؤ۔

گوئزل - بہن اور آکا کارنوال! خدا تم کو اپنی پناہ میں رکھے۔

کارنوال - ایڈمنسٹریٹر! خدا حافظ۔

(گوئزل - ایڈمنسٹریٹر اور آسولڈ جاتے ہیں)

جاؤ خداؤ گلوشر کا پتہ لگاؤ۔ چوروں کی طرح اس کے ہاتھ میں ہتکڑیاں مثال کر
ہمارے سامنے حاضر کر۔

(ملازم جاتے ہیں)

اگرچہ انصاف کی نڈ سے ہم اس کو سزا دے سکتے ہیں مگر ہمیں ہتکڑیاں
اختیارات ہمارے قبضہ و تصرف کے تابع ہوں گے۔ لوگ اس کے لئے ہم کو
بدنام کریں گے۔ لیکن وہ ہم کو روک نہیں سکتے۔ کون ہے قدار گلوشر
ملازم گلوشر کو لئے ہوئے آتے ہیں

ریگین - احسان فرمائیں، دفاباز بوجہی وہی تو ہے۔

کارنوال - اس کے سگڑے ہوتے ہاڑوؤں کو کس کر ہاندھ دو۔

گلوشر - ہیں سے حضور کا ادب بیگم کا کیا مطلب ہے۔ آپ دونوں میرے جہان ہیں اور
دوست ہیں اور میرے ساتھ کسی قسم کی بدسلوکی کرنا آپ کے لئے زیبا نہیں۔

کارنوال - میں کہہ رہا ہوں کہ اس کو کس کے ہاندھو۔

(ملازم اس کی مشکلیں کتے ہیں)

ریگین - آہ کس کر ہاندھو آہ کس کر۔ بخس خدار۔

گلوشر - بیگم! آپ بڑی سنگ دل ہیں مگر قدار نہیں۔

کارنوال - اس کو اس کرسی سے ہاندھ دو۔ بدعاش! ابھی تمہ کو معلوم ہو جائے گا۔

(ریگین گلوشر کی ناٹھی نوچتی ہے)

گلو سٹر - قسم ہے ریتاتوں کی۔ اس طرح میری ناظمی لودھا بڑی مکروہ حرکت ہے۔
 رنگین - ایسی سفید ماند نورانی وارھی اور اتنا بڑا مقدار!

گلو سٹر - بلطینت عودت! یہ ناظمی کے بال جو تو نے میری نشوونما سے زچے ہیں
 پھر زندہ ہو کر تیری فریاد کریں گے۔ میں تمہارا سیزبان ہوں میں نے تمہاری
 جو غم تھیں اور دعا میں کی ہیں ان کو اپنے غارت گر ہاتھوں سے خاک میں
 ڈال دو۔ تم کرنا کیا چاہتے ہو۔

کارنوال - سٹو فرانس سے تمہارے پاس مال میں کیا غلط آیا ہے۔

رنگین - جواب مختصر دینا اس لئے کہ ہم کوساری حقیقت معلوم ہے۔

کارنوال - اور جو باغی حال میں ہمارے ملک کے معامل پر اترے ہیں ان کے ساتھ
 تمہاری کیا سازش ہے۔

رنگین - اور دیوانے بادشاہ کو تم نے کین لوگوں کے ہاتھوں میں سپرد کیا ہے۔ بلو۔

گلو سٹر - میرے پاس ایک غلط یا تمہارا جس میں آئندہ کے بارے میں کچھ قیاسات درج
 تھے لیکن وہ ایک ایسے شخص کا غلط تھا جو کسی فریق کا خطرہ نہیں اور اپنا دشمن تو
 کسی طرح بھی نہیں ہو سکتا۔

کارنوال - بڑی ہالاک کی کا جواب ہے۔

رنگین - اور جھوٹ۔

کارنوال - تم نے بادشاہ کو کہاں بھیج دیا ہے۔

گلو سٹر - ڈورو۔

رنگین - ڈورو کس لئے بھیجا ہے۔ کیا تم کو آگاہ نہیں کیا گیا تھا کہ اگر تم بادشاہ کی حمایت

کر دو گے تو تمہاری اپنی جان خطرے میں ہے۔

کارنوال - ہاں ڈورو کس لئے — پہلے اس کا جواب دو۔

گلوسٹر - مجھے کمرٹے سے باندھ دیا گیا ہے اور اس بے بسی کی حالت میں مجھے قابو کرنا ہے۔

ریگن - ڈنڈو کس لئے بھجوا۔

گلوسٹر - تاکہ تیرے بے رحم ناخن اس بچارے بٹھے کی آنکھیں دکھال سکیں اور

ذہیری خوشخوار بہن اس کے خدس مجھ میں اپنے شوہر کے سے راحت دھنسا سکے۔ ایسی ڈھاڑنی اندھیری رات میں جو طوفان بٹھے بادشاہ نے

اپنے برہنہ سر پر کیا ہے اگر وہیسا ہی طوفان سمندر میں ہوتا تو فیض میں آکر

سمندر اپنی موجوں کو اتنا بلند کرتا کہ وہ آسمانوں تک پہنچ کر ستاروں کو

بٹھا دیتیں لیکن وہ بڑھا دلیری کے ساتھ ہی کہتا رہا کہ "مے بیٹھ اور

زور سے برس۔" ایسے میں طوفان میں اگر بیٹھنے لگی تھامے ڈنڈو کے

پر ہتھ لپٹے آتے تو تم اپنے ڈنڈوں کو دھڑا دھڑا کھول دینے کا حکم دے

دینے چاہے یہ بیٹھتے اندکھس کر کیسا ہی خرق خراب کرتے لیکن

میں بھی دیکھوں گا ایسی آواز نہ ہر انتقام کی دیوی اپنا قبر نازل کئے بغیر

نہ رہے گی۔

کارنوال - تم کو وہ گھڑی دیکھنا نصیب نہ ہوگا۔ چلو گھڑی کو کس کر بکھڑو۔ تیری ابن سنگھوں

کو میں اپنے پاؤں سے کھل ڈالوں گا۔

گلوسٹر - میں کو بڑھا پے تک زندہ رہنے کی خواہش اور امید ہو وہ میری مدد کرے

اورے ظالم۔ یا خدا۔

ریگن - دوسری آنکھ بھی نہیں تو ایک رخ دوسرے رخ کا ٹھنڈا چڑانے گا۔

کارنوال - اگر تم کو انتقام دیکھنا ہو۔

پہلا ملازم - میرے آکا! اپنا ہاتھ ہٹا دے رہتے ہیں نے بچپن سے آپ کی خدمت کی ہے

لیکن یہ میری سب سے بڑی خدمت ہے کہ میں آپ سے کہتا ہوں کہ
اپنا ہاتھ ہٹاتے رہتے۔

ریگین - اب بول۔ کتنے!

پہلا ملازم - اگر آپ کی شہرٹی ہر ڈاڑھی جرتی تو اس نسا کی بات پر میں اس کو پکڑ کر
بلا دیتا۔ آپ کا مطلب کیا ہے۔

کارنوال - غلام! تیری یہ مجال

(دونوں تلواریں نکال لیتے ہیں)

پہلا ملازم - اچھا آجے اور اپنے غیظ و غضب کا مزہ چکھئے۔

ریگین - اپنی تلوار مجھے دو۔ ایک آؤں گنوار کی یہ مجال کہ ہمارا مقابلہ کرے!

(تلوار لے کر لپکتی ہے اور پیچھے سے وار کرتی ہے)

پہلا ملازم - اے ملٹالا! میرے اتنا! آپ کی ایک آنکھ ابھی سلامت ہے جس سے

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ میں نے بھی اس کو زخمی کر دیا ہے۔ آہ! آہ!

(مر جاتا ہے)

کارنوال - یہ دوسری آنکھ بھی نکال لو تاکہ اب اس سے زیادہ نہ دیکھ سکے۔ اب تیری

آنکھ کی روشنی کہاں گئی۔

گلو سٹر - تاریکی اور تکلیف کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔ میرا بیٹا اچھڑتا کہاں ہے۔ اچھڑتا! اپنے

فطری جذبے کے شعلوں کو بھڑکا کر اس وحشیانہ حکم کا انتقام لے۔

ریگین - تھوہو۔ خدا ربہ ماش! تو اپنے بیٹے کو بلاتا ہے جو تجھ سے نفرت کرتا ہے۔ اس نے

تو تیری فدا رویوں کا راز ہم پر ظاہر کیا۔ وہ اتنا انسان دار ہے کہ اس کو

تجھ پر زخم نہیں آسکتا۔

گلو سٹر - مجھ سے کسی حماقت ہوتی! تو اپنے گمراہی کے ساتھ بڑی نا انصافی کی گئی! —

لے خدا میری عقلی کوسناٹ کر رہا اید گرو اقبال مند اور کامیاب کر۔
 رنگین - لے جاؤ اس کو یہاں تک کے باہر پھینک آؤ۔ اب یہ سو گھنٹا ہوا تو دور کا راستہ لے۔

(ایک ملازم گلوٹر کو باہر لے جاتا ہے)

کیوں میرے آنا تمہارا یہ کیا معاملہ ہے۔

کارنوال - مجھے بھی ایک رٹم لگا ہے۔ بیگم! میرے ساتھ آؤ۔ اس آندھے پدماش

کو نکال دو۔ تنگ حرام غلام کو گھوڑے پر پھینک آؤ۔ رنگین! رٹم سے بہت

خون گل رہا ہے۔ یہ رٹم بڑے نازک وقت میں لگا۔ اپنے ہاتھ کا سہارا

دے کر مجھے لے چلو۔

(کارنوال رنگین کے ساتھ جاتا ہے)

دوسرا ملازم - اگر شخص کامیاب رہا تو مجھے بڑے سے بڑا مجرم کرنے میں کوئی باک نہ ہو گا۔

تیسرا ملازم - اور اگر یہ عورت زیادہ عرصہ تک زندہ رہی اور جٹھا پے کی عمر کو پہنچ کر غری

تو سب عورتیں جڑ پھیں ہو جاتیں گی۔

دوسرا ملازم - آؤ ہم اس بڑھے امیر کے ساتھ چلیں اور اس دیوانے کو تلاش کر کے اس سے

کہیں کہ آندھے کا ہاتھ پکڑ کر جہاں لے جا سکے لے جاتے۔ اور اس کی

شرارت آئندہ دیوانگی اس سے جو پناہ ہے کرا لے۔

تیسرا ملازم - تم چلو میں کچھ سن اور انڈے لے کر آتا ہوں تاکہ اس کے زخمی چہرے پر

لیپ لگا سکوں۔ خدا اس پر رحم کرے۔

(دونوں الگ الگ جاتے ہیں)

چوتھی تمثیل

پہلا منظر

دہی جھاڑوں کا میدان —

(ایڈگر آتا ہے)

ایڈگر۔

میں خوب جانتا ہوں کہ سب مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ یہ بہت سہرا ہے
بہ نسبت اس کے کہ لوگ دل میں نفرت کریں اور منہ پر تعریف کریں۔ مجھے
دنوں میں جب کہ انسان قسمت کی گردن کے ہاتھوں پامال اور تباہ
مال رہتا ہے کم سے کم یہ تو ہوتا ہے کہ اس کو خطرے کا ٹڈ نہیں ہوتا بلکہ
اس کے دل میں اچھے دن دیکھنے کی آس بندھی ہوتی ہے۔ ماتم وہ کر میں جو
غرض نصیب ہیں۔ اُن کے لئے خطرہ ہے کہ زمانے کی کرٹ میں اُن کے
بُڑے دن آجائیں۔ آج جو مصیبت اور غم میں مبتلا ہے اس کو یہ اُمید رہتی
ہے کہ اس کو کبھی ہنسنا بھی نصیب ہو گا۔ تو پھر اُسے غالی ہوا جس کو میں گلے
سے لگاتے ہوئے ہوں! میرے لئے تیارک جو۔ جس بد بخت کو تو نے
بدترین حال کو پہنچا دیا ہے اس کو اب تیرے جھونکوں سے کیا ڈر —
مگر یہ کون آ رہا ہے :-

(گلوشر اور ایک بچھا اس کا ہاتھ پکڑے آتا ہے)

یہ تو آبا جان ہیں جن کو ایک ادنیٰ غریب آدمی کا سہارا لینا پڑ رہا ہے۔ لے

دُنیا! مزیدی اور خبیث دُنیا! تیرے عجیب و غریب بدلتے ہوئے سلیں بہار
ہم کو بھیڑ کر لے ہیں کہ تجھ سے نفرت کریں آرزو زندگی بڑھایا اور موت کے
آگے کبھی ستر سلیم غم نہ کریں۔

بڈھا۔ میرے شریف آتا! میں آپ کا پُرانا کاشتکار ہوں۔ آپ کے والد کا کاشتکار
وہ چکا ہوں۔ اُنکی دھابا بس ہو چکے۔

گلو سٹر۔ اب تم جاؤ۔ دوست! ہاں چلے جاؤ۔ تھاری بندو سے مجھے کوئی راحت نہیں
بہو چا سکتی۔ تم کو تکلیف آہستہ بہو چا رہی ہے۔

بڈھا۔ بڑے دکھ کی بات ہے سرکار۔ آپ راستہ نہیں بچھ سکتے۔

گلو سٹر۔ میرے لئے کوئی راستہ نہیں رہا۔ اس لئے مجھے آنکھوں کی ضرورت نہیں ہے
جب مجھے سنجھائی دیتا تھا تو میں نے ٹھوکر کھائی۔ اکثر جب ہمارے قومی

تندوست اند ترانا ہوتے ہیں تو ہمارے دل میں خطروں کے کسان کا
بھی احساس نہیں ہوتا۔ اند ہم بے فکر اور مطمئن رہتے ہیں۔ لیکن بغیر قومی
کا زوال ہمارے حق میں خیر و برکت کا سبب بنا جاتا ہے اور ہم زیادہ
معتاد اند ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ ہاتے میرے پیارے بیٹے
ایڈگر! دھوکے میں پڑ کر باپ نے تجھ کو اپنے قہر و غضب کا شکار بنایا۔
کاش میں زندہ رہتا کہ ایک بار تجھ کو تجھ کو پہچان لینے کا موقع مل جاتا پھر
میں سمجھتا کہ میری آنکھیں مجھے فاپس مل سکتی ہیں۔

بڈھا۔ اُسے ہر کون ہے

ایڈگر۔ (انگ) یا خُصدا! کون کہہ سکتا ہے کہ میں اپنی بدترین حالت کو بہو چا گیا
ہوں اور اب اس سے بدتر حالت نہیں ہو سکتی۔ اس وقت میری حالت پہلے
کے کہیں بدتر ہے

بڑھا - یہ تو غریب پاگل نام ہے۔
 ایڈگر - (راگ) اور ابھی اور بدتر حالت ہو سکتی ہے جس کو ہم اپنی بدترین حالت کہتے ہیں وہ بدترین حالت نہیں ہوتی۔

گلو سٹر - کیا یہ وہی محتاج شخص ہے۔
 بڑھا - پاگل اور محتاج۔

گلو سٹر - وہ کچھ عقل و دہش رکھتا ہے وہ وہ بھیک مانگتا۔ کل رات کے گھڑیاں میں میں نے ایسا ہی ایک آدمی دیکھا تھا اور مجھے خیال ہوا تھا کہ انسان ایک کپڑے سے بھی زیادہ حقیر ہو سکتا ہے۔ مجھے اپنے بیٹے کی پار آگئی تھی حالانکہ اس وقت میں اس کا دشمن تھا۔ اس کے بعد مجھے بہت سی نئی باتیں معلوم ہوئیں۔ دلہتاؤں کے ہاتھوں میں انسان کی وہی حالت ہے جو شریر لڑکوں کے ہاتھوں میں بچھڑوں کی ہوتی ہے۔ یہ دلہتاؤں اپنی تفریح کے لئے ہم کو بنا دیتا ہے۔

ایڈگر - (راگ) اس کا کیا مطلب — ایسی شخصیت کے وقت احسن چارہ بناؤ خود کو اور دوسروں کو اذیت پہنچانا ہے۔
 — خدا حضور کو سلامت رکھے۔

گلو سٹر - کیا یہ وہی ننگا بھکاری ہے۔

بڑھا - ہاں میرے آقا۔

گلو سٹر - اچھا تو اب تم جاؤ۔ اگر میری خاطر سے ڈور کے راستے تک سبیل سفر کر سکو ورنہ محبت کے صندوق میں اتنا ڈھونڈنے کی زحمت گوارا کرو اور آگے ہم سے پھر لو۔ اور ہاں ننگے بچارے کے لئے کچھ کپڑے لیتے آؤ۔ میں اس سے درخواست کروں گا کہ وہ مجھے رات دکھائے۔

بڑھا۔

اُسے سرکار یہ تو بالکل پاگل ہے۔

گلو سٹر۔

ایسا خوش زمانہ آ ہی گیا ہے کہ پاگل انصاف کو راستہ دکھائیں۔ میں جو کہتا ہوں
 تاکر وہ نہیں تو جیسا تمہارا جی چاہے کر۔ مگر یہ حال اس وقت چلے جاؤ۔

بڑھا۔

میں جانتا ہوں اور میرے پاس جو سب سے اچھے کپڑے ہیں وہ لے آتا
 ہوں جا ہے کچھ کہو۔

گلو سٹر۔

سنو! ——— ننگے درویش ———

ایڈگر۔

غریب نام سردی کھار رہا ہے۔ (الگ) اب بھیس بڈلے رہنا میرے
 بس سے باہر ہے۔

گلو سٹر۔

ابھر آؤ بھاسب۔

ایڈگر۔

(الگ) گرا بھی اس بھیس کو تا تم ہی رکھنا پڑے گا ——— خدا تمہاری
 معصوم آنکھوں پر دم کرے اُن سے تو خون بہ رہا ہے۔

گلو سٹر۔

کیا تم کو ڈورہ کا راستہ معلوم ہے۔

ایڈگر۔

تمام راستے معلوم ہیں۔ سیرٹھیوں اور بھالگوں کے راستے گھوڑوں کے
 راستے اور بگڈنڈیاں سبھی جانتا ہوں۔ غریب نام مارے خوت کے
 اپنی عقل کھو بیٹھا ہے۔ اے شریف زانے! خدا تم کو ناپاک بھوت سے
 محفوظ رکھے۔ غریب نام کے اندر تو پانچ بھوت کھسے ہوئے ہیں۔ ایک
 توفسیات کا بھوت، ادنیٰ ٹی گٹ، دوسرا جوہ بنی ٹامس گولگوں کا
 سرخندہ۔ پھر چھروں کا سردار رہا جو اند قتل کا حاکم سردور پانچواں بھوت
 طرح طرح کے ٹنڈ بنانے اور چڑھانے کا ماہر ہے۔ مگر وہ کچھ دنوں
 سے غواصلوں اور پیش خدمت ماادوں پر سوار ہے۔ میرے آقا! خدا
 تمہاری حفاظت کرے۔

یہ روپوں کا بیڑا لو۔ تم کو آسمانی بلاؤں نے طرح طرح کے صدمے پہنچا کر
 تمہاری کمر توڑ دی ہے اور تم کو خوار و زبور کر رکھا ہے میرا اولاد
 تمہارے لئے خیر و برکت کا پہنا زین گیا ہے۔ میری منصبیت نے
 منصبیت زدوں کا تم کھانا مجھے سکھا دیا ہے۔ اے آسمانی طاقتو!
 اس دشمن کو قائم رکھو جس کے پاس فاضل دولت اور عیش و فراغت
 کے تمامان ضرورت سے زیادہ ہوں، اور جو تمہاری امت مدت اور
 مشیت کو اپنے مفاد کے تابع سمجھے اور دوسروں کی منصبیت سے
 اثر قبول نہ کرے، اس کے دل میں اپنی بے دریغ قدرت کا احساں
 پیدا کرو تاکہ دولت کی تقسیم فاضل دولت کی خیرانی کو دود کر دے اور
 ہر شخص کے پاس گند اوقات کے لئے کافی ہو جائے۔ کیوں
 تم کو ڈور و کاراستہ معلوم ہے۔

ایڈگر۔
 ہاں سرکار۔

وہاں سمند کے کنارے ایک پہاڑی چٹان ہے جس کا سر سمندر پہنچکا ہوا ہے
 تم مجھے اس کے کنارے تک لے چلو تو میں میرے پاس جو کچھ پونجی ہے وہ
 تم کو دے کر تمہاری موجودہ فلاکت اور منصبیت کو دود کر دوں۔ اور پھر وہاں
 سے مجھے کسی کی رہنمائی کی ضرورت نہ ہوگی۔

ایڈگر۔
 اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیکھتے۔ غریب بناؤ آپ کو راستہ دکھائے گا۔

(دونوں جاتے ہیں)

دوسرا منظر

ٹریوک ابانی کے محل کے سامنے۔

(دو گزراں اور ایک سنداڑتے ہیں)

گوزل - آتے سرکار! اس محل کو عورت بخشئے۔ تجتب ہے کہ میرے نیک دل شوہر ہم کو راستہ ہی سے لینے نہیں آتے۔

(آسولڈ آتا ہے)

تمہارے آقا کہاں ہیں۔

آسولڈ - بیگم! وہ اندر ہیں میں نے آدمی کو ایسا بدلتے نہیں دیکھا۔ میں نے اُن کو

اس لشکر کی خبر دی جو سمندر کے کنارے آجرا ہے۔ وہ اس پر مسکراتے

میں نے کہا کہ آپ شریف لارہی ہیں۔ انھوں نے جواب دیا "یہ اور

بھی بُرا ہے" گلوشر کی فذاری اور اُن کے صاحبزادے کی وفاداری

اور خدمت کی اطلاع دی تو انھوں نے کہا "تو احمق ہے! پوچش

میں آ۔ تو نے سارا معاملہ اُلٹ پلٹ دیا ہے" ان کا حال یہ ہے کہ

جس بات سے ان کو ہر حنا ہاتھ ہے اس سے خوش ہوتے ہیں اور جس

بات سے غمناک ہونا چاہتے وہ اُن کو بُری معلوم ہوتی ہے۔

(ایڈمنڈ سے) تو اب آپ یہاں سے آگے نہ بڑھئے۔ اُن کی رُوح میں بُرے

خون چھایا ہوا ہے۔ اور وہ کسی منصوبے کو عملی صورت دیتے ہوئے

ٹہرتے ہیں۔ اُن کو مارے بُرے بی کے وہ محسوس بھی نہیں کرتے ہم جن

آندوں اور غصوں پر بردا سستے بھر غور کرتے آتے ہیں اب اُن کے انجام

پانے کا وقت آ گیا ہے۔ ایڈمنڈ! تم بھائی کارڈال کے پاس واپس

جاؤ۔ اُن کی فرج میں آسا ستر کرو اور ان کی سہ سالہ لڑکی اپنے اختیار میں

لو۔ میں محل میں جا کر اب ہتھیار باندھتی ہوں اور شوہر کے ہاتھ میں چرخے

کی ٹھیکیا کھماتی ہوں۔ یہ معتبر اور وفادار ملازم میرے اور تمہارے درمیان

پتیا رسائی کی خدمت انجام دے گا۔ بہت جلد تم ایک چاہنے والی عورت کا

گوزل

ہیما سنو گئے۔ اگر تمہارے اندر اتنی ہمت رہے کہ دولت و ثروت حاصل کرنے کے لئے خطروں کا مقابلہ کرو تو اس کو بہن لو اور زبان سے کچھ نہ کہو اپنی نشانی دیتی ہے) اور خدا سزا دہر جھٹاڑ۔ یہ بوسہ۔ اگر اس کے پاس اظہار کے لئے زبان ہوتی تو یہ تمہاری روح میں بالیدگی پیدا کر کے اس کو آسمان تک پہنچا دیتا۔ سوچو اور سمجھو۔۔۔ خدا تم کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

ایڈمنڈ۔ میں مرتے تک آپ کا رہوں گا
گوئزل۔ میرے پیارے گلوٹر!

(ایڈمنڈ جاتا ہے)

آہ! فردوس میں کتنا فرق ہوتا ہے! تیری محبت اور خدمت ہر عورت اپنا فرض سمجھے گی اور میرا شوہر بہت سی میرے بدن برتاؤ میں ہے۔
حضور! سرکار تشریف لارہے ہیں۔

(جاتا ہے)

گوئزل۔ میں کبھی ایک کتے کی طرح اس قابل تھی کہ بیٹی بھا کر مجھے بلایا جاتا تھا۔
الباتی۔ گوئزل! اب تم اس خاک کے برابر بھی نہیں جس کو تہہ جہا اڑا کر تمہارے چہرے پر جا دیتی ہے۔ مجھے تمہارے مزاج سے ڈر لگتا ہے۔ جو طبیعت اس سے عداوت اور بغاوت کا جذبہ اپنے اندر پرکشش کرتے جس نے اس کو پیدا کیا اور پال کر اتنا بڑا کیا اس کا کیا امتیاز بنا دینے کب وہ توازن اور اعتدال کو ہاتھ سے دے بیٹھے جو شاخ اس درخت سے اپنے کو قطع کر لیتی ہے جس نے ان کو غذا پہنچائی ہے تو اس کی سمت میں سرا اس کے کچھ نہیں کر سکتا کھڑے اور ایندھن کے کام آتے۔
گوئزل۔ بس یہ دغنا شخص حراقت ہے۔

الہامی -

ہر شہنشاہی اور بھلائی کی باتیں نصیحت ہیستوں کو برائیاں ہی مسلم ہوتی ہیں۔ غلط
 کو چھریوں میں غلامت ہی کا ناقہ ملتا ہے۔ یہ تم نے کیا کیا۔ بیٹیاں اور
 یا کلچر چہاٹا لئے والی شیرنیاں۔ یہ تمہاری کیا حرکت تھی۔ باپ اور ایسا
 شریف، پڑتھا باپ کہ جنگل کا پھاڑ کھانے والا رکھو اگر اس کے سامنے
 سے گذرے تو اس کے ہاتوں پانٹے! کیا وحشیانہ! کیا سفاک اور سلوک
 اس کے ساتھ کیا گیا! اس کو تم لوگوں نے پاگل بنا دیا! ————— بھائی
 کا تو آل اس کو کیسے گوارا کر سکے۔ وہ تو ایک شہزادے ہیں اور انسانیت
 ان کے خمیر میں ہے اور بادشاہ کے ان ہم کیسے احسانات ہیں! اگر ان
 وحشیانہ بدکاریوں کی سزا دینے کے لئے آسمان کے دیوتاؤں نے اپنے
 کارکنوں کو فوراً نہ بھیجا تو بہت جلد یہ ہو گا کہ آدمی کو آدمی کہا جائے گا میں
 طرح سمند میں بڑی پھلیاں چھوٹی پھلیوں کو گھل جاتی ہیں۔

گورنل -

بڑوں۔ پست ہمت! تمہارا کلچر بندھ سے بنا ہے۔ تمہارے گال اس لئے
 ہیں کہ ملا پنے کھا میں اور سر اس لئے ہے کہ اس پر زبنتوں اور زیادتیوں کی
 برصبار کی جلتے۔ تمہارے چہرے پر آنکھیں تو ہیں مگر وہ عزت اور زلت میں
 فرق نہیں کر سکتیں۔ تم نہیں جانتے کہ حق ان شریفوں کو حق سمجھتے ہیں جو
 اپنی شرارتوں سے سزا پا جاتیں۔ تمہارا نقارہ جنگ کہاں ہے فرانس ہمارے
 غاروں اور ان ہند ملک میں اپنے جھنڈے لہرا رہا ہے.....
 اس کے فوجی سر مارا پنے خروں میں کلنیاں گنائے ہوتے یا ہمارے ملک
 کو ہراس اور نصیبت میں مبتلا کتے ہوتے ہیں اور تم نیکی کی تلقین کرنے والے
 حق کی طرح چپ بیٹھے ہو اور اس پر ہاتے ہاتے کر ہے ہو کہ ایسا کیوں
 کہا جاتا ہے۔

الباتی - اپنے کو بچھڑیل ! شیطان کی حیثیت اُس میں اتنی وحشت انگیز نہیں مسلم ہوتی جتنی عورت میں۔

گوزل - ارے برف و غلط احمق !

الباتی - اے عورت جس نے اپنے شیطان کو ار کو آب تک اشافی شکل کے لباس

میں چھپا رکھا ہے ! عورت میں کبھی خبیث شیطان نہیں۔ اس وقت میرا خون غصے میں کھول رہا ہے۔ اگر میں اپنے ہاتھوں پر اپنے غصے کو قابو پا جانے دوں تو، تیرے بدن کی ہڈیوں کو توڑ مروڑ کر اور تیرے گوشت کو چیر بھاڑ کر رکھ دوں۔ تو ایک ٹھنٹی ہے۔ عورت کی شکل پانی ہے۔ اس لئے میرے ہاتھوں سے پتھری رہی ہے۔

گوزل - خدا کی قسم ! تمہاری وہ نریمانہ نظرت کیا ہوتی۔

(ایک قاصد آتا ہے)

الباتی - کیا خبر لاتے ہو

قاصد - عالی جاہ ! ڈیوک کارنوال دنیا سے گذر گئے۔ وہ جس وقت گھوڑوں کی بوسری

آنگھ کھال رہے تھے تو ان کے ایک ڈکرنے بڑے ہو کر ان پر تلوار چلائی زخم ایسا کاری لگا کہ وہ جانبر نہ ہو سکے۔

الباتی - گلو سٹر کی اسٹیکس۔

قاصد - ڈیوک کارنوال کا ایک خانہ زاد طام تھا۔ اس کو رحم آگیا اور اُس نے ڈیوک

کو اس چشمیانہ حرکت سے باز رکھنا چاہا اور جب انہوں نے نہ مانا تو

اُس نے تلوار نکالی۔ اس پر ڈیوک غریب میں تلوار لے کر اس بہڑ سے اور اس

کو بار کر گزادیا۔ لیکن کرنے سے پہلے ملازم ڈیوک پر تلوار چلا چکا تھا اور ایسا تھک

زخم لگا تھا کہ جس کو وہ بھی نہ بچ سکے۔

الباقی - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسے انصاف کے دیوتاؤں کا نام آسمان پر بھی موجود ہو اور اس زمین پر ہم سے جو گناہ سرزد ہوتے ہیں ان کی ہم کو فوراً سزا دیتے ہو مگر بچپن کے گلوٹر! کیا اس کی دوسری آنکھ بھی جاتی رہی۔

قاصد - دوڑوں آنکھیں سرکار! — دوڑوں — بگیم! یہ خط آپ کے نام ہے اور مجھے تاکہ یہ کی گئی ہے کہ اس کا جواب لے کر فوراً واپس جاتوں۔ یہ حضور کی نہیں کا خط ہے۔

گورنل - (راگ) ایک لحاظ سے میں اس کو بہتر سمجھتی ہوں۔ لیکن وہ میرا ہونگیا ہے اور میرا جوان گلوٹر اس کے ساتھ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میرے تمام ہوائی تلے ٹوٹ کر زمین پر آریں اور میری زندگی کیسے حقیر ہو قابلِ نفرت ہو کر رہ جائے۔ لیکن یہ چیز اتنی بڑی بھی نہیں ہے — آجیائیں پڑھ لوں تو جواب دوں۔

(جاتی ہے)

الباقی - جس وقت اس کی آنکھیں گتیں تو اس وقت اس کا بیٹا کہاں تھا۔

قاصد - ہماری بگیم الباقی کے ساتھ اس طرف روانہ ہو چکا تھا۔

الباقی - مگر وہ تو یہاں نہیں آیا۔

قاصد - نہیں حضور میں جنب آ رہا تھا تو راستے میں اس کو واپس جانے دیکھا تھا۔

الباقی - کیا اس کی اس ظلم کی خبر ہے۔

قاصد - ہاں سرکار۔ اس نے تو باپ کے خلاف بخبری کی تھی اور قصداً موقع پر وہاں گھر سے نکل گیا تاکہ جی کھول کر لوگ گلوٹر کو سزا دے سکیں۔

الباقی - گلوٹر ابھی میں زندہ ہوں تم نے بادشاہ کے ساتھ جس محبت اور وفاداری کا ثبوت

دیا ہے اس کا مجھے شکر ادا کرنا ہے اور مختاری آنکھوں کا انتقام لینا ہے۔ اچھا اب تم ابھر آؤ اور جو کچھ مال تم جاننے ہو مجھے پروردگی۔ دل کے ساتھ بتاؤ۔

(دو دنوں پر ملتے ہیں)

تیسرا منظر

ٹھہر کے قریب فرا۔ سی پڑاؤ۔

(کنٹ ایسا ایک شریف راہو آتے ہیں)

کنٹ - آپ کو کچھ معلوم ہے کہ شاہ قراش اس طرح بیکارک واپس کیوں چلے گئے۔

شریف راہو۔ ملک کے بعض اہم انتظامی معاملات ناممحل رہ گئے تھے جن کا خیال یہاں آنے

کے بعد ٹھہرا۔ یہ معاملات ایسے ہیں کہ اگر ان کی نگرانی نہ کی گئی تو ملک کے

تھے خطروں کا امکان ہے۔ ان کا واپس جانا اور خود ان امور کی دیکھ بھال کرنا

بہت ضروری تھا۔

کنٹ - ابھی جگہ یہاں نوج کا سپر مالڈ کس کو بھیج دیا ہے۔

شریف راہو۔ قراش کے اوٹل ہو سیدو لانا رکو۔

کنٹ - جو خطوط آپ لے گئے تھے ان سے ملکہ کنول پر کچھ اثر پڑا تھا۔ انہوں نے

علم کا کچھ اظہار کیا تھا۔

شریف راہو۔ جی ہاں۔ انہوں نے ان کو لے کر میرے سامنے بڑھا۔ پڑھتے وقت وہ کراؤں کے

نارک زلسلے پر آنسو کے ٹپے ٹپے قطرے ٹپٹک پڑتے تھے معلوم ہوتا تھا

کہ وہ اپنے جذبات کی کچی ٹلک ہیں اور خود اپنی طبیعت سے بناوت کر کے

اپنے اوپر کچی غالب اور حکمران رہنا چاہتی ہیں۔

کنٹ - تو ان پر غلطی نے اثر کیا ہے۔

شریف زادہ - لیکن غصے کی حد تک نہیں۔ ایسا سلوم ہوتا تھا کہ غم اور ضبط دونوں باہم کش مکش کر رہے ہیں کہ کون اُن پر غالب آکر اُن کے سینے و جھیل کو رانکا بہترین اظہار کر سکتا ہے۔ کبھی آپ نے دھوپ اور مٹھ ایک ساتھ دیکھی ہوگی۔ اُن کی سکرین اور آئینوں کی بس یہی کیفیت تھی۔ ان کے گداز ہونٹوں پر مسرور سکرینٹ کی جونا دک نہیں کھیل رہی تھیں انہیں جیسے جبری نہ تھی کہ آنکھوں میں کون سے جہان اُترے ہوئے ہیں۔ اُن کی آنکھوں سے آنسو کے قطرے اس طرح ٹپک رہے تھے جس طرح ہیرے سے موٹی گریں، غرض کہ غم ایک تیار حسین اور قابل قدر چیز ہو۔ اگر وہ سب کو اسی طرح زیب دے۔

کنٹ - انہوں نے زبان کی کچھ نہیں پوچھا۔

شریف زادہ - ہاں ایک بار یا دو بار پھولتی ہوئی سانس کے ساتھ آبا جان کا لفظ مٹھ سے

کھلا۔ ایسا سلوم ہوتا تھا کہ اس لفظ کو آوا کرنے میں دل بیٹھا جا رہا ہے۔

پھر بڑے درد بھرے لہجے میں یہ الفاظ کہے "بہنو! اے بہنو! اے بہنو! اے بہنو!"

کا نام ڈبو نے والی بہنو! کنٹ! آبا جان! بہنو! کیا اس طوقان میں

ایسی خوفناک رات میں سینے میں انسان کا دل رکھنے والوں کو اُس کا

یقین نہیں آسکتا۔ اس کے بعد اُن کی فریبی آنکھوں سے مقدس پانی

کی جھڑی لگ گئی اور غم گچھل کر آنسو کی شکل میں بہنے لگا اور وہ وہاں

سے چلی گئیں تاکہ تنہائی میں جی کھول کر اپنے غم کا اظہار کر سکیں۔

کنٹ - ہماری زندگی کے سبب و حالات ستاروں کے اختیار میں ہیں۔ مرنے ایک

ہی ماں باپ نے ایسی باہم مختلف اولاد پیدا کی ہوتی۔ اس کے بعد

آپ سے اور اُن سے پھر باتیں نہیں ہوتیں۔

شریف زارہ - نہیں۔

کنٹ - کیا بادشاہ کے واپس جانے سے پہلے یہ باتیں ہوتی تھیں۔

شریف زارہ - نہیں اس کے بعد۔

کنٹ - اچھا سنتے۔ وہ جو بے ارادہ مصیبت کا مارا ہوا بادشاہ لیٹر اس شہر میں ہے

جب کبھی اس کے پیش دروازے پر جاتا ہوتا ہے تو اس کو احساس ہونے لگتا

ہے کہ یہ سب کیا ہوا۔ اہہ کیسے ہو گیا۔ مگر وہ کسی طرح اپنی بیٹی سے ملنے

کے لئے تیار نہیں۔

شریف زارہ - یہ کیوں۔

کنٹ - شرم غالب ہے۔ یہ احساس اس کو ستا رہا ہے کہ اس نے انتہائی سزا

اور بے رحمی کے ساتھ ان پر ظہر بیٹی کو اس کے حقوق سے محروم کر دیا۔

غیر ملک میں بلا وطنی کی سختیاں برداشت کرنے کے لئے چھوڑ دیا اور اپنی

سیراٹ کا وہ جتہ بھی دونوں سنگ نصلت بیٹیوں کے حوالے کر دیا جو کارڈیلیا

کو پہنچا تھا۔ یہ خیالات اس کے دل میں ہیں بہت سی ایسی مفرد باتیں ہیں جن کے

افرسے ان کو نیند آجائے گی اور تکلیف زور ہو جائے گی۔

کارڈیلیا - کاش میرے ان آنسوؤں سے وہ تمام سترک اور نامعلوم جڑی بوٹیاں آگ

آئیں جن کو دھرتی ماما اپنے بیٹ میں پھنڈس دیتی ہے اور اس نیک

نصلت اہل بے بس انسان کا دکھ دُور کرنے میں مدد دیں۔ جاؤ۔ جاؤ۔ آہیں

مغرب کو تلاش کرو۔ ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنی دیوانگی کے غرض میں اپنی

اس زندگی ہی کو تلف کرے جس کو بچانے کے لئے دو اتوں اور تیرہوں کا

بندوبست کیا جا رہا ہے۔

(ایک قاصد آتا ہے)

قاصد - نکلے سلامت، میں خبر لے کر حاضر ہوا ہوں۔ یہ۔۔۔ ذی فوج اس طرف حرکت کر رہی ہے۔

کارڈیلیا - یہ تو پہلے سے معلوم ہے۔ ہماری ذہنی تیاریاں ان کا انتظار کر رہی ہیں۔
 آہ! پیارے آبا جہان، یہ تمہارے ہی مناظرے کو ڈھونڈنے کے لئے نکلی ہوں۔ شاہ فرانس کو میرے غم ابد آستروں پر ترس آیا، اور میں نے یہ فوج مجھے دی۔ لیکن ہماری فوج کشی کا محرک ملک گیری کا حوصلہ نہیں ہے، بلکہ پیارے باپ کی محبت اور اس کے حقوق کی حفاظت کے خیال نے ہم کو اس لڑائی پر آمادہ کیا ہے۔ کاش اُن کی خبر ملنے میں دیر نہ ہو۔
 ابد اُن کو میں جلد دیکھوں۔۔۔!

(جالتے ہیں)

پانچواں منظر

مگڈسٹو کا محل

(ریگن اور آسولڈ آتے ہیں)

- ریگن - لیکن یہ بتاؤ کہ ہمارے کھائی آہائی کی فوج روانہ ہوتی یا نہیں؟
 آسولڈ - ہاں، بیگم، روانہ ہو گئی ہے۔
 ریگن - وہ خود فوج کے ساتھ ہیں؟
 آسولڈ - بیگم، بڑے کرفرف کے ساتھ وہ خود فوج کے ہمراہ ہیں۔ آپ کی بہن زیادہ جری سپاہی معلوم ہوتی ہیں۔
 ریگن - لارڈ ایڈمنڈ نے تمہارے آقا کے گھر پر کچھ ہاتھیں کی یا نہیں؟
 آسولڈ - نہیں، بیگم۔

ریگن - بہن گورنل نے اس کو خط لکھا ہے اس کا مضمون کیا ہے ؟

آسولڈ - مجھے کچھ نہیں معلوم، بیگم۔

ریگن - وہ یہاں سے بڑے اہم کام پتہ ملید کر کے بھیجے گئے ہیں۔ گلہ مشرک اسکین کال کے

اس کو زندہ پھوڑ دینا بڑی غلطی تھی۔ وہ اس حالت میں جہاں جہاں جلتے گا لوگوں کو اس کو دیکھ کر ترس آئے گا۔ اور اُن کے دلوں میں ہمارے خلاف نفرت اور بغاوت پیدا ہوگی۔ ایڈمنڈ اسی غرض سے گئے ہیں کہ اپنے باپ کی حالت پر ترس کھا کر اس کی تیرہ و تار زندگی کا خاتمہ کر دیں، اور بیگم کی طاقت کا صحیح اندازہ بھی لگائیں۔

آسولڈ - بیگم، تو مجھے فوراً اُن کی تلاش میں جانا ہے، اور یہ خط ان کو پتہ ہے۔

ریگن - ہمارے دستے کی وضع روانہ ہوں گے۔ اس وقت تک تم یہاں ٹوک جاؤ۔ رات خطرناک ہے۔

آسولڈ - میں ایسا نہیں کر سکتا، ہماری بیگم نے اس بارے میں بڑی تاکید کی ہے۔

ریگن - بہن گورنل نے اُن کو خط کس غرض سے لکھا ہے؟ کیا یہ نہیں ہو سکتا۔ خط

کا مفہوم تم زبانی بیان کر سکو؟ شاید کوئی راز کی بات ہے۔ نہیں کہہ سکتی۔ میں تمہارا بڑا خیال رکھوں گی۔ لاؤ۔ مہر توڑ کر خط مجھے پڑھو لینے دو۔

آسولڈ - بیگم، میں ایسا کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔

ریگن - مجھے معلوم ہے۔ تمہاری بیگم کو اپنے شوہر سے محبت تھی ہے۔ مجھے اس کا

یقین ہے۔ جب وہ یہاں تھیں تو وہ شرافت ایڈمنڈ کو بڑی مشتاق لگاہوں سے دیکھا کرتی تھیں، اور آنکھوں آنکھوں میں بہت کچھ اپنے دل کا مال

کہہ دیتی تھیں۔ میں جانتی ہوں کہ اُن کے راز وہ جو۔

آسولڈ - میں، بیگم؟

رگیں - میں سوج سمجھ کر کہہ رہی ہوں۔ تم بیشک اُن کے ناز دار ہو۔ بہتر ہو گا اگر تم میرا

یہ رقبہ بین گوشہ کو پہنچا دو۔ میرا شوہر چکا ہے۔ مجھ سے اور ایڈمنڈ سے اس

مسطحوں پر ہی طرح باتیں ہو چکی ہیں۔ ایڈمنڈ میرے لئے زیادہ سزاؤں میں بھاری

جگم کے لئے وہ اتنا سزاؤں نہیں۔ تم اور بہت کچھ خود معلوم کر سکتے ہو۔ اگر

ایڈمنڈ سے ملاقات ہو تو میرا یہ خط اُن کو دے دو۔ اور جب تم میرا کہتا ہوا

پیغام اپنی زبان سے نہیں کوٹنا چکنا تو کہہ دینا کہ نقل و پیش سے کام

لیں۔ خدا حافظ! اور اگر اس آندھے غدار کی کوئی خبر ملے تو یہ سمجھ لو کہ جہاں

کاسٹر اڈا سے وہ اخام پاتے گا۔

آسولڈ - کاش وہ مجھے مل جاتا۔ پھر اس کی تصدیق ہو جاتی کہ میں کس نرسنگ کا

طرد ہوں۔

رگیں - اتھا خدا حافظ!

(جاتے ہیں)

چھٹا منظر

ڈنڈو کے قریب دیہاتی علاقہ

(گھوٹرا اور ایڈگر کسان کے پاس میں آتے ہیں)

گلو سٹر - اس پہاڑ کی چوٹی پر کب پہنچیں گے؟

ایڈگر - اس پر تو جڑا ہے ہے ہیں۔ دیکھتے کتنی محنت کرنا پڑتی ہے۔

گلو سٹر - مجھے تو زمین ہموار معلوم ہو رہی ہے۔

ایڈگر - نہیں چڑھائی بہت سخت ہے۔ آپ سسٹم کی لہروں کی آواز سن رہے ہیں۔

گلو سٹر - نہیں بالکل نہیں۔

ایڈگر۔
گلوستر۔
ترشاید آنکھوں کی تکلیف نے آپ کے دوسرے حواس کو بھی کند کر دیا ہے۔
ہاں ہو سکتا ہے۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تھاری آواز بول گئی ہے۔ اب
تم پہلے سے زیادہ تہذیب زبان میں باتیں کر رہے ہو اور تھامے خیالات
میں بھی زیادہ ہوشمندری اور شائستگی محسوس ہوتی ہے۔

ایڈگر۔
گلوستر۔
آپ کو دھوکا چھو رہا ہے۔ لباس کے سوا میں کسی اعتبار سے نہیں بدلا ہوں۔
مگر مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تم پہلے سے بہتر باتیں کر رہے ہو۔

ایڈگر۔
چلتے وہ مقام آ گیا۔ چُپ چاپ کھڑے رہتے۔ کیسا خوفناک مقام ہے، چھ
دیکھتے ہوئے چلنے آنے لگتے ہیں۔ بیچ میں جو جیلیں اور کوسے اڑ رہے ہیں، وہ
گیریلوں سے زیادہ بڑے نہیں معلوم ہوتے۔ اوسھی تھوٹھے رسی سے ایک
شخص لٹکا ہوا پہاڑی ساگ توڑ رہا ہے۔ یہ پیشہ بھی کیسا خطرناک ہے!
وہ اپنے سر سے زیادہ بڑا، تیس معلوم ہوتا امد کنا لے رہا جی گریٹ
پھر رہے ہیں، وہ چڑھوں کے برابر نظر آ رہے ہیں، اور وہ سامنے جو جہاز لنگر
ٹالے بڑا ہے، وہ اس چھوٹی کشتی کی طرح سے ہے جو جہاز پر ہوتی ہے،
اور چھوٹی کشتی اس ریل کے صلیب کی طرح معلوم ہوتی ہے جو ڈو جتوں کے پھلانے
کے لئے ہوتا ہے، اور لہروں کی آواز جو بے شمار سنگ ریزوں کے ساتھ
ٹکرائے سے پیدا ہوتی ہے اتنی بلندی تک پہنچ بھی نہیں پاتی میں لب
نیچے کی طرف نہیں دیکھوں گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ سر جکرا جائے اور آنکھوں میں
ایسا انصر چھا جائے کہ میں اڑ کھڑا کر نیچے جا رہا ہوں۔

گلوستر۔
ایڈگر۔
جہاں تم کھڑے ہو رہاں مجھے کھڑا کر دو۔
مجھے اپنا ہاتھ دیکھتے۔ اب آپ چٹان کی گڑے سے دو ہاتھ پر ہیں۔ اگر مجھے ساری
دنیا کی دولت بھی ملے تو نیچے کبھی نہ کوڑوں۔

گلو سٹر۔

بیرا ہاتھ چھوڑ دو۔ درست، یہ دوسری تخیلی لہ۔ اس میں ایک نگینہ ہے جو اس قابل ہے کہ تم جیسا مفلس اس کو قبول کر لے۔ یہ مفلس کو مالدار کر سکتا ہے۔ آسمان کے دیوتا اب یہ پڑیاں اس کو تمہارے حق میں سزاوار کریں، اہم اقبال مسند پر۔ اب ذرا ڈھبٹ جاؤ۔ مجھے الرزاق کہہ راد چلے جاؤ۔ میں تمہارے جاتے جوتے قدموں کی آہٹ سُننا چاہتا ہوں۔

ایڈگر۔

اچھا، حضور خدا مافظ!

گلو سٹر۔

میری دل دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔

(دالگ)

ایڈگر۔

میں ایسی مصیبت اور ایسی کی حالت میں اس کے ساتھ ایسی نغزوں باتیں ہی لیتے کر رہا ہوں کہ اس کا کچھ علاج ہو سکے
(گنگنوں کے بل جو کر)

گلو سٹر۔

میں ہندگ و برتر دیوتاؤں، اب میں دنیا چھوڑ رہا ہوں، اور تمہارے سامنے اپنی پڑا کار زندگی سے رہائی حاصل کر رہا ہوں۔ اگر میں اپنی اس شامت برداشت کرنے کے لئے اب زیادہ زندہ رہوں اور تمہاری مثل قدرت اور مشیت کے آگے بے چون و چرا کئے سر جھکاؤں تو میری ساری سستی ناکسٹ ہو کر رہ جاتے گی۔ اگر ایڈگر زندہ ہو تو، اسے آسمانی طاقتوں اس کو کامیاب اور اقبال مسند کو، اچھا دوست، خدا تم کو اپنی پناہ میں رکھے۔

ایڈگر۔

جار ہے ہیں۔ اچھا، خدا مافظ، (گلو سٹر کو داتا ہے اور زمین پر گر پڑتا ہے)
(دالگ) مجھ میں نہیں آتا کہ انسان خود تھوڑی اپنی زندگی کا اعزاز ملانے کے لئے کیسے تیار ہو جاتا ہے، جبکہ زندگی کو فالت کرنے کے لئے ہی بیٹھا اسباب موجود ہیں۔ اگر شخص واقعی ایسے مقام پر ہوتا جہاں وہ اپنے کو گم ہاتھا

تو وہ اور اس کا تصور دونوں فنا ہو چکے تھے۔

زندہ بچے کفر سے؟ اور سے حضور، مہربان، سُننے ہیں۔ بولتے نا! (الگ)
 ممکن ہے واقعی دمِ عمل گیا ہو۔ لیکن نہیں۔ سنا اس لے رہا ہے حضرت
 آپ کون ہیں؟

دُعا ہو اور مجھے مرنے دو۔

گلو سٹر۔
 ایڈگر۔

اگر آپ شہنم کے جانے یا پتہ یا پتہ کے سوا کچھ اور ہوتے تو جس بلندی
 سے اتنے نیزے نیچے آپ گرے ہیں، انڈے کی طرح آپ کے ٹکڑے
 ٹکڑے ہو گئے ہوتے۔ لیکن آپ تو سانس لے رہے ہیں۔ آپ کا بدن
 توانا اور سالم ہے۔ کہیں خون نہیں بہ رہا ہے۔ آپ بائیں کر رہے ہیں۔
 ہر طرح سے سلامت ہیں۔ اگر وہیں مستول ایک دوسرے پر کھڑے کئے
 جاتیں، تو اس بلندی کو نہیں پہنچ سکتے جہاں سے آپ سیدھے گرے
 ہیں۔ آپ کی جان بچ جانا ایک معجزہ اور غیبی طاقتوں کا ایک کرشمہ ہے
 پھر بولتے۔

مگر میں گرا بھی تھا یا نہیں؟

گلو سٹر۔
 ایڈگر۔

چڑھنے کی پہاڑی کی بڑی خوفناک چوٹی سے آپ نیچے گرے ہیں۔ فنا
 نظر اٹھا کر دیکھتے۔ تو اکی تیز آواز بھی جہاں تک نہیں پہنچ سکتی تو آواز بھی
 کی طرف دیکھتے نا۔

گلو سٹر۔

ہاتے آنکھیں لڑکھو چکا ہوں۔ کیا مصیبت کر یہ حق بھی مال نہیں کہوت کے
 زور پر اپنے کو ختم کر سکے؟ اس خیال سے بڑی جنگیں تھی کہ مصیبت اپنے
 کو ختم کر کے ظالم کے قہر کو فریب دے سکتی ہے، اور اس کے جاہلہ منصوروں
 کو شکست دے سکتی ہے۔

ایڈیٹر۔ اپنا بازو مجھے پکڑنے دیجئے۔ اٹھتے۔ ہاں۔ اس طرح۔ کہتے۔ کیسے ہیں؟
 ٹانگیں ٹھیک ہیں؟ آپ تو کھڑے ہو گئے۔

گلو سٹر۔ ابھی طرح کھڑا ہو گیا۔
 ایڈیٹر۔ بڑی صبرت کی بات ہے۔ اس چٹائی کی جوئی بڑوہ کیا مخلوق تھی جو ابھی آپ
 سے رخصت ہو کر گئی ہے؟

گلو سٹر۔ ایک غریب بد نصیب فقیر۔
 ایڈیٹر۔ میں یہاں نیچے کھڑا دیکھ رہا تھا۔ اُس کی آنکھیں اس طرح روشن تھیں جیسے وہ

چاند ہوں۔ چہرے پر ایک ہزار تاکیں تھیں اور اس کے سر پر گھٹیلی اور
 سمندر کی لہروں کی طرح تل کھاتی ہوئی سینگیں تھیں۔ وہ یقیناً کوئی بھوت
 یا جن تھا۔ اس لئے 'بابا' یہ سمجھو کہ ان ناپاک دیوتاؤں نے اس وقت
 آپ کی جان بچائی ہے جو ناممکن سے ناممکن کام کر سکتے ہیں۔

گلو سٹر۔ اب مجھے یاد آیا۔ اب میں اپنی ہر مصیبت برداشت کروں گا اور مددہ رہوں گا
 تا وقتیکہ ضرورت مصیبت تنگ آکر چلا نہ اُٹھے کہ 'بس! بس! بس!' اُس وقت میں
 مرنے کے لئے تیار ہو جاؤں گا۔ وہ شخص جس کا تم ذکر کر رہے ہو۔ میں نے
 اُس کو انسان سمجھا تھا۔ وہ اکثر 'بھوت! بھوت!' مٹا کرتا تھا۔ وہی مجھے
 یہاں تک لایا تھا۔

ایڈیٹر۔ اب آپ کوئی نکرانہ ترود نہ کیجئے۔ اور صبر اور اطمینان کے ساتھ رہئے۔
 مگر یہ کن آ رہا ہے؟

یاد شاہ آئیر جنگلی پھولوں سے لدا ہوا عجیب ہیبت میں آتا ہے (ہر شے اور کس
 کی حالت میں ہمارے آقا جیسے لباس میں رہنا کبھی نہ گوارا کرتے۔

لیڈر۔ نہیں، جہلی جکتے بنانے کے الزام میں یہ لوگ مجھے گرفتار نہیں کر سکتے ہیں تو

خود بادشاہ ہوں۔

ایڈگر۔ (الگ آہ) بخجہ کو دیکھ کر دل ہر تیر گنتے ہیں!

لیسٹر۔ اس لحاظ سے فطرت فن سے بالاتر ہے۔ یہ رقم لوجہ سپاہیوں کو فوج میں کر بھتی
 بھرتی کرنے کے صلے میں دی جاتی ہے۔ یہ شخص تو کان اس طرح پکڑتا ہے
 جس طرح کلبتوں میں کوآہکالنے والے خند منگار۔ زہرا گز بھر کا ایک چہر چلا کر
 مجھے دکھاؤ تو۔۔۔ دیکھو۔ دیکھو۔ وہ بچہ ہاجا کا ہاربا ہے۔ بس
 بس! جانے دو۔ یہ روٹی کا سینکا ہوا ٹکڑا جس پر پنیر لگی ہوئی ہے کافی
 ہوگا۔۔۔ لا یہ میرا جنگی دستاؤ لو۔ میں اس کو کسی دیو پر آزا ماسکتا ہوں
 اور وہ کلہاڑا لائے۔ ہر تیر تو شیکرے کی طرح جھپٹ کر نشانے پر بیٹھ گیا۔
 راہ! اجتماع فوج کو آگے بڑھنے کا حکم دیا جاتے۔

ایڈگر۔ اے حسین صدرنگ کے پھول؟

لیسٹر۔ اجتماع راز ہو۔

گلو سٹر۔ میں اس آواز کو پہچانتا ہوں۔

لیسٹر۔ آبا! گونزل! سفید دلاہی! یہ لوگ کٹوں کی طرح میری خوشامد کرتے تھے

اور کہا کرتے تھے کہ میرے سر پر سیاہ بال سے پہلے سفید بال موجود ہیں

ہر وقت میری "ہاں" "ہاں" اور "نہیں" "ہاں" کہتے تھے۔ لیکن

یہ "ہاں" اور "نہیں" کوئی اصلیت نہیں رکھتی تھی۔ جب بارش شروع ہوتی

اور مجھے نیبکنا پڑا، اور اسی سر و ہوا چلی کہ دانت سے دانت بکنے لگے، جب

بارش کی گرج میرے حکم سے رکی نہیں، تو مجھے ان لوگوں کی حقیقت معلوم

ہوتی تب میں نے ان کے دل کا حال جاننا چاہتم میں جانتیں! یہ لوگ اپنے قول

کے کفر سے بے ہوش تھے نہیں ہیں۔ وہ کہا کرتے تھے کہ میں سب کچھ ہوں یہ سراسر

بھڑٹ تھا۔ میں سرزمی کی اذیت کو برداشت نہیں کر سکتا۔

گلو سٹر۔ میں اس آواز کے لیے سے اچھی طرح واقف ہوں۔ کیا یہ بادشاہ سلامت نہیں ہیں۔

لیٹسر۔ ہاں سر سے پاؤں تک بادشاہ ہوں۔ جب میں کسی کو گھمڑ کر دیکھتا ہوں تو وہ لرزے لگتا ہے میں اس آواز کی جان بخشتا ہوں۔ تیرے مجرم کیا تھا؟ زنا؟ بچہ کو موت کی سزا نہیں دی جائے گی۔ زنا کے لئے موت کی سزا! ہرگز نہیں! کیونکہ گلو سٹر کا مری بیٹا باپ کے ساتھ اس دنیا میں بخت رکھتا تھا۔ اپنی کوسیری بیٹیاں میرے ساتھ رکھتی ہیں۔ واہ! واہ! اہ! یہاں عطار مجھے گھمڑی سی کرتی خوشبو دار چیزوں، تاکہ میرے خیال میں کچھ متخاص اور خوشبو پسند ہو جائے۔ یہ لڑا اپنے ماہ۔

گلو سٹر۔ حضور! مجھے اپنے ہاتھ چومنے دیں۔

لیٹسر۔ پہلے میں اپنے ہاتھوں کو پونچھ کر پاک کر لوں۔ ان سے موت کی تہک آتی ہے۔

گلو سٹر۔ آہ! قدرت کے بڑا بدشاہ شاہکار! ایک دن یہ دنیا بھی اس طرح گھیس کر نیست ہو جائے گی۔ حضور! آپ نے مجھے پہچانا۔

لیٹسر۔ بخاری آنکھیں مجھے اچھی طرح یاد ہیں۔ تم مجھے کُن آنکھوں سے کیوں دیکھ رہے ہو؟ عورتوں کی مزاح؟ عشق کے اندھے دیوتا! کیونکہ جتنے جیر چلا سکتا ہے چلا۔ میں عشق کا گھاسل نہیں ہو سکتا۔ جنگ کا یہ اعلان پڑھو اور اس کی عبادت بخود کرو۔

گلو سٹر۔ اگر اس کا ایک حرف سورج کی طرح روشن ہوتا تو بھی مجھے نہیں سوچ سکتا تھا۔

ایڈگر۔ (الگ)

اگر اس صورت حال کی مجھے دوسرے سے اطلاع ملتی تو مجھے یقین نہ آتا مگر اب

اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اور میرا کلیجہ پھٹا جا رہا ہے۔

لیٹسر۔ بڑھو۔

گلوٹر۔ کیا؟۔ خالی آنکھوں کے حلقوں سے؟

لیٹسر۔ آہا! یہ کیا جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہ سچا ہے؟ تمہارے چہرے پر آنکھیں نہیں ہیں، اور

تمہارے ہونٹوں سے میں پیسے میں ہنسی آتی ہے۔ تمہاری آنکھوں کا ہر اعمال ہے اور تمہارا ہنرہ

خالی ہے۔ پھر بھی تم دنیا کی رفتار دیکھ رہے ہو۔؟

گلوٹر۔ دیکھتا نہیں۔ محسوس کر رہا ہوں۔

لیٹسر۔ کیا؟ ہائل ہو گئے ہو؟ دنیا کی رفتار کو بغیر آنکھوں کے آدمی دیکھ سکتا ہے۔

اپنے کانوں سے دیکھو۔ یہ دیکھو۔ یہ قاشی اس بھولے بھالے چور

پر کیسا برا فروختہ مہمدا ہے۔؟ ہراکان سے سٹو۔ ان لوگوں کی آنکھیں ہلکا

جیسے لڑکے کھیل میں صفائی اور پھرتی کے ساتھ کسی چیز کو ایک ہاتھ سے

دوسرے ہاتھ میں لے لیتے ہیں۔ اور پھر تہاؤ کہ کون قاشی ہے اور کون چور۔

تم نے کسان کے گتے کو کسی بغیر دیکھو گتے تو دیکھا ہو گا؟

گلوٹر۔ ہاں سرکار دیکھا ہے۔

لیٹسر۔ اور بچائے بغیر کو گتے سے بھاگتے ہوتے بھی دیکھا ہے؟ برطانت اور اختیار

کابٹ! اگر حکومت کی سند ہر ایک گتے بیٹھ جاتے تو اس کی اطاعت کی

جاتی ہے۔ شہر و خوار، جبل ساز کو نبھانسی کی سزا دیتا ہے۔ کھٹی ہوئی گڈی

میں مشرلی سے مشرلی برائیاں دکھائی دیتی ہیں لیکن سمہاہ پنجاب کی غلطیوں سے

سے بڑے عیوب پر تہہ و ثا لے رہتی ہیں۔ گناہ پر سونے کا خلیج چھٹا دو اور

دیکھو کہ عدالت کا تخت نیزہ بغیر ہکا ساز تم نکاتے ہو۔ نئے خود بخود دھاتے کا

لیکن اس گناہ کو گڈی پہنار دو، تو ایک بونے کا کھکا بجا، اس میں مجید کر کے

ہار دھبائے گا۔ کوئی دراصل مجرم نہیں۔ میں کہتا ہوں کوئی نہیں۔ میں مجرموں کو ادا دیبچا کر اس قابل بناؤں گا کہ وہ اپنی حفاظت کر سکیں اور عدالت کا معیار درست ہو سکے۔ یہ لو، میرے دوست۔ میرے پاس اتنی طاقت نہیں کہ سٹینٹ کا منٹہ بند کیا جاسکے۔ تم شیٹے کی منگھیں بنوا لو، اور ایک غارش میں جیٹا عیار کی طرح ظاہر کرو کہ تم وہ چیزیں خوب دیکھ لے ہو جو تم کو واقعی نہیں دکھائی دیتیں۔ اچھا، اب میرے یہ بچے اتارو۔ رُندے سے کھینچو۔ اور زود سے۔ ہاں، ٹھیک ہے۔

ایڈگر۔ (الگ) — عشق اور محبت کی باتیں کسی بل بل گئی ہیں! دیوانگی میں یہ فرمائی؟

لیڈر۔ اگر میری بد بختیوں پر تم رو نا چاہو، تو میری منگھیں لے لو — میں تم کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ بقارا نا گلو سٹر ہے۔ صبر سے کام لو۔ ہم اس دنیا میں رو تے ہوئے آتے تھے۔ تم جانتے ہو۔ جب ہماری ناک میں پہلی مرتبہ اس دنیا کی ہوا جاتی ہے تو ہم رو تے اور چیختے ہیں۔ میں تم کو ایک نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ غور سے سُنو۔

گلو سٹر۔ افسوس! افسوس! اس شخص دن ہر خدا کی مار جب ہم نے دنیا میں قدم رکھا، لیڈر۔ جب ہم پیدا ہوتے ہیں تو رو تے ہیں کہ اس احمقوں کے رسم میں ہم کیوں آتے یہ جگ ٹوٹی رکھنے کے لئے اچھی ہے۔ یہ بڑی بھی تدبیر ہے کہ گلو سٹر کے فعلوں پر زندہ چڑھا دیا جائے۔ میں اس کو آزمائوں گا اور جب ٹھیک سے اپنے ناموں کے سر پر پہنچ جائوں گا تو قتل اور خونریزی کا بازار گرم ہوگا۔

(ایک شریف زراہ چند غزہ نگاروں کے ساتھ آتا ہے)

شریف زراہ۔ وہ دیکھو یا در شاہ سلامت یہاں میں حضور آپ کی چہیتی بیٹی نے —

لیٹیر۔ کہیں مفر نہیں۔ کیا میں قیدی ہو گیا؟ میں قدرت کا پیدا نشی امحق ہوں۔ میرے ساتھ ٹھیک برتاؤ کرو۔ تم کو فدیہ دیا جائے گا۔ میرے لئے ایک خراج ملتا تو۔ میرے بھجوں میں شکات پڑ گئے ہیں۔

شریف زادہ۔ حضور! آپ جو کہیں گے اس کی تعمیل ہوگی۔

لیٹیر۔ میرے ساتھ کوئی مددگار نہیں؟ مجھے تنہا مقابلہ کرنا ہے؟ ارے۔ اس طرح تو آدمی تنگ کی مانند گھبل کر رہ جائے گا۔ آنکھوں سے آنسو بہا کر کہیں باغ منجھا جاسکتا ہے یا خزاں کی آڑتی ہوتی خاک کو پایا جاسکتا ہے۔

شریف زادہ۔ ممالی جاہ۔

لیٹیر۔ میں بہلوری کے ساتھ مروں گا۔ ایک جناحے سنوارے ڈولھا کی طرح۔ کیا! اب میں خوش آمد بشارت رہوں گا۔ آؤ۔ آؤ۔ میں بادشاہ ہوں۔ اے میرے مالکو تم کو معلوم ہے۔

شریف زادہ۔ سرکار بادشاہ ہیں۔ ہم سب جاننے میں اے آپ کا حکم بجالانے کے لئے حاضر ہیں۔ لیٹیر۔ تو پھر ابھی زندگی کی انتہہ ہے۔ ہمیں۔ اگر زندگی پانا ہے تو بھاگ کر پیانو گئے۔ میں یہ چلا۔

(دلتیر: ڈر کر نکل جاتا ہے۔ غمگیناں بچھے بچھے بیڑے ہیں۔)

شریف زادہ۔ اگر کسی رزبی سے درویش آدمی کی یہ حالت ہوتی تو وہ قابل رحم ہوتا۔ تاکہ بادشاہ اس حالت کو پہنچ جائے! تمہاری ایک ایسی بیٹی بھی ہے جو اس قدر آدمی کے واضح کو مٹانا چاہتی ہے جو اس کی دروزں بہنوں نے فطرت کے دامن میں لگائے ہیں۔

ایڈگر۔ اے نیک دل انسان! فرمائیں گے۔

شریف زادہ۔ جناب ہلدی کیجئے۔ فرمائیے کیا کہتے ہیں؟

ایڈیٹر۔ جو جنگ ہونے والی ہے اس کے بارے میں کچھ آپ نے سنا ہے؟
 شریف زاہد۔ جنگ کا ہونا یقینی مسلم ہوتا ہے۔ ہر ملک ہر شخص کی زبان ہمارا کاپر چلے ہے
 ہر وہ شخص جو آوازیں سن سکتا ہے اور ان کا مفہوم سمجھ سکتا ہے یہی سن
 رہا ہے۔

ایڈیٹر۔ لیکن مہربانی فرما کر بتائیے کہ دوسرا لشکر اس وقت کہاں ہے؟
 یہاں سے کتنی دُور؟

شریف زاہد۔ قریب ہی ہے اور تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ لشکر کا خاص حصہ کسی
 وقت بھی یہاں پہنچ سکتا ہے۔

ایڈیٹر۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔ بس اتنا ہی پوچھنا تھا۔
 شریف زاہد۔ اس خیال سے کہ ملکہ ایک خاص غرض سے یہاں آئی ہوئی ہیں ان کا لشکر
 آگے بڑھ آیا ہے۔

ایڈیٹر۔ شکریہ۔

(شریف زاہد جاتا ہے)

گلوٹر۔ لمے مہربان دیوانہو! میری جان اپنے قبضے میں رکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ میری طبیعت کی آلودگی
 پھر مجھے تمہاری مرضی سے پہلے جان دے دینے پر مجبور کرے۔

ایڈیٹر۔ خدا کا نام لڑا جا۔

گلوٹر۔ صاحب تم کون ہو؟

ایڈیٹر۔ ایک بہت غریب اور لاچار انسان جس کو قسمت کی مل نے مجبوراً بدلے میں کر رکھا ہے

میں نے اتنے شدید صدمے اور غم کھے ہیں کہ میرے اندر دوسروں کے
 آلام و مصائب کو محسوس کرنے اور ان پر حسرت کھانے کی صلاحیت پیدا
 ہو گئی ہے۔ اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیکھتے ہیں۔ میں آپ کو کہیں محفوظ رکھتا ہوں

پہنچا دوں۔

گلو سٹر۔ تیرا دل سے شکریہ۔ اور آسمان کے دیوتا تمہاری زندگی کو اپنی نعمتوں اور برکتوں سے معمور رکھیں۔

(آسولٹ آتا ہے)

آسولٹ۔ انعام کا اعلان ہو چکا ہے۔ کسی خوش قسمتی کی بات ہے۔ تیرا یہ آنکھوں سے محروم سر اس لئے بنا تھا کہ اس سے میری دولت میں اضافہ ہو بیخوبی بقدر! گناہوں سے جلد جلد توبہ کر لے۔ تیرا خاتمہ کر دینے کے لئے ظہور میان سے نکل چکی ہے۔

گلو سٹر۔ اچھے ہاتھ میں کافی طاقت بھراؤ۔ میں تم کو اپنا دشمن سمجھوں گا۔

(ایڈگر دونوں کے بیچ میں آجاتا ہے)

آسولٹ۔ اے اُجا گنوار۔ تو ایک ایسے شخص کی حمایت کیوں کرتا ہے جس کو حکومت ختم قرار دے چکی ہے؟ اور میں کی گرتاری ہر انعام کا اٹھوڑ نکل چکا ہے؟ دُور رہ! کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی شامت تجھ کو بھی لگ جاتے۔ چھوڑ اس کا ہاتھ۔

ایڈگر۔ میں تُوں کا ہاتھ نہیں چھوڑوں گا جب تک مجھے مستقل طور پر اس کی وجہ نہ بتائی جاتے۔

آسولٹ۔ غلام کے بچے۔ اس کا ہاتھ چھوڑ۔ نہیں تو جان سے جائے گا۔

ایڈگر۔ تجھے آدمی اپنا ماحول۔ اور نظریوں کو اپنے راستے جاتے رہ۔ اگر وہی طرح جھگڑا کرتے رہتا ہے تو یاد رکھو یہ حالت زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتی۔ خبردار پتھر کے قریب نہ آنا۔ میں تم کو آگاہ کئے دیتا ہوں۔ تھر رہو! وہ میں یہ آزمائے رہے ہو رہو جاتوں گا کہ تمہاری کھوپڑی زیادہ نعمت ہے یا میرا ڈنڈا۔

میں تم سے سات سات کہے دیتا ہوں۔

آسولڈ۔

وہ ہو کر کے ٹوڑے۔

ایڈگر۔ میں تمہارے ہانت توڑ دوں گا۔ آؤ۔ کچھ مضائقہ نہیں، مجھے وار کر سکو کرو۔

(دونوں لڑتے ہیں۔ آسولڈ گر جاتا ہے)

آسولڈ۔

ارے کھنت غلام۔ تو نے تو مجھے مار ہی ڈالا۔ بد معاش میرا یہ بٹرا لے۔ اگر دنیا

میں بھلائی کا پھل چاہتا ہے تو میری لاش کو دفن کر دے۔ اور میری جیب

میں جو خطوط ہیں ان کو نکال لے، اور ایڈمنڈ، ارل گلوسٹر کو پہنچا دے

ان کو برطانوی لشکر میں تلاش کر لے۔ آہ! کیسے بے وقت موت آئی۔

ایڈگر۔

میں تم کو اتنی طرح جانتا ہوں۔ جڑے فرما نہ دو، بد معاش ہو۔ اور اپنی خبیثت

طبیعت کے تقاضے کے مطابق اپنی بیگم کی تمام شیطانی خصلتوں کے تابعدار

غلام ہو۔

گلوسٹر۔

ارے کیا وہ مر گیا؟

ایڈگر۔

بابا! آپ چپ چاپ بیٹھے رہیں، اور آرام کریں۔ اب اس کی جیبوں کی تلاشی

لی جاتے ہیں جن خطوں کا اس نے ذکر کیا ہے، لیکن ہے وہ میرے کام کے

ہوں۔ وہ تو مر گیا۔ مجھے افسوس ہے کہ کوئی دوسرا اس کی موت کا ہتھیار

نہیں ہوا۔ ذرا ان خطوں کو دیکھا جاسے۔ رسی آداب برطرف۔ جہر کو توڑنا

بڑا ہے۔ دشمنوں کے ارادے اور منصوبے معلوم کرنے کے لئے قرآن

کے دل تک چاک کر دینا جائز ہیں۔ ان کے کافذات کو کھول کر دیکھنا ہو تو

ادبگی زیادہ جائز ہے۔

(پڑھتا ہے) ہاتھ سے درمیان جو باہمی معاہدے ہوتے ہیں ان کو یاد رکھنا

چاہئے، ہم کو اس کا کام تمام کر دینے کے لئے بہت سے موقع ملیں گے، مگر

تختاری نیت اور ارادے میں فرق نہیں آیا ہے تو سوغ اور کھل کی کمی نہ ہوگی۔ مگر وہ لڑائی جیت کر واپس آیا تو کچھ نہ ہو سکے گا۔ پھر تو میں اس کی تہیٰ اور اس کا بستر میرا قہر خانہ ہوگا۔ اس بستر کی نفرت انگیز گرمی سے مجھے بجات دلاؤ اور اس رحمت کے صلے میں خود اس کی جگہ لو۔

تختاری بیوی — میں ایسا ہی لکھنا چاہتی ہوں۔

ورد تختاری چاہنے والی کنیز، گوزل ۛ

عمودت کے دل کی خواہشوں کا حال کسی کو معلوم نہیں۔ اپنے مشرف شہر ہر کی جان لینے کی سازش کر رہی ہے۔ اور جب وہ مرجائے تو اس کی جگہ میرا بھائی لے۔ میں اس ہلکے کو کرید کر اس ناپاک خط کو دفن کئے دیتا ہوں جو خوشخوار نفس پرستوں نے لکھا ہے۔ اور مناسب وقت آنے پر اس بے مہری اور شقا کی کی بستار و زکوٰۃ کی آٹکھوں کے سامنے پیش کر دوں گا جس کے قتل کی سازش کی جا رہی ہے اور اس وقت ساری تہذیب و بیان کر دوں گا۔

گلوستر۔

بادشاہ سلامت تو دلو اتے ہو گئے، لیکن میرے حواس کھٹے تھی اور شدید ہیں کہ میں کھڑا ہوں اور اپنے مصائب اور آلام کا تیز احساس رکھتا ہوں! کاش میں بھی دیوانہ ہوتا تو میرے آلام کا احساس بھی میرے شعور سے دور رہتا اور جتنی مصیبتیں مجھے اٹھانا پڑ رہی ہیں ان کا مجھے کوئی علم نہ ہوتا، اس لئے کہ ٹھیک سوچنے سمجھنے کی مجھ میں طاقت ہی نہ ہوتی۔!

ایڈگر۔

مجھے اپنا ہاتھ دیکھتے۔ (دند سے جھکی تو میرے کی آواز سنائی دیتی ہے) کہیں بہت ٹھہ سے تقارہ بجنے کی آواز آ رہی ہے۔ آجیتے بابا۔ میں آپ کو اپنے ایک دوست کے وہاں لے جا کر رکھا ہوں۔

(جاتے ہیں)

سَاتُوا مِنْظِرًا

فریسی بڑا آدمی ایک خیر بھلا شریک پلنگ پر سوار ہوا ہے
 باجروں کی بیگم آواز شریف زادہ اور دوسرے خدمتگار
 گھوڑی کر رہے ہیں

(کارڈیلیا، کنٹ اور طیب آتے ہیں)

کارڈیلیا۔ اے شریف اور نیک دل کنٹ، میں اپنی زندگی میں آپ کے احسان کا صلہ کیسے
 دے سکتی ہوں؟ آپ کا حق ادا کرنے کے لئے میری عمر کی مدت بہت کم
 ثابت ہوگی اور جو صلہ بے بھی سکوں گی وہ پورا نہ ہوگا۔

کنٹ۔ آپ کا اعزاز کر لینا بڑے سے بڑے صلہ سے زیادہ ہے پھر یہ خدات
 کی جو اطلاع آپ کو ملی ہے، وہ حقیقت سے زیادہ ہے نہ کم۔ جو کچھ کر سکتا
 تھا، وہ میں نے کیا، اور وہ آپ پر ظاہر ہے۔

کارڈیلیا۔ جانتے ہیں کہ بڑوں کو اتار کر بہت سرباس پہن لیجئے۔ ان سے تو شامت
 اور مصیبت کے دلوں کی یاد تازہ ہو رہی ہے۔ میرا کہنا مانجئے ان کہ بڑوں
 کو اتار دیجئے۔

کنٹ۔ بیگم، مجھ کو معاف کیجئے۔ اگر میں نے اپنی اصلی شخصیت کو ظاہر کر دیا، تو
 میرا جو مصعبو بہ ہے اس کی تکمیل میں وقت ہوگی۔ میں آپ سے اتنی
 عنایت کی دیکھا است کرتا ہوں کہ آپ بھی یہی ظاہر کیجئے کہ آپ مجھے
 نہیں جانتیں۔ جب وقت آئے گا اور میں مناسب سمجھوں گا تو اپنے
 کو ظاہر کر دوں گا اور آپ کو تمنا دوں گا۔

کارڈیلیا۔ اچھا میرے شریف کنٹ، جیسا مناسب سمجھتے کیجئے۔ (طیب کے) بادشاہ سلامت

کیسے ہیں؟

طیب - بیگم! ابھی تک سوس رہے ہیں۔

کارٹریلیا - اے نیک دیوتا تو، فطری حالت میں ظلم و تشدد سے جو نفور آ گیا ہے اس کو اپنے لطف و کرم سے دُور کر دو۔ میرے باپ کے حماس کو جو اولاد کی پہلیک سے وہ ہم برہم ہو کر رہ گئے ہیں پھر اپنی اہلی حالت پہلے آؤ۔

طیب - بیگم! اگر آپ اجازت دیں تو بادشاہ سلامت کو جگا دیا جائے۔ بہت دیر تک سوچئے۔

کارٹریلیا - آپ طیب کی حیثیت سے بیسا مناسب سمجھئے کیجئے۔ ان کے کپڑے بدل دتے گئے ہیں؟

شریف نواز - ہاں، بیگم۔ خواب کی غفلت کی حالت میں ہم نے ان کو دوسرے کپڑے پہنا دئے ہیں۔

طیب - جب ہم بادشاہ سلامت کو جگا نہیں تو حضور پاس ہی رہتے، مجھے یقین ہے کہ ان کو سکون ہو گیا ہو گا اور ان کا مزاج اعتدال پر آ گیا ہو گا۔

کارٹریلیا - ٹیٹ بھما۔

طیب - خدا اور قریب آجاتے — باجے اور زرد سے بجاتو۔

کارٹریلیا - پرانے آباہان خدا کے صبر سے خیزٹوں میں اتنی تاثیر ہو کہ وہ آپ کی کھمت رہیں لائیں اور میرا یہ برس ان تمام خدیوہ صدموں اور آفتوں کی تلافی کرنے سے جو میری بہنوں نے آپ جیسے بزرگ اور شفیق باپ کو پہنچائی ہیں۔

کنٹ - مہربان اور پیاری شہزادی!

کارٹریلیا - اگر آپ ان کے باپ ذہولے کو آپ کے یہ برت جیسے سفید بال میری بہنوں کی نگاہ میں رحم کے سخن ہونے، کیا یہ لڑائی صورت اس لائق تھی کہ غضبناک

ہواؤں کے تھپیڑے کھاتے یا بارل کی دل ڈبلا دینے والی گرج ایتھیر اور
 لہرائی ہوتی جلیوں کے صدیوں کا مقابلہ کرے۔ اور نظریہ تباہ حال تمام
 آسمانی آفتوں کو اپنی بے بسی کے عالم میں برداشت کرے، جبکہ اس کے سر
 پر سوائے چند بالوں کے حفاظت کا کوئی سامان نہیں ہے؛ میں دشمن کے
 کتے کو اگر وہ مجھے کاٹ بھی کھانا، اپنے آتش و دان کے پاس جگہ دیتی، اور
 اسے میرے مظلوم باپ، تم کو اس لائق سمجھا گیا اور تم نے اس کو گوارہ کر لیا کہ
 تم سردوں اور بے خانہاں آواروں کے ساتھ ایک ننگ و تار یک اور بدبو دار
 جھونپڑی میں جا کر ڈوبو؟ افسوس! افسوس! تمہیں کہ تمہاری جان بھی
 جوش و خواس کے ساتھ ہی تم سے رخصت کیوں نہ ہو گئی۔ اب وہ جاگ
 رہے ہیں۔ ان سے باتیں کیجئے۔

طیب - بگیم، بہتر یہ ہو گا کہ آپ ہی ان سے باتیں کریں۔

کارڈیلیا - بادشاہ سلامت، آپ کا مزاج کیسا ہے؟

لیتھر - تم قبر سے کمال کر مجھ پر بڑا ظلم کر رہے ہو۔ تمہاری مدعا کو فدائی ہی ہوتی

برکتیں نصیب ہیں۔ مگر مجھے تو ایک آگ کے چکر سے بامداد دیا گیا ہے

اور خود میرے آنسو پھیلے ہوئے سید کی طرح جہاں ٹپکتے ہیں، جلا دیتے

ہیں۔

کارڈیلیا - حضور، آپ مجھے پہچانتے ہیں؟

لیتھر - ہاں، میں جانتا ہوں۔ تم ایک دُوح ہو۔ تم کب مری تھیں؟

کارڈیلیا - ابھی تک ہوش و خواس سے کوسوں دُوح ہیں!

طیب - ابھی حتیٰ علاج جاگے نہیں ہیں۔ تمہاری دیر کے لئے ان کو اکیلا رہنے دیجئے۔

لیتھر - میں کہاں رہا؟ اہ اب میں کہاں ہوں؟ یہ تو دن کی خوش آئند روشنی ہے۔

مجھے بڑا دھوکا ہو رہا ہے۔ اگر میں کسی دوسرے کو اس حالت میں دیکھتا تو مارے
تس کے مر جاتا۔ مجھ میں نہیں آتا کیا کہوں۔ میں قسم کھا کر نہیں کہہ سکتا کہ یہ میرے
ہی ہاتھ ہیں۔ دیکھوں تو۔۔۔ شوق کی جھنجھٹ تو عکسوں ہوتی ہے، کاش
مجھے اپنے حال کا یقین کے ساتھ علم ہو سکتا!

کارڈیلیا۔ آپا جان، میری طرف دیکھتے۔ اور میرے سر پر اپنے ہاتھ رکھ کر مجھے دعا
دیجئے۔۔۔ اڑے نہیں۔ میرے سامنے جھکئے نہیں۔

لیئس۔ دیکھو میرا مذاق نہ اڑاؤ۔ میں ایک بڑا بے وقوف اور نادان پڑھا ہوں۔

اسی سال کا۔ بلکہ اور زیادہ۔ ذائقہ گھڑی کم، ذائقہ گھڑی زیادہ۔ اور
بچی بات کیوں نہ کہہ دوں۔ میرا خیال ہے کہ میرا دماغ درست نہیں
ہے۔ مجھے ایسا عکس ہوتا ہے کہ تم کو پہچانتا ہوں۔ اور اس شخص کو بھی
پہچانتا ہوں۔ لیکن مجھے شک ہے، اس لئے کہ مجھے یہی نہیں معلوم کہ
کوئی سا تم ہے۔ اور لاکھ اپنے دماغ پر زور دیتا ہوں۔ اپنے ان کپڑوں
کو نہیں پہچان پاتا۔ مجھے یہ معلوم کہ میں نے رات کہاں بسر کی۔ مجھ پر ہنسو
منت کیونکہ اگر مجھے انسانی شعور ملا ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ میری
بیاری بچی کارڈیلیا ہے۔

کارڈیلیا۔ ہاں میں کارڈیلیا ہی ہوں۔ آپ کی کارڈیلیا۔

لیئس۔ تم آسو بہا رہی ہو۔ ہاں۔ خدا کے لئے رو نہیں۔ اگر تم مجھے زہر دو تو میں

ہاں لوں گا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کو مجھ سے محبت نہیں ہے، اور جہاں تک
مجھے یاد آتا ہے تمہاری بہنوں نے میرے ساتھ ظلم کیا ہے۔ تم اگر مجھ سے
محبت نہ رکھو تو تم کو حق ہے۔ لیکن تمہاری بہنوں نے مجھ پر جو سلوک کیا
ہے اس کی کوئی وجہ نہیں تھی۔

کارڈیلیا۔ کہیں کوئی وجہ نہیں ہے۔ مطلق نہیں۔ اس ذکر کو جاننے دیجئے۔

لیسٹر۔ میں فرانس میں ہوں؟

کنٹ۔ نہیں، حضور۔ اپنے ہی ملک میں ہیں۔

لیسٹر۔ مجھے دھوکے میں نہ ڈالو۔

طیب۔ بیگم، صبر سے کام لیجئے۔ جو شورش ان کے دل میں تھی، وہ ختم ہو چکی ہے لیکن

جو ان پر سے گند چکا ہے اگر اس کی یاد دلاتی جاتی ہے، تو ان کے لئے

خطرہ ہے۔ ان سے کہتے کہ آپ اندر جا کر آرام کریں۔ اب جب تک

طبیعت بالکل درست اور ہموار نہ ہو جائے ان کو زیادہ نرمی نہ دی جائے۔

کارڈیلیا۔ اب اندر چلتے اور آرام کیجئے۔

لیسٹر۔ تم بھی ساتھ چلو۔ خدا کے لئے سب کچھ بھول جاؤ اور مجھے ممانت کر دو۔

میں بڈھا ہوں اور بے وقوف۔

(کنٹ اور شریف زادہ کے سوا سب چلے جاتے ہیں)

شریف زادہ۔ صاحب، کیا ڈر لوگ کار تو ال کے قتل کے بارے میں جربیان کیا جاتا ہے؟

کنٹ۔

کنٹ۔ ہاں حوت پر حوت ہے۔

شریف زادہ۔ اب ان کی جگہ کون حاکم ہے؟

کنٹ۔ جیسا کہ سننا جاتا ہے گلوسٹر کا ناجائز بیٹا۔

شریف زادہ۔ لوگ کہتے ہیں کہ گلوسٹر کا جلاوطن بیٹا ایڈگر اول کنٹ کے ساتھ جرمنی

میں ہے۔

کنٹ۔ کہنے کا کیا ہتھیار؟ انہیں بدلتی رہتی ہیں۔ اب تو اس کا وقت ہے کہ ہم

لوگ اپنے گرد و پیش کے حالات کو نگاہ میں رکھیں، سلطنت کی زمیں جلد جلد

اکٹھا ہو رہی ہیں۔

شریف زادہ۔ جبر سکت قتل و قذات کے اس لڑائی کا فیصلہ ہوتا نظر نہیں آتا۔ اچھا جناب،
صاف انا!

(جاتا ہے)

کنٹ۔ میرا منصوبہ اللہ میرا مقصد اس وقت ابھی طے نہ ہو گا جب کہ بڑے
یا بچھے لڑائی ختم ہو جائے۔

(جاتا ہے)

پانچویں تمثیل

پہلا منظر

ڈورڈ کے قریب برطانوی پشاور

{ میں اور جینٹلے کے ساتھ ایڈمنڈ، ریگن، فوجی }
{ سزاد، سپاہی اور دوسرے لوگ آتے ہیں۔ }

ایڈمنڈ۔ ڈیرک البانی سے معلوم کرو کہ وہ اپنے فیصلہ پر قائم ہیں یا کسی وجہ سے اب وہ مناسب سمجھتے ہیں کہ کوئی دوسرا راستہ اختیار کیا جائے وہ تو ہر ستم پر سمجھتا ہے اور ارادہ بدلتے رہتے ہیں۔ ان کی قطعی رائے معلوم کر کے آؤ۔

وہیں آؤ گی کر حکم دیا جاتا ہے وہ چلا جاتا ہے

ریگن۔ ہلاری بہن کا آؤی یقیناً کہیں اور چلا گیا ہے۔

ایڈمنڈ۔ بیگم، اگر ایسا ہوا ہے تو خطرے کی بات ہے۔

ریگن۔ پیارے سرتاج، اب تم تو جانتے ہی ہو کہ میں تم پر کسی عنایتیں کرنا ہوتی

ہوں بسکین ایک بات بتاؤ۔۔۔ ہاگس کھنا۔۔۔ کیا تم کو سری بہن

کے ساتھ محبت نہیں ہے؟

ایڈمنسٹریٹو - خود ہے۔ مگر پاک اور صاف محبت۔

رنگین - مجھے ذرا شبہ ہے کہ تم ان سے ہم آغوش اور ان کی خواب گاہ کے رفیق رہ چکے ہو۔ یہاں تک کہ تم کو اب انہیں کا سمجھنا چاہئے۔

ایڈمنسٹریٹو - نہیں، بیگم۔ میں اپنے ہنر کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ نہیں۔

رنگین - میں ان کو گورا نہیں کر سکتی۔ میرے پیارے آقا، ان سے بے تکلفی کی راہ وہم نہ پیدا کرنا۔

ایڈمنسٹریٹو - میری عظمت سے کسی قسم کا اندیشہ دل میں نہ لائو۔ وہ آقاؤں کا شہسوار وہ ڈراؤک!

(پس اور چیخندے کے ساتھ آجانی گونزل اور سپاہی آتے ہیں)

گونزل - (دھک) میں لڑائی میں ہار مانا گو مارا کروں گی۔ لیکن یہ گورا نہیں کر سکتی کہ میری یہ بہن مجھے ایڈمنسٹریٹو سے بھدا کرے۔

الہیاتی - میری سپاہی بہن، ہماری یہ طاقات تھارک ہو۔ صاحب، میں نے

چہرہ نشینی ہے کہ بادشاہ سلامت اپنی بیٹی کے پاس چلے گئے ہیں، اور

ان کے ساتھ وہ سب لوگ ہیں جن کو ہماری حکومت کی سخت گیریوں

نے دامن چھوڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔ میرا مزاج تو یہ ہے کہ اگر کسی

سلسلے میں حمایت کرنا حق اور ایمان داری کے خلاف ہوتا ہے، تو میں خواہ

توڑا دھڑاوت کی شائش نہیں کرتا۔ جہاں تک موجودہ معاملہ کا تعلق ہے، میں

نے اس کی حمایت اس لئے اپنے ذمہ لیا ہے کہ فرانس نے ہمارے ملک پر

فوج کشی کی ہے، اور یہ محض بادشاہ سلامت کی مدد اور تعزیت کے لئے

نہیں ہے، اور نہ ان لوگوں کی مدد غصہ و دہے جو میرا خیال ہے کہ کبجا

ظہور ہمارے مخالف اور دشمن ہو گئے ہیں۔

ایڈمنڈ - (دلنہ میں) حضور، بڑی شرافت کی گفتگو کر رہے ہیں۔

ریگن - مگر اس وقت ان باتوں کا کیا موقع ہے؟

گورنل - ہم کو پتا چلتے کہ ہم مل کر دشمن کا مقابلہ کریں۔ خانگی اور ذاتی اختلافات کا اس وقت سوال نہیں ہے۔

البانی - تو پھر جنگ کے آزمودہ کار ماہروں سے مشورہ کر کے طے کر لیا جائے کہ ہم کو کیا کارروائی اختیار کرنا چاہئے۔

ایڈمنڈ - میں ابھی آپ کے خیروں میں حاضر ہونا ہوں۔

ریگن - بہن، آپ ہمارے ساتھ چلیے۔

گورنل - نہیں۔

ریگن - زیادہ مناسب یہی ہے کہ آپ ہمارے ساتھ چلیں۔

گورنل - (راگ) اور جو! میں اس پہیلی کو خوب سمجھتی ہوں — اچھا چلی ہوں۔

(جس وقت وہ جاتے چھلے ہیں ایڈمنڈ بھیس پتے لے پرتے آتا ہے)

ایڈگر - اگر حضور نے کبھی کسی بیکس سے بات کی ہو، تو میری درخواست ہے کہ میری بات سنیں۔

البانی - میں ابھی تم لوگوں سے آٹوں کا — کہو کیا کہنا ہے؟

ایڈگر - قبل اس کے کہ آپ لڑائی شروع کریں اس خط کو پڑھ لیجئے۔ اگر آپ لڑائی

میں نفع پا جائیں، تو نفع بھرا کر اس شخص کو طلب کر لیں جس نے یہ خط لاکر

آپ کو دیا ہے۔ اگرچہ میں بظاہر فطرت زدہ اور بے بس معلوم ہوتا ہوں

لیکن میں ایک ایسے خزانہ کو پیش کر سکتا ہوں جو اس خط کی عمدت کی

تصدیق کرے گا۔ اور اگر خدا بخواتم آپ کو شکست دے، تو پھر اس دنیا

کے ساتھ آپ کا معاملہ ہاتی در ہے گا، اور آپ کے خلاف تمام سازشیں ختم

ہو جائیں گی۔ قسمت آپ کی یادری کرے۔

الباقی۔

میں جب تک خط پڑھ رہا ہوں تم ٹھہرے رہو۔

ایڈیٹر۔

مجھے سن کر کیا لگتا ہے۔ جب وقت یاد ہو گا تو برسِ غیب کے آواز دینے کی ضرورت ہے۔ خدمت میں حاضر ہوجاں گا۔

الباقی۔

پھر خدا حافظ! میں تمہارا دیا ہوا خط اطمینان سے پڑھوں گا۔

(ایڈیٹر جاتا ہے)

(ایڈیٹر منڈ پھر آتا ہے)

ایڈیٹر منڈ۔

دشمن کی فوج اب نظر آتی ہے۔ سرکارِ اہلی فوج کو اکٹھا اور آراستہ رکھیں۔ چار سووں سے دشمن کی فوج کی تعداد اور طاقت کا صحیح اندازہ ملے گا۔ مگر بھرتی اور استعدادی سے کام لیں۔ حضور کا فرض ہے۔

الباقی۔

ہاں جیسا وقت آئے گا ہم اس کے مطابق قدم اٹھائیں گے۔

(چلا جاتا ہے)

ایڈیٹر منڈ۔

ان دونوں بہنوں سے قسم کھا کر عیاشی کا اقرار کر چکا ہوں۔ اب دونوں ایک دوسرے سے ایسی بدظن اور خیر کتنی ہیں جیسے سانپ کا کاٹنا سانپ سے ہوتا ہے۔ تجھے ان میں سے کسی کو قبول کرنا پاتا ہے؟ دونوں کو؟ کسی ایک کو؟ یا کسی کو نہیں؟ اور دونوں زندہ رہ گئیں تو ان میں دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی عیاشی کا ٹھٹھ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ اگر میں بیوہ رنگین کے ساتھ شادی کرتا ہوں تو اس کی بہن کو ترل غیظ اور رشک و بدعات سے پاگل ہو جائے گی۔ اور گو ترل کا شوہر زندہ ہے، اس لئے اس کے ساتھ کا سچا ہونے کا سوال ہی نہیں ہے۔ بھگتئی الحال تو ہم کو الباقی کو اپنا حاکم اور مرنی مان کر جنگ کی ٹیم کو سر کرنا ہے۔ بڑائی ختم ہونے کے بعد گو ترل

جانے۔ اگر وہ اپنے شوہر سے رہائی چاہتی ہے تو خود اس کی کوئی تدبیر نکالے۔
 وہ گیا لیٹر اور کارٹولیا کے ساتھ دھم کے بہتاؤ کا سوال، جیسا کہ الہبانی
 اس وقت کرنا چاہتا ہے، سو جب لڑائی ختم ہو جائے گی اور دونوں بہادر
 اختیار میں ہوں گے اس کی نوبت ہی نہیں آنے پائے گی کہ ان کو الہبانی
 کی عنقا اور عنایت دیکھنا نصیب ہو۔ لیکن اس وقت میرا فرض لڑائی میں
 دشمن کا مقابلہ کرنا ہے۔ فضول باتیں کرنا نہیں ہے۔

(چلا جاتا ہے)

دوسرا منظر

دونوں لشکر گاہوں کے درمیان جنگ کا میدان۔ اندر سے

طبل جنگ اور نغمی کی آواز۔

{ طبل اور جھنڈے ساتھ لیٹے، کارٹولیا
 اور پائی آنے ہیں، آواز چلے جاتے ہیں }

(ایڈگر اور گلوستر آتے ہیں)

ایڈگر۔ بابا! اس ہڈ کے سایہ کو اپنی پناہ سمجھئے۔ میں آرام کے ساتھ بیٹھے رہتے اور
 وہاں کیے کہن کی فتح ہو۔ اگر میں آپ کے پاس نہ لڑ کر آیا، تو عیش و فرحت
 کا شہہ لے کر آؤں گا۔

گلوستر۔ خدا کا فضل تمہارے ساتھ ہو!

(ایڈگر جاتا ہے)

{ اندر سے جنگی باجوں کی آواز آتی ہے اور ہزیمت
 کی آہٹ ملتی ہے۔ ایڈگر بھر آتا ہے۔ }

ایڈگر۔ یہاں سے بھاگتے 'بابا۔ مجھے اپنا ہاتھ نکھانے۔ بھاگتے! ہارشاہ میٹر کو شکست ہو گئی وہ ابران کی صاحبزادی دونوں گرفتار ہیں۔ جلدی بھجے اپنا ہاتھ دیکھتے۔ آتے۔

گلو سٹر۔ اب یہاں سے کہیں جانا نہیں ہے۔ فرنا سٹر تا ہی ہے تو یہیں کیوں نہ فریں سٹر۔

ایڈگر۔ کیوں پھر وہی محوس خیالات؟ یہاں سے جانا بھی اسی طرح گوارا کرنا پڑے گا جس طرح یہاں آنا گوارا کیا تھا۔ آمانگی اور سندی زندگی میں سب کچھ ہے۔

گلو سٹر۔ یہ بھی سکا ہے۔

(دونوں چلے جاتے ہیں)

تیسرا منظر

ظہور کے قریب برطانوی پڑاؤ۔

(ایڈمنڈ فتح کے نقاصے اور لہرتے ہوئے جھنڈے کے ساتھ آتا ہے۔

دبتر اور کارٹولیا قیدیوں کی حیثیت سے آتے ہیں۔ ایک کہتان

اور سپاہی وغیرہ)۔

ایڈمنڈ۔ کچھ فوجی سردار ان قیدیوں کو یہاں سے لے جائیں اور ان پر سخت پھرا

رکھا جائے۔ جب تک کہ ان ہا خستہ ہار لوگوں کی طرف سے کوئی حکم

نہ آجائے جو ان پر فرد جسم قائم کر کے ان کی قیمت کا بھلا کرنے

والے ہیں۔

کارٹولیا۔ ہم لوگ کچھ دنیا میں پہنے انسان نہیں ہیں جو اپنی نیک سے نیک نیت کے

بدلتے ہیں بدترین انجام کو پہنچے ہیں۔ اے مظلوم بادشاہ، میرا دل آپ پر تڑپ رہا ہے، دُرد میں تو دغا باز قسمت کی قہر آلود جھریوں کا جواب اس سے زیادہ ٹیکھی جھریوں سے دے سکتی تھی۔ کیا آپ کی بیٹیاں اور میری بہنیں ہم سے دلیس گی؟

لیتسر۔ نہیں، نہیں، ہرگز نہیں! چل قید خانے چلیں۔ ہم دونوں اکیلے وہاں بچھڑے ہیں، بند چڑیوں کی طرح گائیں گے۔ جب ترکے گی کہ میں تجھ کو اپنی ہوا دوں تو میں ترے سامنے گھٹنوں کے تل جھک کر تجھ سے اپنی خطا سمانت کراؤں گا۔ اسی طرح ہم اب زندگی کے دن گزار دیں گے۔ ہم دعا ہیں باگلیں گے، اور گانے گاؤں گے، اور کہانیاں کہیں گے، اور رنگین تیتروں کو دیکھ کر سنیں گے، غریبوں اور رنڈیوں سے شاہی دربار کی خبریں سنیں گے، اور اُن سے باتیں بھی کریں گے۔ کون ہارا؟ کون چیتا؟ کون آیا؟ کون گیا؟ اور رات کی باتوں کو اس طرح سن کر محفوناً رکھیں گے گویا ہم ضائی جا سوس ہیں۔ قید خانے کی چار دیواری ہی کے اندر بند رہ کر ہم گھستے گھستے ختم ہو جائیں گے، بڑے بڑے گروہوں کے درمیان جن کو چاند کے پیدا کتے بڑے جوار بھانے کی طرح عروج و زوال ہوتا رہے گا۔

ایڈمنڈ۔ ان کو یہاں سے لے جاؤ۔

لیتسر۔ میری کارڈیلیا، ایسی شہزادیوں پر دیوتا خرد بجز رات چڑھاتے ہیں۔ اب تو میں نے تجھ کو پالیا ہے۔ اب اگر ہم کو کوئی جُدا کرنا چاہے تو اس کو آسمان سے ایک صلیبی ہوئی۔ سلٹھی لانا پڑے گی، اُدھس طرح لومڑیوں کو آگ دکھا کر اُن کی مامدوں سے نکالتے ہیں۔ اسی طرح ہم کو ایک دوسرے

سے علیحدہ کرنا ہو گا۔ اپنے آئسٹریڈ سٹال، کارڈ بلیا۔ قبل اس کے کہ یہ ہم کوڑ لائیں، دبا این کو گوشت پرست سمیت چبا جائے گی۔ پہلے ہم اپنی آنکھوں سے اُن کو فائدہ کر کے مرنے دیکھیں گے۔ اور چلیں۔

(تیسرا کارڈ ویلیام اسٹ میں جلتے ہیں)

ایڈمنٹڈ - ادھر آؤ کہستان - سٹو۔ یہ تحریر (ایک کانڈ کا پڑھ دیتا ہے) ان کے پیچھے پیچھے قید خانے میں جاؤ۔ ہم ایک آؤ جو تم کو ترقی دے چکے ہیں۔ اگر تم نے اس تحریر کی ہدایت کے مطابق عمل کیا تو تم کو یا مزید ترقی اور دولت کے لئے اپنا راستہ صاف کرو گے۔ سمجھ لو کہ آدمی ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ وقت کا تقاضا ہوتا ہے۔ ایک صاحبِ شمشیر کے لئے نرم دل ہونا زیبا نہیں جو کام تھا مے سپرد کیا جا رہا ہے اس پر بحث کرنا مناسب نہیں صاف صاف کہہ دو کہ تم اس کام کو انجام دو گے یا نہیں۔ اگر یہ کام تم سے نہیں ہو سکتا، تو اپنی ترقی کے لئے کوئی دوسری صورت پیدا کرو۔ سرکار میں حکم کی تعمیل کروں گا۔

ایڈمنٹڈ - تو پھر اپنی تدبیر میں لگ جاؤ۔ اور جب کام پُورا ہو چکے تو سمجھو کہ تمہاری قسمت بن گئی سٹو۔ میری تاکید ہے کہ کام آٹا ناٹا ہونا چاہئے اور ہائل اس طرح ہونا چاہئے جس طرح میں نے پرچہ میں ہدایت کی ہے۔

کہستان - حضور میں گاڑی نہیں گھسیٹ سکتا، نہ سڑکھے باجرے کھا سکتا ہوں جو کام آپ نے میرے سپرد کیا ہے، اگر وہ انسان کے بس کا ہے تو میں اسے ضرور کروں گا۔

(جاتا ہے)

(واپس کی آواز۔ اتہائی، گوڑل، دگین، ایک دوسرا کہتا ہے اور پتا ہی آتے ہیں)

البتائی۔ صاحب آپ نے آج اپنی بیباکشی مردانگی کا ثبوت دیا ہے، اور فقیر نے بھی آپ کا خوب ساتھ دیا۔ آپ نے ان لوگوں کو گرفتار کر لیا ہے جو آج کے سر کے ہیں ہمارے حریت تھے۔ اب ان کو ہمارے سامنے پیش کیجئے تاکہ ان کے حقوق اور اپنی مخالفت دلوں کا اٹھانا دیکھتے ہوتے ان کے ساتھ جو سلوک مناسب ہو وہ کیا ہوتے۔

ایڈمنڈ۔ جناب میں نے یہ مناسب سمجھا کہ بڑھے نصیحت فرود بادشاہ کو مجھ سے کہوں اور اس پر پہرہ بٹھائے رہوں۔ اس کی عمر لوگوں کو اپنی طرف مائل کر سکتی ہے اور اس کا شاہی منصب اور اس کے حقوق کا خیال عوام کے دلوں میں اس کی حمایت اور طرفداری کے جذبات کو ابھار کر شاد بر پا کر سکتا ہے پھر وہ نیزہ دار سپاہی بھی ہم سے پرگشت ہو سکتے ہیں جو اس وقت ہماری فوج میں بھرتی ہیں اور ہمارے حکم کے اشارے پر ہماری طرف سے لڑ رہے ہیں۔ بادشاہ کے ساتھ میں نے فرانس کی ملکہ کو بھی بھیج دیا ہے، اور اس میں بھی وہی مصلحتیں ہیں اور یہ دونوں تیار رہیں گے کہ کل یا کسی دوسرے روز جو زیادہ مناسب ہو، آپ کے سامنے حاضر کئے جائیں جب کہ آپ اپنا زور کر رہے ہوں۔ اس وقت تو ہم سب سینہ سپینہ ہیں اور ہمارے دشمنوں سے خون بہ رہے ہیں۔ دولت نے ہاتھ کو گھو دیا ہے اور ہمدردی بات ہے کہ اپنی فتح کے باوجود جنگ کے فوراً بعد جبکہ اس کی جدت اور شدت کا احساس دلوں میں نازہ ہو، وہ لوگ جو براہ راست جنگ میں شریک رہے ہیں جنگ کی خونخیزیوں اور فدا تگروں کو کوستے ہیں۔ اس لئے کارڈولیا اور اس کے باپ کے مقدر کا فیصلہ کرنے کے لئے اس سے زیادہ مناسب موقع کی ضرورت ہے۔

البانی۔ صاحب، سنو۔ میں تم کو صرف اس جنگ میں حصہ لینے والا ایک سپاہی سمجھتا ہوں اپنا بھائی نہیں سمجھتا۔

رگین۔ ہم ان کو بھی حق دینا چاہتے ہیں۔ ان سے اس لمحے میں بات کرنے سے پہلے آپ کو مسلم کر لینا چاہئے تھا کہ ہمارے مرضی اور منت کیا ہے۔ وہ ہماری طرف سے ہماری فوج کی قیادت کر رہے تھے۔ وہ میری ذات اور میرے مرتبہ میرے اختیارات کے مالک کی حیثیت رکھتے تھے۔ برکلی اختیارات میری طرف سے ان کو براہ راست حاصل رہے وہ بجا طور پر مطالبہ کر سکتے ہیں کہ آپ ان کو اپنا بھائی تصور کریں۔

گورنل۔ اتنی گرم ذہن۔ ایجنڈا اپنی ذاتی قابلیت سے اس مرتبہ کو پہنچے ہیں۔ تمہارے عطا کئے ہوئے خطاب اور اختیارات سے نہیں۔

رگین۔ میں نے اپنی طرف سے جو حقوق اور اختیارات ان کو دئے ہیں، انہیں کی بدولت وہ سب سے زیادہ سرفراز اور ممتاز ہوئے ہیں۔

گورنل۔ سب سے زیادہ سرفراز اور ممتاز وہ اس وقت ہوتے جب تم ان کو اپنا شوہر بنا لیتیں۔

رگین۔ سحرے اکثر غیبِ زان ثابت ہوتے ہیں۔

گورنل۔ اجھا! جس آنکھ کے اشارے نے تم سے یہ کہا ہے وہ ابھی ترچھ بچہ

وہی تھی

رگین۔ بیگم، میری طبیعت اس وقت شکیک نہیں ہے وہ میں بڑے غصے کے

ماتہ تمہارا جو آبِ وحی — سزاؤ تم، میری ساری فوج سارے قیدی اور میری ساری سودی جاگیر تمہارے اختیار میں ہیں۔ ان کو جس طرح چاہو رکھو۔ میں بھی تمہاری ہوں۔ قلعہ کی چار دیواری تمہاری ملکیت ہے

سادی دنیا گواہ رہے کہ میں نے تم کو اپنا شوہر اور آقا بنایا۔

گورنل -

کیا واقعی اس کے ساتھ پیش کرنے کا ارادہ ہے؟

البانی -

یہ ارادہ تمہاری مرضی اور خوشنودی کا محتاج نہیں ہے۔

ایڈمنٹ -

اور نہ آپ کی مرضی اور خوشنودی کا میرے سرکار۔

البانی -

بہ نکلے! ہاں میری مرضی کا محتاج ہے۔

رگیں -

(ایڈمنٹ سے) اعلان کر دو کہ میرے تمام حقوق اور اختیارات تمہارے ہیں۔

البانی -

ظہور ہوش کی بات سنو! — ایڈمنٹ میں تم کو غداری کے جرم میں گرفتار

کرنا ہوں جس کی سنسورٹ ہے اور گورنل کی طرف اشارہ کر کے تمہاری

سامتی کی حیثیت سے اس شہری ناگن کو بھی — اور میری تہی بہن؟

میں تمہارے حق کو اپنی بیوی کا حق محفوظ رکھنے کے لئے مسترد کرتا ہوں

وہ بھی اس امیر سے تعلق کا عہد کر چکی ہے، اس لئے اس کے شوہر کی

حیثیت سے تمہارے حکم کی تردید کرتا ہوں۔ میں اپنی بیگم کی طرف سے جو کچھ

کہنا چاہتا تھا کہہ چکا۔

گورنل -

یہ تو درمیان میں ایک مزاحیہ کھیل شروع ہو گیا۔

البانی -

گلوشر کے جائیں تم شیع رہو۔ بغیر بھو آؤ۔ اگر تمہاری تمام سفاکانہ کھلی ہوئی

تقدیروں کی شہادت دیجئے کہ کوئی سامنے نہ آیا تو (اپنا دستاویز پھینکتا ہے) یہ

نوسیری عنایت۔ روٹی کھانا مجھے اس وقت تک حرام ہے جب تک میں اپنی تلوار

سے تیز اول جیر کر ثابت نہ کروں کہ جو کچھ میں نے تمہارے بارے میں کہا ہے

اس کا ایک خروش بھی غلط نہیں۔

رگیں -

اسے مجھے چکر آ رہا ہے! سخت پتھر آ رہا ہے!

گورنل -

(اٹھک)۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر میں کبھی دوبارہ نہ بھروسہ نہ کروں۔

ایڈمنسٹر۔ اس کے جواب میں یہ لہجے۔ (اپنا استاد پھینکتا ہے)۔ 'تو کیا میں کون ہے جو مجھے
فدا کر کہہ سکے۔ وہ نصیحت ہے اور ٹھوٹ بولتا ہے۔ نفیر بھولتی ہے۔ جو آواز
سن کر نکلے گا۔ وہ ہوں، یا آپ ہوں، یا کوئی ہو۔ مجھے اس کا مقابلہ کر کے اپنی
عزت اور ایمان داری کا ثبوت دینا ہے۔

البانی۔ کوئی نقیب ہے؟

ایڈمنسٹر۔ نقیب، ارے نقیب!

البانی۔ جو کچھ بہا بدی دکھا سکو تھا اپنی ذات پر بھروسہ کر کے دکھاؤ۔ تمہارے
سہا ہی جو ہرے نام سے فوج میں بھرتی کئے گئے تھے وہ میرے حکم سے
برطانت ہو چکے ہیں۔

رگین۔ میرا بچہ بڑھ رہا ہے۔ میری بڑاشت سے باہر ہو رہا ہے!

البانی۔ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں۔ ان کو میرے خیمے میں لے جاؤ۔

(رگین سہارا لے کر جاتی ہے)

(ایک نقیب آتا ہے)

نقیب! ادھر آؤ۔ نفیر بھاؤ اور اس پرچہ کو چڑھ کر سب کو سنا دو۔

پکیتان۔ نفیر بھاؤ! (نفیر کی آواز)

نقیب۔ (بڑھتا ہے)۔ اگر ہمارے لشکر میں کوئی مستہراہ ذی حیثیت شخص ہے، ثبوت

کر سکے کہ زہنی اول کلاسٹراپٹمنٹ کئی طرح سے سنا رہے، تو وہ نفیر کی تیسری آواز

پر سامنے آئے۔ ایڈمنسٹر بڑی دلیری سے اپنی صفائی دے رہا ہے۔

ایڈمنسٹر۔ ہاں، نفیر بھاؤ! (نفیر کی پہلی آواز)

نقیب۔ بھر!

نقیب۔ بھر! (تیسری آواز)

(جو اب میں اللہ سے لیسر کی آواز سُنانی سنتی ہے)

(نفس کی تیسری آواز پر ایڈگر مسلخ برآمد ہوتا ہے۔ اس کے آگے آگے ایک نغیر ہے)
 البانی - اس شخص سے پوچھا جائے کہ نفس کی آواز پر وہ یہاں کس لئے آیا ہے۔

نقیب - تم کون ہو؟ تمہارا نام کیا ہے؟ اور تم کس مرتبے کے آدمی ہو؟ اس پر آواز
 سن کر کس لئے حاضر ہوتے ہو؟

ایڈگر - میرا نام ونشان دنیا سے مٹ چکا ہے۔ دونوں کو فدا داری کے دہریے
 مانتوں نے اللہ ہی اللہ کھا کر ختم کر دیا ہے۔ پھر بھی مجھے دعویٰ ہے کہ
 میں اتنا ہی شریف اور عالی منسب ہوں جتنا کہ میرا حریف جس کا مجھے
 مقابلہ کرنا ہے۔

البانی - وہ حریف کون ہے؟

ایڈگر - کوئی ہے جو ایڈمنسٹریٹو گلوبل سٹر کی حمایت کرنے کو تیار ہو؟

ایڈمنسٹر - خود ایڈمنسٹر، تم کو اس سے کیا کہنا ہے؟

ایڈگر - تلوار نکال لو۔ تاکہ اگر میری باتوں سے مصوم اللہ شریف دل کو آزار پہنچ سکا

ہو تو تمہارا بازو تمہارا انصاف کے ساتھ انتقام لے سکے۔ یہ میری تلوار
 ہے۔ یہ میرے ناموس، میرے عہد اور ایک سپاہی کی حیثیت سے

میرے منصب کا تقاضہ ہے کہ میں ایک فدا کو ٹوکوں اور تلوار سے اس
 کا مقابلہ کروں۔ میں بھار کر کہتا ہوں کہ اپنی طاقت اپنی جرات اپنے مرتبے

اللہ اپنی منزلت، اپنی ناصح تلوار اپنی نسی دولت و ثروت، اپنی ساری
 شجاعت اور دلیری کے باوجود تم غدار ہو۔ تم نے اپنے دیرتوں اپنے

بھائی، اپنے باپ کے ساتھ فدا داری کی ہے۔ تم نے عالی خاندان اور
 فخر و روزگار شہزادوں کے غلام سازش کی ہے۔ سر سے لے کر حلقے کی

خاک تک تم ایک چنگبرے زہریلے مینڈک کی طرح غدار ہو۔ تم "نہیں" کہو، تو میری یہ تلوار، میرا یہ بازو، اور میرا سارا جذبہ صداقت تولا ہوا ہے کہ تمہارے دل پر ضرب لگا کر ثابت کر دے کہ تم جھوٹے ہو۔

ایڈمنسٹر۔

جوش مندی اور احتیاط کا تقاضہ تو یہ تھا کہ میں تمہارا نام دریافت کرتا، لیکن تم اپنی شکل سے مشربیت اور اپنے انداز سے سپاہی معلوم ہوتے ہو، اور تمہاری زبان سے شائستگی اور خوش غذائی ٹپکتی ہے۔ سپہگری کے آئین کی نڈ سے میں اس مقابلہ کو بڑی مصلحت اور غربی سے ڈال سکتا تھا۔ لیکن میں تمہاری باتوں کو خاطر میں نہیں لاتا اور رٹنے سے بھاگتا نہیں۔ تم نے غداری کے جو الزامات مجھ پر لگائے ہیں ان کو تمہارے منہ پر مارنا ہوں اور تم نے جو جہنم کے شعلوں کی طرح قابل نفرت جھوٹی ہمتیں مجھ پر لگائی ہیں ان کے عذاب میں خود تمہارا دل کو مبتلا کرتا ہوں۔ تم نے مجھ پر جو پتھر چلائے ہیں وہ مجھے صحت چھو سکتے ہیں۔ زخمی نہیں کر سکتے۔ میری یہ تلوار ان کا بدلہ لے گی، اور تمہارے سینے کو اپنا گھر بنا کر ہمیشہ کے لئے قبضہ پاک کر دے گی۔ — فیض بجانے والو اعلان کر دو:

(جنگی باجے بکتے ہیں، دونوں رٹتے ہیں۔ ایڈمنسٹر گر جاتا ہے۔)

البانی۔ اس کو بچاؤ۔ دیکھو مرنے نہ پاتے۔ ابھی اس نے اپنے جرم کا اقرار نہیں کیا ہے۔

گورنل۔ یہ سراسر دغا بازی ہے۔ سپہگری کے ضابطوں کے مطابق ایک ایسے حریت سے لڑنا تمہارا فرض نہیں تھا جس کے نام و نشان اور حسب و نسب سے تم واقف نہ ہو۔ تم ہمارے نہیں ہو۔ تم کو دھوکا دیا گیا ہے اور تمہارے

میرے ساتھ ظلم کیا ہے۔ میرا نام ایڈا کر ہے، اور میں تمہارے ہی باپ کا بیٹا ہوں۔ آسمان کے دیوتا میرے منصف ہوتے ہیں۔ ہم اپنے عیش و عشرت کے لئے جو گناہ کرتے ہیں انہیں کو یہ دیوتا ہماری سزا کا آکر بناتے ہیں۔ جس غیٹ سیاہ کاری سے میرے باپ نے تم کو پیدا کیا، اس کی سزا میں اس کو اپنی آنکھیں کھونا پڑی ہیں۔

ایڈمنڈ - تم سچ کہہ رہے ہو۔ سب کچھ حرف بہ حرف صحیح ہے۔ نسبت کا ہلکا سا گڑبش کا اثر ہڈا کر کے اس مقام پر واپس آ گیا جہاں سے اس نے حرکت شروع کی تھی۔ آہیں تیار ہوں۔

البانی - میں محسوس کر رہا تھا کہ تمہاری چال ڈھال شاہی مشرف نسل کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ آؤ میں تم سے نسل گیر ہوں۔ اگر مجھے تم سے یا تمہارے باپ سے کبھی کوئی نفرت رہی ہو تو مجھے اتنا غم نصیب ہو کہ میرا کلیجو پھٹ جائے۔

ایڈگر - لائق اور شریف شہزادے، میں پہلے سے جانتا ہوں۔

البانی - تم کہاں چھپے ہو تے تھے؟ اور تم کو اپنے باپ کی نصیبتوں کی خبر کیسے ملی؟

ایڈگر - ان کی شکلیوں میں ان کے پاس وہ کراؤن کی خدمت کرنے سے میرے

آگے مختصر رُودا دہنٹے۔ اس کو دُہرانے کے خیال سے میرا کلیجو تھپسا جا رہا ہے۔ میری گرفتاری اور سزائے موت کے اشتہار نے جو میرا بھجا کر رہا تھا، مجھے یہ سمجھایا کہ میں پاگل کا بھیس اختیار کر کے فرار۔ اور حفاظت کی صورت نکالوں۔ اپنی جان ہم کو کتنی پیاری ہوتی ہے! ہر لمحہ موت کے خوف کی اذیت کو ہم ایک بار مگر سارا نقص ہاک کر دینے

سے بچر کھتے ہیں۔ بہر حال میں نے اپنی ایسی صورت بنائی جس سے کتنے ہی نفرت کرنے والوں کو گھبرایا۔ اور اس سبب میں میری اپنے باپ سے ملاقات ہوئی، جبکہ خون آلودہ انگلیوں سے ان سے قیمتی نگہ جناح ہو چکے تھے۔ اس کی دونوں آنکھیں جا چکی تھیں، اور ہونٹوں سے خون جاری تھا۔ میں اس کے ساتھ ہویا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی رہنمائی کرنے لگا۔ میں نے اس کے لئے کیا نہیں کیا!۔ اس کے لئے بھیک مانگی، اس کو خرد کشی کے خطرے سے بچایا۔۔۔ مجھ سے کتنی بڑی غلطی ہوئی! میں نے اپنے باپ پر ظاہر نہیں ہونے دیا کہ میں کون ہوں۔ کوئی آدھا گھنٹہ ہوا جب کہ اپنے کو تسلیم کر چکے تھے انہی سرگرمیوں سے اس سے بیان کی، اور اس سے دعاؤں کا طلبگار ہوا۔ مجھے اپنی فحش امید تھی، اگرچہ یقین نہیں تھا۔ میرے باپ کا ڈنٹا ہوا دل اس صدمے کی تلب ڈال سکا۔۔۔ اور شدید جذبات، خوشی اور رنج کے ضمن میں پڑ کر اس کے دل کی حرکت یکایک بند ہو گئی۔ مگر مرنے وقت ان کے ہونٹوں پر شکر اہٹ تھی۔

ایڈیٹرز۔ تمہاری باتوں سے مجھ پر بڑا اثر ہوا ہے۔ لیکن ہے یہ اثر میرے حق میں سداک ثابت ہو۔۔۔ مگر تم اپنا بیان جاری رکھو۔ تمہارے بشرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی تم کو کچھ اور کہنا ہے۔

الہیاتی۔ اگر کچھ اور کہنا ہے جو اس سے زیادہ اندر دہناک ہے، تو رک جاؤ۔ میں جتنا سن چکا ہوں وہی مجھے بھجلا کر مشاہدینے کے لئے کافی ہے۔

ایڈیٹر۔ جو لوگ غم سے بھاگتے ہیں ان کے لئے حادثہ انتہائی مصیبت ہوتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اس سے بڑی مصیبت اب کوئی اور نہیں ہو سکتی۔ لیکن

اسی اثناء میں ایک دوسرا سانحہ ہوا جو اس انتہائی مصیبت سے بھی بڑھ گیا، اور جس سے بڑھ کر واقعی کوئی مصیبت نہیں ہو سکتی۔ میں ابھی باپ کے ماتم میں رو رہی رہا تھا کہ ایک شخص آ یا جو مجھے میسرے بدترین حالت میں دیکھ چکا تھا اور اب تک میری باعث جنگ مصیبت سے پہلو بچاتا رہا۔ اس کو معلوم ہو گیا کہ میں کون ہوں اور کس صبر و ضبط سے اپنی مصیبتوں کو برداشت کرتا رہا ہوں۔ اس نے اپنے مضبوط ہازد میرے گلے میں ڈال دئے، اور اس طرح چبچا کر بٹنے لگا کہ معلوم ہوتا تھا آسمان پھوٹ پڑے گا۔ وہ میرے باپ کی لاکش پر گر پڑا اور شاہنشاہ لیٹر کی افناک اور قابل رحم سرگذشت سنائی جو اس قدر غم انگیز تھی کہ اس سے پہلے کسی نے نہ سنی ہوگی۔ یہ بڑا تنگ داستان سنانے میں اس کے غم کی شدت بڑھتی گئی، اور اس کے دل کی رگیں پھٹنے لگیں۔ اتنے میں دو مرتبہ بغیر کی آواز سنائی دی۔ میں اس کو روہیں بے ہوشی کے عالم میں چھوڑ آیا ہوں۔

البانی - لیکن وہ تھا کون؟

ایڈگر - حضور! وہ کنٹ تھا جلاوطن کنٹ۔ وہ بھیس بدل کر اسی بادشاہ کی خدمت

میں لگا ہوا تھا جو طیش میں آ کر اس کا دشمن ہو گیا تھا۔ وہ اس کی اس طرح خدمت کر رہا تھا کہ ذیل سے ذیل غلام بھی نہیں کر سکتا۔

(ایک شریف زادہ ایک خون آلود خنجر لے کر ہوتے آتا ہے)

شریف زادہ - دوڑو! دوڑو! دوڑو! مدد! مدد!

ایڈگر - کیسی مدد؟

البانی - اسے مرد خدا کچھ کہہ بھی۔

ایڈیٹر۔ اِس خون میں ٹوہ بے ہوئے خنجر سے کیا سمجھا جائے؟
 شریف زادہ۔ ابھی یہ تازہ خون سے گرم ہے۔ ابھی یہ اُن کے دل سے نکلا گیا ہے

ہائے کام تمام ہو گیا!

البانی۔ کس کا کام تمام ہو گیا۔ کچھ بتاؤ تو۔

شریف زادہ۔ معذور آپ کی بیگم کا۔ اہل انھوں نے اپنی بہن کو زہر سے دیا۔ تم نے وقت
 انھوں نے خود اقرار کیا ہے۔

ایڈیٹر۔ میں نے دو روز سے شادی کا عہد کیا تھا۔ اب تینوں کی شادی ایک ہی سگ
 بچائی جا رہی ہے۔

ایڈیٹر۔ یہ لیجئے کنگ آگئے۔

البانی۔ دو روز یہاں حاضر کی جائیں۔ زندہ ہوں یا مُردہ۔ یہ تضاوت قدر کا کیا ٹہرا
 انصاف ہے جس کے خیال سے ہم لڑنا چھٹتے ہیں۔ ہم کو ان بد بختوں
 پر ترس نہیں آتا۔

(شریف زادہ جاتا ہے)

(کنٹ آتا ہے)

اچھا وہ بھی ہیں؟ یہ تازک وقت اس کی اجازت نہیں دیتا کہ اس طے شرح
 استقبال کیا ہاتھ جس طرح کہ رسمی آداب کا تقاضا ہے۔

کنٹ۔ میں اپنے آقا باہادشاہ سلامت کو شب بخیر کہنے حاضر ہوا ہوں۔ کیا وہ یہاں
 نہیں ہیں؟

البانی۔ ہم اس ہنگامے میں اتنی اہم بات بھول گئے! یولو ایڈیٹر بادشاہ سلامت
 اور کارڈیلیا کہاں ہیں؟

(گوئنگ اور گیمین کی لاشیں لائی جاتی ہیں)

دھیر کارڈیلیا کی کاش گوئیں لئے پھر آتا ہے۔ ابڈگر پتیاں اوردوسرے
رنگ بچے بچھے آنے ہیں)

لیسٹر۔ جینو، جینو، جینو، جینو! اذے تم سب انسان نہیں ہو۔ پتھر کے بُت
ہو۔ اگر میرے پاس تم سب لوگوں کی آنکھیں اور زبانیں ہوتیں تو میں
اتنا روتا اور چیختا کہ آسمان کا یہ ٹھراب حشخ کر رہ جاتا۔ وہ ہمیشہ کے
لئے اس دنیا سے رخصت ہو گئی! میں زندہ اور مُردہ کا فرق جانتا ہوں
وہ تو مٹی کی طرح بے جان ہو گئی ہے! ذرا آسینہ تولا تو۔ اگر اس
کی سانس سے وہ دُھندلا ہو جائے یا اس پر دُھند پڑ جائے تو پھر جانو
کہ وہ زندہ ہے۔

کنٹ۔ کیا مقدر میں بھی انجام دیکھنا لکھا ہوا تھا؟

ایڈگر۔ کیا ہولناک انجام کی یہی تصویر قسمت میں تھی؟

البانی۔ کاش آسمان ٹوٹ پڑے اور دنیا کا فائزہ کرے!

لیسٹر۔ یہ بدمذہب رہا ہے۔ اسے وہ زندہ ہے! اگر ایسا ہو تو اس کا اسکان ہے کہ

چھتے صدے اہ علم مجھے اب تک برداشت کرنا پڑے ہیں۔ ان سب کو

میں اس عرشے میں بٹھول جاؤں۔

کنٹ۔ (بیتر کے سامنے جھک کر)

آہ، میرے اچھے آقا!

لیسٹر۔ خدا کے لئے دُرد رہتے۔

ایڈگر۔ یہ شریف کنٹ ہیں۔ آپ کے دوست۔

لیسٹر۔ تم قاتل ہو، خدا ہو، سب کے سب۔ تم پر آسمان سے دبا نازل ہو! کاش

میں اس کو بچا سکتا۔ اتنے وہ ہمیشہ کے لئے چلی گئی! کارڈیلیا کارڈیلیا!

فدا ظہر! آہا! تو کیا کہہ رہی ہے؟ اس کی آواز ہمیشہ سے نرم نازک اور نہ محکم تھی جو عورت میں ایک بڑی خوبی ہوتی ہے۔ میں نے اس دعا باز غلام کو مار ڈالا جس نے تجھ کو پھانسی پر لٹکا دیا تھا۔

کپتان - حضور! بالکل سچ ہے۔ بادشاہ سلامت نے اس کو مار ڈالا۔

لیئٹر - میں سچ کہہ رہا ہوں نا؟ میں نے اپنے اچھے دن دیکھے ہیں، جب کہ

میری برغون آکشم تلوار اپنی کاٹ سے سب کے چھتکے چھڑا دیتی تھی۔

مگر اب تو میں بڑھا ہر گیا۔ اور ان صدوں نے مجھے تباہ کر دیا ہے۔

تم کون ہو؟ میری آنکھیں اب ٹھیک کام نہیں کریں۔ میں صاف صاف

تم سے کہتا ہوں۔

کنٹ - اگر تقدیر اس بات پر گھنٹہ کرے کہ دو آدمی تھے جن میں ایک پر وہ مہربان

تھی اور دوسرے کی دشمن، تو وہ دوسرا ہمارے اس وقت سامنے ہے۔

لیئٹر - میری نگاہ بہت کمزور ہے۔ کیا تم کنٹ نہیں ہو؟

کنٹ - ہاں میں کنٹ ہوں۔ وہی آپ کا خادم۔ آپ کا خادم کاجوس کہاں گیا؟

لیئٹر - وہ بڑا دغا دار آدمی ہے۔ میں اتنا یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ وہ تلوار کا

دھننی ہے۔ بہت جلد سب سے انتقام لے گا۔ مگر وہ تو مر چکا۔ بیٹی میں

پل کر سڑ چکا۔

کنٹ - نہیں، میرے شریف آقا! میں وہی خادم ہوں۔

لیئٹر - میں فدا خور سے دیکھوں۔

کنٹ - میں وہی خادم ہوں جس نے اس وقت سے جبکہ پہلے پہل آپ کی قسمت نے

پٹا لکھا یا اور نصیبت میں مبتلا ہوتے برابر قدم قدم پر آپ کے ساتھ رہا۔

لیئٹر - میں اس وقت تھا اما خیر مقدم کرتا ہوں۔

پھر کسی نکتے، کسی گھوڑے، کسی چڑھے میں جان کیوں باقی ہے جب کہ
 تجھ میں ذرا کبھی سانس باقی نہیں ہے، اب تو کبھی زاپس نہیں آتے گی،
 کبھی نہیں کبھی نہیں! کوئی میرے گلے کا یہ تکر کھول دے۔ بہت بہت
 آپ کا — تم دیکھتے ہو؟ اس کے چہرے کو غور سے دیکھو —
 دیکھو — اس کے ہونٹ — دیکھو، دیکھو، وہ دیکھو! —

(م ٹوڑ دیتا ہے)

ایڈگر۔ ارے بادشاہ سلامت کو بخش آ رہا ہے! میرے آقا! میرے آقا!

کنٹ۔ ہٹ جا، لے دل، ہٹ جا!

ایڈگر۔ میرے آقا، میری طرف دیکھئے۔

کنٹ۔ اب ان کی رُوح کو پریشان نہ کرو۔ سکون سے گذر جانے دو! اب

جرمان کو دنیا کے سخت اور پُر آزار شکنجے میں زیادہ دیر تک کھینچے رہے گا۔

اس سے اُن کو نفرت ہوگی۔

ایڈگر۔ یہ تو واقعی گند گئے۔

کنٹ۔ حیرت قزاقوں پر ہے کہ اتنے دنوں تک وہ ایسے جاںکھانہ مصائب و آلام کو کیسے

برداشت کرتے گئے۔ وہ تو زندگی زندہ تھے۔

الساٹی۔ اب ان سب کو یہاں سے لے جاؤ۔ اب ہمارا کام ان سب کا اکتھا ماتم کرنا

ہے — میرے نئی دوستوں، تم دونوں اس قلمرو میں حکومت کرو، اور

مجدد سلطنت کو سنبھالو، اور اس کو اصلی صحت پر لانے کی ہر ممکن

تدبیر کرو۔

کنٹ۔ حضور! مجھے تو بہت جلد سفر کے لئے روانہ ہونا ہے۔ میرا آقا مجھے بلا رہا

ہے، اور میں انکار نہیں کر سکتا۔

السیاقی - ہم کو اس بڑے وقت کا بوجھ برداشت کرنا ہے۔ جو کچھ ہمارا دل محسوس کرتا ہے وہی زبان سے کہنا ہے۔ یہ نہیں کہ جو کچھ ہمارا فرض ہے وہ زبان سے کہیں۔ اس وقت عمر میں جو سب سے زیادہ ہیں انہوں نے سب سے زیادہ صدے برداشت کئے ہیں۔ ہم جو عمر میں ابھی اتنے کم ہیں، اتنی مصیبتیں نہیں جھیلیں گے، اور نہ اتنی مدت تک زندہ رہیں گے۔

(تجہیزی باجا بجاتا ہے اور سب چلے جاتے ہیں۔)